

ابنِ صہنی

عمران سیریز



سلسلہ وار کہانی ۵

عمران سیریز ۲

بلیک اینڈ وائٹ

ابن صفی

جی۔ اے۔

اسرار پبلیکیشنز / افراد دس کالونی۔ کراچی ۷۴

جملہ تفویق محفوظ

سلسلہ

نام کتاب

طباعت

طباعت سرمدق

ناشر

عمر الی سیرینز
بلیک اینڈ وائٹ
مطبع مسجد قرآن محل کراچی
فضلی سنز کراچی
ابن صفی (اسرار احمد)

مقام اشاعت

دفتر اسرار پبلیکیشنز ۱/ فردوس کالونی - کراچی ۷۴

پیشکش

قیمت

ایک روپیہ چھپتر پیسے

اس ناول کے نام، مقام، کردار اور کہانی سے تعلق رکھنے والے اداکاروں کے نام فرضی ہیں

"بلیک اینڈ وائٹ" حاضرہ مہینہ ہے۔ یہ اس سلسلے کی آخری کڑی ہے جس کی ابتداء کنگ ہالک سے ہوئی تھی۔۔۔ اس سلسلے کو بیرونی سراہا گیا ہے۔ دو چار خطوط ناپسندیدہ لکھے بھی آئے ہیں۔ لیکن بڑا بیسے احباب ہیں جو بہری ادب میں بھی صرف دوا اور دو چار دیکھنا پسند کرتے ہیں۔

بہر حال اس سلسلے میں اتنا ہی غرور کروں گا کہ پسند اپنی اپنی سبب سے ناول بھی عمران ہی کا ہو گا۔ اس سے یہ نہ سمجھو کہ پھر کوئی نکتہ نکال کر کنگ ہالک ہی کے سلسلے کو مزید طول و الت ویسے کا ادا دے دیکھتا ہوں۔ یہ بات نہیں ہے۔ اسے بلیک اینڈ وائٹ ہی پر ختم سمجھو۔

آپ کا یہ خیال بھی درست نہیں کہ خریدی سے روگردانی کر دیا ہوں۔ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ "جاسوسی دنیا" کے لئے کچھ نئے اداکار نہیں چاہیے جیسے ہی انھیں ادویہ مل لائے گے قابل ہو سکتا آپ خریدی کے ناول بھی پڑھ سکتے ہیں۔

شاید میں نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کاغذ کا ذکر نہ چھیروں گا۔ لیکن جس قیمت پر میں نے پچیس پیسے کاغذ کیا تھا اس سے کاغذ پرئی پچیس روپے

مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اخیر کسی ایک جگہ لکھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ لہذا کتاب کی قیمت میں مزید اضافے کے لئے ذہن بنائے رکھئے گا۔ ہو سکتا ہے ایک بار پھر یہ ناکوالہ قدم اٹھانا پڑے۔

دلیسے آئے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں کہ اللہ پاک تانی سیٹھوں کو بھی نیکو پرست بنائے کی تو فین عطا فرمائے (خواہ وہ گنے کی پھوسک ہی کا کیوں نہ ہو) آمین اور اتنا ہی کہ ان کیوں نہ ہو جتنا غیر ملکی مکتبہ کل کاغذ ہے اس طرح کم از کم کتاب فی ذریعہ نظر آئے گا اور آپ کو ایک دو پیہ چھتر بیسے خرچ ہو سکے اس کی پسلیا تیر نہیں تنگی پڑیں گی۔ ایک صاحب نے لکھا تھا کہ ان دنوں آپ کی کتاب خریدنے کے لئے مجھ میں نہیں آتا کہ پہلے اسے پڑھا جائے یا اس کی پسلیاں لگیں لی جائیں آخر یہ اس کتاب کے کسی قدر ناخیر سے نتائج ہونے پر مؤثر نہ ہوگا ہوں۔ صرف آپ ہی کا محبوب مصنف تو نہیں نہ لہ وہ کام بھی مجھ پر جان چھڑکتے ہیں... تبخیر معذہ بھی عزیز نہ ہوتی ہے۔

والسلام

ابن صفیر

(۸)

عمران خاموش بیٹھ کر سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے فراگ کا تہقیر سنانی دیا۔ وہ غالباً برابر والے کمرے میں تھا۔ لیکن جب اس نے محسوس کیا کہ تہقیر خود اس کی طرف بڑھنا آرہا ہے تو مستقبل بیٹھا۔ دوسرے کمرے میں فراگ نمودار ہوا تھا۔ اب بھی ہنسے جا رہا تھا۔ لیکن تھا تنہا ہی۔

”کیا میں آپ کے کسی کام آسکتا ہوں؟“ عمران نے کسی سے اٹھ کر فیروزہ لہجے میں پوچھا۔

”تم...؟“ فراگ اس کی طرف انگلی اٹھا کر ہنستا ہوا بولا۔ ”تم نے تو سب کا کام تمام کر دیا۔“

”میں نہیں سمجھا ہوا اُنز۔“

”یہ تھا راپرس ہرگز تو سکا داسے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔“

”جب خدا چاہے کہ اتب آپ کی بات میری سمجھ میں ضرور آجائے گی۔“ عمران نے

باپسی سے کہا

”میں خود ہی سمجھائے دیتا ہوں... خدا کو تکلیف نہ دو۔“

”آپ کی مرضی۔“

”اچھا تو سنو۔ پویناری کی کچی شراب جو چوری چھپے ہو کا مو میں آتی تھی

اب باغیچہ پر چڑھے گی۔ اس کے لئے شاہی امانت نامہ مل گیا ہے۔ اور یہ بھانجے صاحب کا محل ہے۔ ماموں صاحب سے فرمایا کہ یہ بھی کوئی پینے کی چیز ہے تو آپ پیتے ہیں۔
 پوچھا کہ شاہی شربت اب تک پھر دیکھنے کیا ضرورت ہے۔
 "ہائیں... تو کیا مامو بھانجے پینے بیٹھ گئے ہیں۔"
 دونوں بالکل اٹوٹ نظر آ رہے ہیں۔ ابھی میں شاہی خلوت ہی سے آ رہا ہوں۔
 وہاں ہر منڈا۔ شاہ اور لوہیا سوجو رہے ہیں۔ شاہ لوہیا سیر ہو رہا ہے۔ اس سے کہہ رہا تھا کہ اگر تم میرا کام دہرائیں تو اب وزارت عظمیٰ تمھارے ہی ہوتی ہے۔
 "دینا ہوں۔"

"خوب... خوب..." عمران سمر لا کر بولا
 "کیا خوب خوب کر رہے ہو۔ تمھارا ابا لوگوں سے اب کوئی تعلق نہیں تم میرے ساتھ چلو گے۔"
 "بالکل... بالکل۔"

فرانک نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ پھر عمران کو اس کی آنکھوں میں شہہ کی جھلکیاں نظر آئیں اس نے کئی بار محسوس کیا تھا کہ فرانک اس سے ملے ہیں نہیں معلوم ہوتا تھا۔

اور پھر اس وقت وہ بات سامنے آئی تھی جس نے فرانک کے دل میں اس کے خلاف شبہات پیدا کئے تھے۔ اس نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔
 "میں تمہیں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔"

اس نے یہ جملہ انگریزی میں ادا کیا تھا۔ لیکن عمران ہونقوں کی طرح ہنسی بھڑے بیٹھا رہا۔ ابا معلوم ہوتا تھا جیسے کچھ بھی پلے نہ پڑا ہو۔
 "زیادہ بیلے کی کوشش نہ کرو۔ زیادہ دن میری آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکو گے۔"

اس بار بھی اظہار خیال کا ذریعہ انگریزی ہی تھی۔

"کیا آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں؟ عمران نے فرانسیسی میں پوچھا
 "کیا تمہیں انگریزی نہیں آتی؟"

"کیوں نہیں آتی... نہ آتی ہوتی تو ہربائی لنس میرے لئے بالکل کر گئے ہوتے"
 "وغا باز..." فرانک اذیت میں کر رہا تھا۔ "پرنس ہرمنڈا کی بجائے تم ہی موکار و کوکال کرتے رہے تھے تم نے سوچا ہو گا کہ ساکا والے ہرمنڈا کی آواز نہ سنی ہو گی اس لئے دھوکہ کھا جا بیگا۔"
 "اور وہ کھا گیا۔"

"میری وجہ سے۔ میں نے تصدیق کی تھی کہ وہ ہرمنڈا ہی کی آواز ہے۔"
 "شکریہ یو آئر۔"
 پھر تم نے مجھ سے کیوں جھوٹ بولا تھا۔"

"میں نے یہی تو کہا تھا کہ اسچینی میری ماری ذیالکھ اور فرانسیسی بول سکتے ہوں۔ آپ نے یہ کیسے فرض کر لیا کہ بس یہی دو زبانیں مجھے آتی ہیں۔
 ادا سے مجھے تو وہ زبان بھی آتی ہے جسے کد کے علاوہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔
 عمران نے کہہ کر کتنوں کی طرح بھونکنا شروع کر دیا۔

"چپ... چپ... مجھے بالوں میں اڑانے کی کوشش نہ کرو۔"

"اچھا یو آئر تو اب سنئے! جب میں بچا ہوں آپ سے ملا تھا تو مجھے علم نہیں تھا کہ آپ کوئی ہیں۔ پرنسز ٹالا پوائے عرف اتنا کہا تھا کہ خطنک آدمی ہے
 احتیاط سے اسے تاہتی پہنچا دو۔ پھر جب مجھے آپ کا نام معلوم ہوا تو اور زیادہ غلط ہو گیا۔"

"میرے کان نہ کھاؤ۔ ساکا والے انگریز کیوں کہا تھا کہ تم ہی ڈھمپ لپو کا ہو۔"

"محض اس لئے کہ آپ مجھ پر چڑھ رہے ہیں اور اسے آزاد ہونے کا موقع مل جائے۔"

زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ میری قوت فیصلہ جواب دے گئی ہے!

”میں نہیں سمجھا۔“

”میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ تجھ کو لے کر چلو یا نہ لے۔“

”آپ صرف یہ دیکھنے کو کہیں لے اچھا تاکہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اور یہ بات تو یہ ہے کہ اس حرکت پر مجھے آپ ہی لے اگیا تھا۔“

”کس حرکت پر؟“

”یہ دیکھنے پر کہ سو کاروں میں کیا ہو رہا ہے۔ ورنہ میرا مشن تو صرف اتنا تھا کہ مجھے کو ماموں سے نکل پہنچا دوں۔“

”تو نے مجھے ہر طرح شکست دی ہے!“

”اے تو یہ تو بہ! عمران اپنا منہ پھینٹا ہوا بولا۔ ”فراگ ہر حال میں گم رہ گیا۔“

”اس حقیقت کو کبھی نہ بھولنا۔“

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔“

”لیکن اپنی ایک حماقت کا اعتراف کرو۔“

”کس حماقت کا؟“

”مجھے اس کا رخانے کو اس طرح شہر باد کر دینا چاہیے تھا۔“

”اس سلسلے میں سچی بات میں نے ابھی تک کسی کو بھی نہیں بتائی۔“ عمران نے

سہل کر کہا۔

”اور مجھے بھی نہ بتاؤ گے۔“ فراگ اسے گھورتا ہوا بولا

”اگر آپ کو نہ بتانا ہوتا تو اس کا ذکر ہی نہ چھیڑتا۔ ہوا یہ کہ اس زمین دفن کا رخانے کا جائزہ لینے کے بعد جب سارا اجماع سرنگ سے گزر کر اس کے میرک والے کمرے میں پہنچا تو اس نے مجھے شکست دے دی۔“

”کیا مطلب؟“ فراگ چونک پڑا۔

”اس سے بڑی چوٹ میں نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں کھائی تھی۔“ عمران سختی سے اس لیے بولا۔ اور کچھ سوچنے لگا۔

”کیا تم اپنی بات جلد ختم نہیں کر سکتے۔“ فراگ جھنجھلا کر بولا

”اُلو۔ ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ میرک والے کمرے خاص میں پہنچ گئے ہیں لے پوچھ کچھ کے سلسلے میں سارا دبا کر سیف شدت رکھنا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس فیکٹری کا سارا کٹر ول میرک والے کمرے ہی سے ہوتا ہے۔ دھوکے کا حصار غائب بھی ہو سکتا تھا۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ سارا والے ہاتھ پیر جکڑے ہوئے تھے۔ اور اسے دوا دی اٹھا کر میرک والے کمرے تک لائے تھے۔“

”اچھا تو پھر۔“

”سارا والے مجھ سے کہا تھا کہ میں ایک الماری کھول کر اس کے اندر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک ہینڈل کھادوں۔ ظاہر ہے کہ میں نے بغیر سمجھے پوچھے اس کے مشورے پر عمل نہ کیا ہو گا۔ سارا والے کہا یہ ایک تجویز کا ہینڈل ہے جس میں اس خطرناک سرے کا پلان اور ڈائریگرام موجود ہے۔ پھر اس نے اپنی مطلوبہ میت کا ذکر نکال لیا تھا کہ دراصل وہ خود کبھی کسی کا آلہ کار ہے اور اس سرے سے متعلق تکنیکی باتیں اب تک اس کی سمجھ میں نہیں آسکیں۔“

”میں کہتا ہوں جلد ہی سے ہینڈل کھادو۔“ فراگ پیرچ کر دھاڑا

”بات کو طول نہ دو۔“

عمران احمقانہ انداز میں مسکرا کر بولا۔ ”میں نے ہینڈل کھانا دیا... اور سب کچھ تباہ ہو گیا۔ خدا کی پناہ کتنے بھیانک دھماکے تھے۔ پھر کبھی زمین ہٹی تھی۔ میں تو سمجھا شاداب مود کا وہ بھی غرق ہوا۔“

”شروع ہی سے میری ہی رائے یہی ہے کہ تم بنیادی طور پر ماؤں درجے کے احمق ہو۔“ فراگ پیر اسامہ بنا کر بولا۔

”شکر ہے کہ آپ نے اس کا اعتراف تو کیا۔“ عمران نے ٹھنڈی سانس لی
 ”ایسی شکل والے عقلمند نہیں ہوتے۔“ فراگ اس کے ہرے کبیرف
 ہاتھ اٹھا کر بولا۔ ”اگر وہ تیرے جو ذہن تکمیل بخا میرے ہاتھ لگ جاتا تو جانتے ہو
 کیا ہوتا۔“

عمران نے سر کو منہ کی جنبش دی۔

”بھرا کاہل پر میری حکومت ہوتی۔“

”اور آپ کاہل اعظم کہلاتے۔“ عمران بائیں آنکھ دیا کر سکرایا۔

”کو اس بن کر۔“ مجھے بتاؤ کہ میں ڈھمپ لوہو کا کو کہاں تلاش کرو۔“

”مجھے یہ نام قطعی پس نہیں۔ سخت کریمہ الصوت واقع ہوا ہے۔“ عمران
 براہ سادہ بنا کر بولا۔

”لوئیسا پر ہاتھ ڈالے بغیر کام نہیں چلے گا۔“

”آپ مجھ سے وعدہ کر چکے ہیں کہ اسے موکارو میں نہیں چھوڑیں گے۔“

”اس کے علاوہ تو اور کوئی مطالبہ نہیں ہے اس کے سلسلے میں۔“ فراگ

اُسے ٹھوڑتا ہوا غصیلے لہجے میں بولا

”اور کیا مطالبہ ہو سکتا ہے؟“

فراگ کچھ نہ بولا۔ اس کے ہونٹوں پر شرائط آئیز مکر اسٹ منو دار
 ہوتی تھیں۔

عمران مستغیرانہ نظروں سے اُسے دیکھتا رہا۔ ٹھیک اسی وقت فون
 کی غنمی بجی اور عمران نے نیز کبیرف پر ہتھے ہوئے کہا۔ ”لوئیسا کے ساتھی خطر کا
 لوگ ہیں... بدور آئیں۔“

جو اب میں فراگ نے کس پائے کی گالی لوئیسا کے ساتھیوں کو دی تھی

عمران نہ سن سکا کیونکہ لوئیسا اٹھانے کے بعد وہ اس آواز کبیرف منہ پر ہو گیا

تھا جس نے فون پر اسے مخاطب کیا تھا۔

لوئیسا اس سے بوجھ رہی تھی۔ ”اٹھا ہاں آدمی کہاں ہے؟“

”سو رہی... لانگ بنر...“ کہہ کر عمران نے دیسی پکریڈل پر دھک دیا۔

”کون تھا؟“ فراگ اُسے ٹھوڑتا ہوا بولا

”لوئیسا۔ کسی اٹھا دیں آدمی کے بارے میں بوجھ رہی تھی۔“

”کیا مطلب؟“

”ساکاوا کی قید سے صرف سترہ آدمی ہمارے ہاتھ لگے تھے۔“

”اُدھو۔ تو وہ کسی اٹھا دیں کا مطالبہ کر رہی ہے۔“

”اب وہ خود ہی دوری آئے گی۔“

”ویسے مجھے بہت اچھی لگتی ہے۔“ فراگ بائیں آنکھ دیا کر بولا

”میں نہیں جانتا کہ اس کا اور آپ کا سا منا ہو۔“

”تم کو بھی اچھی لگتی ہے کیا؟“

”زیر کا بیڑا اسے بھی اچھی لگے گی جو خود کشتی کا تہیہ کر چکا ہو۔“

دفعۃً پھر فون کی غنمی بجی۔ عمران نے دیسی پکریڈل اٹھا لیا۔ اس بار جوزف
 کی آواز تھی۔

”باس! کیا تم تنہا ہو؟“

”نہیں! میڈنگ بھی ہے۔“ عمران نے اُدھو میں جواب دیا۔

”بہت ضروری باتیں کرتی ہیں۔“ باس اُسے کسی طرح رخصت کر دیا۔

”اچھا... میں کوشش کروں گا۔“

”دیسی دیکھ کر وہ فراگ کی طرف مڑا۔“

”اب کون تھا؟“

”پیرس۔! فرما رہے تھے کہ ہر میسجی پو نیاری کی شراب کے لئے بہت بھیجیں

ہیں۔ آج ہی اس کی ایک ٹھیک پکریڈل موکارو پہنچنی چاہیے۔“

”کس طرح ممکن ہے۔“ فراگ براہ سادہ بنا کر بولا

"اگر ایک تیز رفتار سٹی کوئی نہ تھا تو کیا ہوا ہے تو؟"

"تب شاید بادشاہ کی یہ خواہش پوری کی جاسکے گی۔"

"بس تو پھر جلد ہی کیجئے! آپ کے پاس اجازت نامہ موجود ہے۔ سیدھے شہر کی محل کے پہلی بیٹری پہنچ جائیے۔"

عمران نے تجسسوں کیلئے فرار کے غیر مطمئن سا نظر آ رہا ہے۔ وہ تھوڑی دیر تک ٹھہر کر سوچتا رہا پھر سہرا تار ہوا وہاں سے چلا گیا۔

عمران پھر قون کنی طرف منسوب ہوا۔ ہنر ڈھیل گئے اور ماؤتھ پیس میں بولا۔ ابا آج... وہ چلا گیا۔"

تھوڑی دیر بعد جوزف کمرے میں داخل ہوا تھا۔ آنکھیں نشے میں لگی ہوئی تھیں۔ نہیں جال میں لہو کھڑا ہٹ نہیں تھی۔

"باس وہ کتیا لہو بڑی خطرناک لگی۔" وہ بھرائی ہوئی آوازیں بولا۔

"پر کتیا خطرناک ہوتی ہے۔ لیکن تم کس کتیا کی بات کر رہے ہو۔"

"وہی تو میں۔"

"کاٹنے دوڑی تھی۔" عمران نے خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"سجیدہ بھڑاؤ باس۔ ہم دشمنوں کیوں میں بڑے گئے ہیں۔"

"اگر کچھ کہے گا بھی یا شہزادوں ہی کے سے انداز میں بولے جائیگا۔"

"ہم نے وہاں سے سترہ قیدی برآمد کئے تھے لیکن وہ کسی اٹھارہویں کی بات کر رہی ہے۔"

"ایک سو اسی کی بھی بات کر سکتی ہے۔ تو پھر۔"

"اچھا ہے اگر اٹھارہویں کا سرانجام ملتا تو وہ بادشاہ سے کہہ دے گا کہ میں نفی پر بند ہوں۔"

"اچھا تو کیا تو زندہ ہی شہر تارہ ہی بنا دینا چاہتا ہے! عمران آنکھیں لگا کر بولا۔

"جہنم میں بھی شہنشاہی ہوگی۔ یہ تو سوچو کہ پتھار کی کیلا پویش ہوگی۔" اور ہاں!

وہ یہ بھی تو کہہ رہی تھی اگر عمران نے تعاون نہ کیا تو وہ دونوں سائینڈل بھی واپس نہ جاسکیں گے جن کے لئے جہنم نے اس قسم میں شرکت کی تھی۔

وہ مجھ سے براہ راست گفتگو کیوں نہیں کرتی۔"

تم ان سفید فام سودوں سے واقف ہوئے کہ باوجود بھی اس قسم کی باتیں کر رہے ہو باس! وہ اب تھاواؤں کی بڑی اتھارست سے کہتی ہے۔"

"ہوں! عمران کچھ سوچتا ہوا بڑبڑایا۔ لیکن یہ اٹھارہویں قیدی؟"

سوال یہ ہے کہ اگر ان سترہ کے علاوہ اگر کوئی اور بھی تھا تو مجھے اس کا علم کیوں نہ ہو سکتا۔ اور لیٹیکس اس کا علم کیوں نہ ہوا۔"

"اس بات تو ان دونوں سائینڈل انوں ہی سے معلوم ہو سکے گی۔"

"اگر انھیں کسی اٹھارہویں کا علم ہوتا تو مجھے ضرور بتاتے۔" عمران نے پرتشدد لہجے میں کہا۔

"تھوڑی دیر تک۔ کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ ہمیں ان دونوں سائینڈل انوں کو یہاں سے قوری طور پر نکال دینا چاہیے۔"

"تم تو اس طرح کہہ رہے ہو جیسے خود قیام کر دو گے۔" جوزف چونکا کر بولا۔

"ہاں۔ ابا ایک دوسری ہم درمیش ہے۔"

"دوسری ہم۔؟"

"ہاں۔ اصلی ہر بندہ۔"

"نکال کر دیا... ہمیں اس سے کیا سروکار؟"

سنو! اس عورت کا لایا کو بڑے وقوف اپنا کریں خوش نہیں ہوں"

"اور پھر۔ تو اس کا مطلب ہوا باس کہ اب تم صرف ٹالا لایا کی ہمدردی میں اصلی ہر بندہ کو تلاش کر دو گے۔"

"شش۔! عمران ہونٹوں پر انگلی رکھ کر بولا۔ کوئی آ رہا ہے!"

قدموں کی چاپ قریب ہوتی جا رہی تھی!

دروازے پر لگی سی دستک ہوتی۔

”آج او۔“ عمران نے گونجی آوازیں کہا اور یوٹیکا کی ٹیم کا وہ نمبر کمرے میں داخل ہوا تو اردو بول اور سمجھ سکتا تھا۔

”آہا... موسیو ڈائیر... خوش آمدید۔“

ڈائیر کے ہونٹوں پر زہریلی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

”مادام ایدیل دے ساوال کے حکم پر میں تم سے ساکا والے اٹھارویں قیدی کا مطالعہ کرتا ہوں۔“ وہ چہچہا کر بولا

جوزف نے شاید اس کے لیے سے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ عمران سے مناسب برتاؤ نہیں کر رہا اس لیے اس کی جھنجھٹیں تن گئی تھیں۔

”مجھے کسی اٹھارویں قیدی کا علم نہیں! عمران نے کہا

”دوسری صورت میں!“ ڈائیر سنی ان سنی کر کے بولا۔ ”اس ہر منہ کا رلا فاش کر دیا جائیگا اور تمہارے ملک کے دونوں سائینڈاں بھی خطرے میں پڑ جائیں گے“

”تیسری صورت اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی موسیو ڈائیر۔“

”ہوں... وضاحت کرو۔“

”عمران نے عجیب سے اپنی ڈائری لکائی اور اس کے دقیق الٹا ہوا بولا

”قریب آؤ... یہ دیکھو۔“

قریب آکر وہ ڈائری دیکھنے کے لیے جھکایا تھا کہ اوندھے منہ فرش پر

چلا آیا۔ اب اچھا تو کرائے کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا تھا۔

جوزف ہنسنا لگا کہ عمران کا منہ ہی دیکھتا رہ گیا۔

”ہوئی... اسے اٹھا کر دوسرے کمرے میں لے چلو“ عمران ہاتھ ہلا کر بولا

”آ... اچھا پاس۔“

جوزف نے تعجب کی تھی لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے آثار تھے!

میں اس آدنی کو بستر پر ڈال دیا گیا اور عمران اپنے بیگ سے ہاتھ ڈر کر مسکرا کر نکلے

پھر ڈائیر کے بازو میں کوئی سیال انجکٹ کر کے بڑبڑایا تھا۔ ”تین گھنٹے کی۔“

”ہم... مگر پاس۔“

وہ پانچس ہو گئی ہے۔ میں کسی اٹھارویں کے وجود سے واقف نہیں! ہر حال اس کمرے میں کادگر نہیں ہو سکے گی کہ وہ میرے سائینڈاں کو روک لے گی۔

”آہا... اچھا اب میں سمجھا...“ جوزف سر ہلا کر بولا۔ ”تم بھی یہ خیال رکھو گے“

”ظاہر ہے... ڈائیر اس کا فرسٹ اسسٹنٹ ہے۔ اس سے زیادہ اہم آدمی اس کی پوری ٹیم میں کوئی دوسرا نہیں۔“

”واقعی پاس! تم بہت جلدی کرتے ہو۔“

”تین روزہ فاری کے اس دور میں جو غور کرنے کے لئے رکا وہ ماہ آگیا۔ اب اس کمرے کو مقفل کر دو... تین گھنٹے بعد پھر دیکھیں گے۔“

✱

ظفر اور تمبین لے واراں میں پانچلوں کی طرح رقص کر رہے تھے۔ دو صفائی لڑکیاں ان کی ہر رقص تھیں۔ بہت لمبی بھیر تھی... لے واراں جیسی

عظیم انسان تفریح گاہ کے شایان شان۔

طویل و عریض رقص گاہ میں تن دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ وہ لوگ جتنی بجات رہے تھے۔ ساکا واک موت ان کے لئے مسرتوں کا پیام لائی تھیں۔ رقص گاہ

عجیب سی خوشبو میں پکرائی پھری تھیں۔ تیز موسیقی کانٹوں کے پردے پھاڑے

رہی تھی اور رقص کرنے والوں کے نزدیک زندگی گویا موت و حرکت کے درمیان اور کچھ نہیں تھی۔

موت کے اس عالم میں کسی نے ظفر کی ہر رقص کو دھکا دیا اور خود اس کی جگہ ظفر کے

سے حرکت لے لی۔ یہ یوٹیکا تھی۔ اس نے ظفر کو اس بھیر میں نکل چلنے کا اشارہ کیا تھا

ظفر بھیڑ میں دانت بنانا ہوا اور داڑھی کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی ہر نفس نے
شاہد اسے گناہوں کی تفتیش۔ ہوسکتا ہے اس نے ٹوٹ کر اسے اشارہ کرتے دیکھ
لیا ہو۔

"کیوں رنگ میں بھٹک ڈال دیا۔ وہ دروازے سے نکلتا ہوا ہوا
ٹوٹ کر اس کے پیچھے تھی۔

"میں نہیں کسی دوسری عورت کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی۔"
آپا۔۔۔ "ظفر متحیر رہ گیا۔ رک کر تیزی سے اس کی طرف مڑا تھا۔
غلط نہیں کہہ رہی۔ چلو ہم 'فیروزہ' میں دھن کر رہے ہیں جہاں صرف اس کی
طبیعت کے افراد ہوتے ہیں۔ اس بھڑکی بھیڑ سے مجھے نفرت ہے۔"
بڑی شاہد اور تفریح گاہ ہے۔ تم اسے گھٹایا کہہ رہی ہو۔"
ہر وہ جگہ گھٹایا ہے جہاں ہر ایک کا دماغ نہیں ہو۔"
یہ گواہی دے رہے۔

"میں فرانسیسی ہوں۔ ایک طبقاتی سماج کی فرد۔ اپنا انجھ سے پروتادی
قسم کی بیکو اس منت کرو۔"

"سوال تو یہ ہے کہ اچانک کچھ پرانی عنایات کیوں؟"

"کبھی کبھی اچھے بھی لگتے ہیں۔"

"لیکھناٹے شاہد پوش میں بالکل بدصورت ہو جاتا ہے۔"

"شبک اپا۔۔۔" وہ اس کے بازو میں بازو ڈال کر چلنے لگی۔ پھر کچھ دور

چل کر پڑی۔ "ڈاڑھی والا حامد اٹھتا ہے تو نہیں کرے گا۔"

"شاہد اس وقت نہ کرے کیونکہ اسے گھٹایا کی مل سکتی ہے۔"

"نیکیا معیار ہے اس کا؟"

"سائے لایک دانت نہ دھتی ہو۔"

"اس سے کیا ہوتا ہے؟"

"نٹے میں پیار کر رہی ہے تو سیٹی کی سی آواز نکلتی ہے۔"

"بھٹا مارا معیار کیا ہے؟"

"ایسی ہونی چاہیے کہ دوسرے دن شکل نہ دکھائے۔"

"جھوٹ بول رہے ہو۔ تم مستقل طور پر اپنا لینے کے قائل ہو۔"

"کسی دشمن نے اڑائی ہوئی مستقل روگ پالنا میرے بس سے باہر ہے۔"

"وہ فیروزہ انا کے قریب پہنچ کر رک گئے۔"

"تو اب اس کا انتظار ہے۔ چلو انا۔۔۔" ظفر بولا

"نہیں! ٹھہرو۔۔۔ میں سوچ رہی ہوں کیوں نہ اپنی قیام گاہ پر چلیں۔"

"مادام ٹوٹ کر۔۔۔ چکر کیا ہے؟"

"مشرقی حسن کی ولولہ ہوں۔ تم اس وقت بہت اچھے لگ رہے ہو۔"

"ظفر کی اکھوں سے تشویش جھانکنے لگی۔ بالآخر اس نے طویل سانس

لیکر کہا۔ "بھٹا دی مرضی! جہاں دل چاہے لے چلو۔"

"ایک ٹیکسی نے انھیں ٹوٹ کر قیام گاہ تک پہنچایا تھا۔"

"وہ دونوں سنگ دم میں کھڑے ایک دوسرے کو بغور دیکھ جاتے تھے

"میں سوچ رہی ہوں کہ بھٹا کے جسم سے کتنا گشت لگے گا۔" ٹوٹ کر بولی

"ہڈیوں سے کم۔"

"میں سنجیدہ ہوں مگر ظفر الملک۔"

"دھندلے ظفر کی نظر سامنے والے دروازے پر پڑی جہاں ٹوٹ کر ٹیم کا

ایک آدمی اعتدال پر چار پارچہ کا لہو اور سبھنا لے کھڑا تھا۔

"میں اس کا مطلب نہیں سمجھا۔"

"ساکاؤ کی قید سے کل گئے آدمی برآمد ہوئے تھے؟"

"سترہ۔۔۔"

"کچھ اس ہے۔ اٹھا۔۔۔"

"شائد تم خواب دیکھتی رہو۔ ہم وہاں تنہا نہیں تھے اور بھی لوگ
تھے انھوں نے کبھی دیکھا ہو گا۔"

"اٹھا رواں آدمی" لوٹیا دانت پیس کر بولی۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"عمر ان کہاں ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔ انھوں نے پرنس کے ساتھ قیام کیا ہے۔ ہم دوسری
حالت میں ہیں۔"

"لوٹیا مسلح آدمی کی طرف مڑے بغیر بولی۔ اسے لے جا کر بند کر دو۔"

لیکن دوسرے لمحے میں کسی وزنی پیر کے گرنے کی آواز سن کر تیز ہی سے
مڑی تھی مسلح آدمی فرش پر اوندھ چاڑھا نظر آیا۔

ظفر تھا سے شروع ہی سے دیکھتا رہا تھا لیکن اسے بھی اس کے اس طرح فرش
پر آدھنے کی وجہ نہ معلوم ہو سکی۔

دونوں ہر کا ہکا کھڑے اسے دیکھتے رہے اگر لے والے جس وحشت
پر چکا تھا۔

پھر غور تو کیا... اس کا دانا ہاتھ بغلی ہولٹر پر چلا گیا۔ پھر لوٹیا
بتنی دیر میں اس طرف مڑی راجہ الود کی نال سیدھی ہو چکی تھی۔

"تم سے زیادہ ضرور مجھے والی پیر میرے ہاتھ میں ہے۔ ظفر منچکر اکر بولا۔

یاد دہانی ان سنی کر کے چلی۔ "عمر ان سامنے آؤ۔ ورنہ تمہیں کچھ تانا
پڑے گا۔"

پھر سناٹا چھا گیا۔ اور لوٹیا کھڑکی دانت پستی رہی۔

"دفع ہر دو جا دیہاں سے۔" دفعہ دہ ہاتھ اٹھ کر کھڑکی کی جھلکی سے
کہہ بنا اگر چہ بیس گھنٹے کے اندر میرا نائب الیئر نہ ملا تو تم لوگ اپنی

نہ نگاہوں سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔"

غور یہ اس کا رخ اس کی طرف تھے جو سے دروازے کا جانب بڑھ گیا۔
"جیسا اس کے قدموں کی دور ہوتی ہوئی چاہیں رہی تھی۔ اس کی آنکھوں

میں جس قدر ہلکے اندر تھے۔ پھر تب وہ اپنے پیروں سے اٹھی تو پیش میں
نے کسی شیش گہری تھی کہ عمر ان کی آواز سناتا دیا۔

"یعنی اسی طرح خود ہی رہیگا۔"

جس کہیں نہ کہ وہ کی باوجود کہ تھی۔ عمر ان اس سے ٹھوڑے ہی
نہیں یہ کھڑا جیسو گم سے شغل کر رہا تھا۔

"تھا راد مار چلا گیا ہے۔" عمر ان سر دیکھ میں بولا۔ "یہ کسی اتحاد میں آدمی
کے وجود سے واقف نہیں ہوں۔"

"تم جھوٹے ہو!"

"بہن میں گیا اٹھا رواں آدمی۔ میرے ملک کے دونوں سائینس دان کہاں
ہیں۔ تم انہیں بقیہ قیدیوں کی ملنگ میں لے گئی تھیں۔"

"اٹھا رواں آدمی؟" لوٹیا ہاتھ اٹھا کر بولی۔

"اچھی بات ہے! میں دیکھوں گا تم اپنی ٹیم کے ساتھ کس طرح مو کا و
سے نکل جاتی ہو۔ ایک ایک کو مار ڈالوں گا۔"

"دیکھا جا رہا ہے۔"

"یہ سب وہ انہیں بہت ہاتھ پڑے گا۔"

"جنگ۔"

"سستے کی پردہ میں سے کبھی نہیں کی... دونوں سائینس دان
... ہتھارے چاروں سائنس دانوں کی موت!"

"میری اپنی بھی تو کچھ ذمہ داریاں ہیں! لوٹیا سائینس دان کی بولی بولی
"تھا راد دے داری پر کھڑی صرف نہیں ٹھکا۔ اگر میرے آدمی دوسرے

و نسبت کسی قدر جلد چلے بنائیں گے۔"
وہ کچھ نہ بولی۔ کسی سیرج میں ڈوب گئی تھی۔

"کیوں نہیں ہے؟" عمران نے پوچھا۔ "ابا بولا
"نہیں۔ وہ اس طرح بولی جیسے سوتے میں بڑبڑاتی ہو!
"میں نہیں بہت عقلمند سمجھتا تھا۔" عمران نے ہنسنا شروع کیا
"کیا مطلب؟" وہ چونک کر پوچھا۔

"ابا بولا اس سے متعلق کچھ زیادہ ذرا لکھنا ضروریات کیا ہے؟"
"نہیں۔ میں سے تین آدمیوں کا بیان۔"
"بقیہ چورہ آدمی کیا کہتے ہیں؟"
"انہوں نے لال علمی ظاہر کیا ہے۔"

"کیا تم ان تین آدمیوں کے معنی ہونے کے سلسلے میں کوئی دلیل دے سکتے ہو؟"
"تینوں ڈانسیہ ہیں! لوشیا نے دیکھ لیا ہے۔"
"انہیں کسی جرم کا بھوت نظر آ گیا ہو گا۔" عمران ہراساں متعجب کر بولا
"بہر حال کیا تم مجھے ان سے کچھ سوالات کرنے کی اجازت دو گے۔"
"ہرگز نہیں!"

"نہیں۔ پھر اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ میں تمہیں تلک دیکھا جاؤں"
"لوشیا اے کہنے کو تو نظروں سے دیکھ کر رہ گئی۔ نیچے بولی نہیں۔"

"اچھا... ٹھیک۔" عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا
"ٹھیک۔ ایک شرط یہ ہے کہ وہ دونوں دھوکہ دہی ہو۔"
"تم جیورسٹک ہو؟" عمران نے مسکراتے ہوئے اسے انداز میں کہا
"کیا مطلب؟" لوشیا ایک بار کچھ تپک پڑی۔

"وہ بہت دور جا چکے ہوں گے۔"
"نہیں۔!"

"وہ اس عمارت کے اسی کمرے میں تو میری پیش پڑے تھے جس کی دیوار پر
"نہیں۔ یہاں تو میری ہے۔"

"لوشیا نے سختی سے ٹھیک بھنی لیں۔ عمران مسکراتے ہوئے بولا۔ "ابا کی جگہ
"ابا بولا اسے دونوں میرے درمیان میں پڑے ہیں۔"

"میں تمہیں داد ڈالوں گی۔" عمران پر جھپٹ پڑی

"عمران اس کی کلامیاں پکڑتا ہوا بولا۔ "نہیں۔ جھپٹا کی نہیں ہوتی۔"

"تم کہتے ہو۔" وہ اپنی کلامیاں چھڑانے کی کوشش کرتی ہوئی بولی

"تب تو تمہیں مجھ پر ہارانا چاہیے۔ کہ تم لیگ اپنے کتوں کو واپس لے

"بھی زیادہ عزیز رکھتے ہو!"

"ذلیل نہ بنے۔!"

"دھوکہ دہی کی بات ہی تو وہ کسی سے متعلق رکھتی ہو!"

"میرے ہاتھ چھوڑو!"

"یہ لگو۔" عمران نے اسے دھکا دے کر ہاتھ چھوڑ دیے اور وہ گھر لے
"گرتے ہی۔"

"ابا تم دیکھنا اپنا کتہ۔" وہ ہانپتی ہوئی بولی۔

"عمران پھر دروازے کی طرف بڑھا۔

"ٹھیک۔" اس بار وہ دھوکہ دہی ہانسی آواز میں چلی تھی۔

"عمران دیکھا۔"

"کیا تم مجھے اتنی دیر الجھائے رکھنا چاہتی ہو کہ تمہارے ساتھی واپس آجائیں"

"نہیں۔" وہ پھر تپتی

"تیر... اگر تم سرکار کے موسم سے متعلق کچھ کہنا چاہتی ہو تو رکھنا ہوں۔"

"وہ چند لمحوں خاموش تھری خود میرا بولنے کی کوشش کرتی رہی پھر کھڑکی پر

"واپس بولی۔" میری پوزیشن جیڑا اب ہو گئی ہے۔"

"کھل کر کہو۔ کیا کہنا چاہتی ہو؟"

"مجھ سے غصہ سے جواب لاس کیا چاہیے۔"

ہوں۔ اور۔۔۔" عمران بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "میرے لیے یہ سب بے فائدہ ہے۔" فیکٹری کا
 ہر جی کھلا۔ "شیریں میں باہر آ سکتی ہے۔"

"اگر وہ اشتعال دال آدھی ہاتھ آجائے تو۔۔۔"

"ایک منٹ۔۔۔" عمران ہاتھ اٹھا کر بول۔ "کھارو پ آؤں سے متعلق گفتگو
 کرنے سے قبل اس کا تصدیق کرنا چاہیے کہ مجھے اس کا علم ہے یا نہیں۔"
 لائیو کچھ نہ بولی۔ وہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ فیکٹری میں وہ لچر اس
 کے منحنی سیاہ واز میں ہمارے گفتگو کی ابتداء کرنے کے لیے میں فرق کے لیتی ہوں
 کرتی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔"

"ٹھیک ہے۔" عمران نے سامنے والے کمرے کی بیگن پر اشارہ کیا
 وہ "بیماری" تھی کہ وہ ختم ہو گئی تھی۔ اس کا پتہ نہیں تھا۔ اس کا پتہ نہیں تھا۔
 وہ چونک کر اس کی طرف مڑی اور دھڑکے میں بولی۔ "اپنے کمرے میں جاؤ۔"
 "مم۔۔۔ مادام۔۔۔" وہ کمران کو دھڑکے میں اس کا پتہ کیا۔
 "اپنے کمرے میں جاؤ۔"

"بہت بہتر مادام۔۔۔"

پھر وہ چپ چاپ رخصت ہو گیا تھا۔ لیکن انھوں نے کمران میں خفیہ آنکھوں
 میں سر قرار دے رکھے۔

"میرے پاس وقت کم ہے لائیو۔" عمران گھڑی دیکھتا ہوا بولا

"اس کا نام ڈالو اسے یا ریکہ ہے۔۔۔ اسپینی ہے۔۔۔ فیکٹری کا فوری ماسٹر
 میری اطلاع کے مطابق اس شخص کے حوالے کا کمال بیان اس کے قبضے میں تھا۔ مرنے
 تک کے تینوں سائینس دان اس کے ساتھ کام کر چکے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے وہ اس وقت فیکٹری میں رہا ہو تب دھماکا ہوا تھا۔"

"نہیں۔۔۔ وہ دن پہلے کہیں چلا گیا تھا۔" وہ لڑکی کے وقت اس کے ساتھ
 موکارو کی ایک لڑکی کی یاد بھی تھی۔

"اوپر۔۔۔ لڑکی کا نام کچھ جانتی ہو۔ شاید ڈاک اسپارک کی بہت خاص
 آدمی تھا سا کاواکا۔"

"ہاں۔۔۔ وہ آزاد تھا۔ دوسروں کی طرح قیدی نہیں تھا۔"

"تم نے بہت دیر گزری لائیو۔ اگر وہ زندہ بھی ہو گا تو کبھی کامو کا
 سے فراد ہو چکا ہو گا۔ اور یہ بہت بڑی بات ہے کہ ہر بے کامی کل پلان اب بھی اس
 کے قبضے میں ہے۔ اس کا توجہ مطلب ہو کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا۔"

✱

ام مینی جیڈ سیرجیڈ ہو گئی تھی۔ ہر وقت خیالات میں ڈوبی رہتی۔ اور اس کی
 آنکھوں سے غم جھانکتا رہتا۔

عمران اب اس کی طرف بہت کم توجہ دیتا تھا۔ حتیٰ کہ مخاطب تک نہ ہوتا
 وہ خود ہی پیپر پھیر کر پڑھتی رہتی۔

اس وقت لائیو جھنجھلاٹ میں مبتلا تھی۔ کیونکہ وہ موکارو کے لئے
 پیسے آئی لیس سے کسی لڑکی کی تلاش کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

"ہاں اٹھرا دیہاں کا نوٹر گھڑیوں میں۔" اشتعال ہوتا ہے۔ "پالیس چیف
 نے کہا۔" ہو سکتا ہے اسی گھڑی کی کوئی لڑکی ہو۔"

"میں اس لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے۔ اس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے آؤ
 مجھے کے اندر اندر آپ کو مطلع کر دوں گا۔"

جب پالیس چیف چلا گیا تو ام مینی عمران پر بڑھ دوڑی۔

"تم کیوں اس سے ملنا چاہتے ہو۔" وہ آنکھیں نکالی کر بولی۔

"میں نے سنا ہے کہ وہ بہت اچھے چکا تھی ہے۔"

"مجھے باتوں میں اڑانے کی کوشش نہ کرو۔"

"ام مینی... پلیز... میں بہت پریشان ہوں۔"

"مجھے بتاؤ... میں تمھارے لئے کیا نہیں کر سکتی۔"

"ہم چاروں دشوار یوں میں پڑ گئے ہیں!"

"کیا پرنس کو بھی شامل کر دے ہو؟"

"ہاں پرنس بھی۔ بوٹیا بادشاہ کو ہمارے خلاف ورغلائے کی کوشش

کر رہا ہے۔"

"نہ کیا تمہیں ڈیرا ڈال دینے کی سوچ رہے ہو۔"

"نہیں... ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

"تمھارا مشن پورا ہو چکا! پرنس کو کاؤ پیپر رکھ لیا۔ اُسے یہیں چھوڑو

اور ہم نکل چلیں۔"

"کہاں نکل چلیں؟"

"تم نے فراگ سے وعدہ کیا تھا کہ اس کا ہاتھ بٹاؤ گے۔"

"کیا مجھ سے متعلق گنگ چانگ سے کوئی نئی ہدایت ملے گی؟"

"نہیں۔"

"بہر حال تم اسی کٹے کام کو ہی ہو!"

"ہرگز نہیں۔ اب تو میں تمھاری کینز ہوں۔ فراگ پر بھی خاک ڈالو۔"

"ہم تم کہیں ادا چلیں گے۔"

"اچھا... اچھا... میں سوچوں گا۔ فی الحال مجھے عبادت کرنے دو۔"

"کہہ کر عمران سر کے بل ٹھکرا رہا تھا۔"

"پھر وہی دہرائی گئی۔" وہ جھجھلا کر بولی

"میرے مذہبی جذبات کو کھینچ رہی ہو؟ تو تو کشتی کر لیں گا۔"

"ٹھیک اسی وقت کسی نے باہر سے گھنٹی بجائی تھی۔ اور ام مینی صدمہ دروازہ

پر کھینچ کر نکلی تھی۔

جھجھلا ہٹا ہی کے عالم میں اس نے دروازہ کھولا۔ لیکن فراگ پر نظر

پڑا تو وہی سہم کر رہ گئی۔ وہ بہت غصے میں معلوم ہوتا تھا۔ ام مینی اسے راستہ

نیچے کئے پیچھے ہوئی۔

"کہاں ہے وہ؟ فراگ دھاڑا

"عبادت کر رہا ہے۔" وہ لپکھلائے ہوئے انداز میں بولی

فراگ دندناتا ہوا اس کے یکا آپہنچا جہاں عمران سر کے بل ٹھکرا تھا۔

"یہ کیا نوٹا پین ہے؟" وہ حلق پھاڑ کر دھاڑا

"آپ کو علم ہے کہ عبادت کو نوٹا پین نہیں کہتے۔ عمران نے اُسی حال میں

جس تباہ دیا۔ کچے میں ٹھرا دواؤں کو نکلتا تھا۔ جیسے کسی ہاتھ نے اپنے پھلے کو شانت

رہنے کی نصیحت کی ہو۔"

"تم لوگ احسان فراموش ہو!"

دفعۃً ایسا معلوم ہوا جیسے فراگ کے اس جملے نے اُسے کچھ کمپور ڈال دیا

۔ وہ ہوا چھل کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور آنکھیں نکال کر بولا۔ "آپ میری تو بہن

کر رہے ہیں یوہ آؤ۔"

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اس کا لے کو سے کہا تھا کہ ذرا میرا ایک ایک کمرہ

بیتے گئے آج منگل ہے اس لئے نا ممکن ہے۔ وہ دن بھول گیا جب تم دونوں میرے رحم

پر رہتے۔"

"بہ ٹھیک ہے۔ پرنس منگل کو کسی کام کے نہیں رہتے۔"

"کیا مطلب؟"

"ان پر کسی بد روح کا سایہ ہو جاتا ہے منگل کو۔"

"یہ بنکا ناوائے سارے کے سارے آتے ہیں۔ خواہ شاہی نسل ہی سے کیوں

حقیق رہتے ہوں۔" فراگ برا سا منہ نہ کر بولا۔ "بد روح کا سایہ ہو جاتا ہے۔"

"آخر تک آپ کی کیا سیر تھی پورا سفر۔"
 "مرضی کا مانگاہوں۔ تم کوئی ہو چھٹے والے۔"
 "میں سمجھ گیا... موکارو میں کوئی عورت پسند آگئی ہو گی۔"
 "میرا حرافہ اڑا رہے ہو۔"

"پتہ نہیں... میں نے بھی اس دوران میں پرس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔"
 "کس قسم کا میک اپ کرانا چاہتے ہیں۔"
 "بجز خفہ ذاک شکل والا بننا نہیں ہوں۔"
 "اچھا... اچھا... میں سمجھا۔" عمران چکانہ انداز میں سنہا۔
 "کیا سمجھے ہو؟"

"کوئی ایسی عورت معلوم ہوتی ہے جس کے بچے بہت نثر ہیں۔"
 "اب میرا مذاق اڑانا تو بھڑکا مار دے گا۔"
 "نہیں پورا سفر... بہ صورت تو آپ کو ہی کھڑا بنا سکے گا۔"
 "پھر تم کیسا میک اپ کر سکتے ہو۔"
 "البریقہ ٹیلر بنا سکتا ہوں آپ کو۔"

"پھر مجھے مار دے گا۔" وہ ٹھونسٹاں کر عمران کی طرف جھپٹا لیکن ام مینی میج
 میں آگئی۔ فرائگ ک کراٹے نہرا تو د نظر سے ٹکودنے لگا۔ اور عمران بھرا بی بی
 آواز میں بولا

"پتہ تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔"

"تم چلا جاؤ بی بی اسے۔" فرائگ دوا دے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔
 "ہاں... ہاں... جاؤ... نکھارے سنے پٹے ہوئے مجھے بھی شرم آئیگی۔"
 عمران نے کہا
 "نہیں... نہیں۔!"

"جاؤ۔" دفعہ عمران تو خود انداز میں غرایا۔ اور ام مینی اسے فرخندہ

"سے دیکھنی ہو بی بی کمر سے نکلی۔ دروازہ بند کیا اور پورا سے لگا کر کھڑی
 ہوئی۔ وہ ان کی آوازیں صاف سن سکتی تھی۔ فرائگ کہہ رہا تھا۔ "تائیتی میں
 سے بہتر والے ریڈیو روم میں میرے ساتھ کوئی نہ تھا۔"
 "کب تک بات کر رہے ہیں آپ؟"

"میری بات کا تیرا سبب دے۔"
 "جب کہ جانوں کہ آپ ریڈیو روم میں کب تھے۔"
 "تم جھوٹے ہو... تم ہی ڈھکیاں تو لیا کرتے ہو۔"
 "نہ تو نیار کی کچھ شراب تو دھکی پلا رکھی ہے آپ نے۔ آخر آپ کو
 ڈھکیاں تو لیا کیوں ہو گئے۔ انا سمجھا... آپ باز نہیں آتے۔"
 "نہ مطلب؟"

"غیر آبادی دے سداں سے پیار کی باتیں ہوتی ہیں۔"
 "کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"اچھا آپ کو میرے خلاف بھڑکا رہے۔ پھر میں اسے بھی دبا بھوں لگا۔"
 "جو اس مدت کرو۔"

"اچھا اس کے علاوہ اور کیا بات ہے آپ کے پاس۔"

"پرس پر ماری ریسیٹ کا میک اپ کرنے لے ہی کیا تھا۔"

"اچھا تو پھر؟"

"تم ڈھکیاں تو لیا کر کا میک اپ بھی کر سکتے تھے۔ اب وہ مجھے کیسا اپ
 ہی نہیں چہرہ ہے۔"

"اگر کوئی سنا ہے پھر آپ سے لگا ورنہ کی باتیں کر رہی ہیں تو میں آپ کی جادو
 دہا بھی معلوم ہو سکتا ہوں۔"

"اسنے میں فون کی گھنٹی کا آواز سنئی۔ پھر عمران کسی سے فون پر گفتگو کرتا
 تھا۔ اس گفتگو کا حاصل ام مینی کی سمجھ میں نہ آسکا۔"

”کون تھا؟“ ضروری دیر فریاد فراگ کی آواز سنائی دی

”موکارو کا چیخ آف پولیس“

”کیا کہہ رہا تھا؟“

دراصل اسی معاملے نے مجھے پریشان کر رکھا ہے سکی بنا پر لوٹیا میری دشمن ہو گئی ہے۔۔۔ اٹھا دو ال آؤ۔۔۔

”تہم میں جائے۔۔۔ ایکس طرح یقین کروں کہ تم دھمپ لوپو کا نہیں ہو“

”دیکھو یو آؤ میں نے آپ سے سچی بات کہادی آپ یقین کریں یا نہ کریں۔“

”یقین نہ کرنے کی صورت میں محققین مار ڈالوں گا۔“

”کوشتش کر کے دیکھو۔“

”مجھے بھلیج کر رہا ہے۔“

”نہیں۔۔۔ لیکن آپ مار ڈالنے پر تل جائیں گے تو پھر مجھے بھی کچھ مریچا پڑے گا۔“

دفعۃً ام بیٹی زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی۔

فراگ نے جھٹکے کے ساتھ دروازہ کھولا اور ام بیٹی کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا

ہی تھا کہ عمران بولا۔ ”نہیں یو آؤ۔۔۔ ایسی حماقت نہ کیجئے گا۔“

”کیا مطلب؟“ فراگ غرا کر پٹیا

”مجھے عطا کر چکے ہیں ہذا ماہ پیٹ کا حق بھی میری ہی طرف منتقل کیجئے۔“

”یکو اس سمت کرو تم سب میرے غلام ہو!“

”ہم دونوں کے علاوہ اور سب۔۔۔“

”تو مجھے کیوں غصہ دلاتا ہے۔“ فراگ حلق پھاڑ کر دہرایا

”میں خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ لوٹیا آپ کے سر پر سوار ہو گئی ہے“

فراگ لوٹیا کا نام لیکر گندی گندی گالیاں دیتا ہوا بولا۔ ”عودت

میرا کھلونا ہے۔ میں اس کا غلام نہیں ہوں۔“

”شک ہے قمار کا۔“ عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ ”میں سمجھتا تھا سناؤ

تو حق سناؤ آپ لینڈی مرد ہیں۔“

”تو مجھے بتائیں کیا کیا کہنا رہتا ہے۔ میں بھری ہڈیاں توڑ دوں گا۔“

”تم جاؤ۔۔۔“ عمران نے ام بیٹی کو مخاطب کہہ کے کہا۔ ”یہ ایسا ڈرامے کی ریسرل

ہے۔۔۔ یہ نشان بیٹوں کی ضرورت نہیں!“

”ام بیٹی دونوں کو خوفزدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ عمران

”تم سننا۔۔۔ دروازہ بند نہیں کیا تھا جب تک یہ راہداری کے انتقام

میں غروں سے آؤ حاصل نہیں ہو گئی تھی۔“

”سب سے پہلی بات سمجھنے کا کوشتش کیجئے!“ عمران فراگ کی طرف مرکب نرم

”بولا۔۔۔ وہ ہمیں لڑا دیکھ چاہتا ہے۔ ابھی حال ہی میں نے اس کے چادر

”کوٹی ٹیٹے تھے۔“

”کیا کیڑے تھے؟“

”اس سے فکر کو کرڈالو اگر دھمکیاں دیں گے۔ ظاہر ہے کہ مجھے اس پر غصہ آتا

”چاہیے تھا۔“

”پھر کیا ہوا۔۔۔“

”اسے مصالحت کرنی پڑی۔۔۔ ورنہ میں ان چاروں کو قتل کر دیتا۔ ابھی تک

”جو انہیں کہ مجھے دھمکیاں دینے والا نہ رہے گا۔ البتہ ایک آؤ ہی پر

”تھیں انھیں لٹھ سکتا ہے اور وہ ہے آؤ بیل ڈیلر فراگ۔“

”جو ہنر۔۔۔ خوشامدی۔“

”گرجاؤ تہ تو ایک ہاتھ رسید کروں۔“

”گٹے کا اندازہ ایسا تھا کہ فراگ بیباختہ ہنس پڑا اور عمران بچوں کی

”تہ کیاں بھانا ہوا پیچھے لگا۔“ ہا۔۔۔ خوفناک والد صاحب ہنس دینے۔ ہایا۔“

”تپ رہو۔۔۔ چپ رہو۔۔۔ میری بات سنو۔!“

”تپ رہو۔۔۔ ایک خاموش ہو گیا۔“

"تم مجھے پہچان بناؤ دینگے... آفر ہو کیا پیر۔"

"مجھ پر رحم کرو تا سنبھلے۔" عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔

بابا... اب میں محسوس کر رہا ہوں کہ وہ مجھے بخدا سے غلاف شکوہ کی

تشبیہات میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن میں یہ سہرا دے رہا تھا۔

بہت اچھی لگتی ہے۔"

"اس کی تائید بھی ہو جائے گی۔"

"کیا یہ سب سنا جائے گی؟"

"مختصر دل محبوب قدموں پر۔ تعویذ منگو اور گنا۔"

"تعویذ کیا؟"

چارم نے جاو۔"

"کہو اس بہت کرو۔ کوئی مناسب تائید میرا۔"

"بے با وعدہ کیجئے کہ آئندہ مجھے دمھپ لہو کا نہیں چھین گے۔"

خراگ بھرائے ٹھوکر لے لگا۔ عمران کہنا رہا۔ "آپ غور توں کے بہانے میں

اجالے ہیں۔ آپ اجنی آئیں میں ڈیلنگی خراگ۔ سر جکر مجھے شرم آتی ہے۔ خود

آپ منہ پر ہیں کس مٹی کے بنے ہیں۔"

خراگ ابھی ٹھوکر نہ مارا اپنا چلا بونٹا ہمارے چار ہاتھا۔

"لٹی ہا۔ وہ کہاں ہے؟ وقت عمران سوال کر بیٹھا۔

"موکا روگے بادشاہ کو بخش دی۔"

"اب خدا آپ کو بخشے... ایسے مجھے بخش دی... ایک بادشاہ کو...

اور خود وہ... اکیسے... ظاہر ہے کہ اسی نے تو یوں یہ سارے بیباک بنوائی ہے۔"

"خاموش رہو... آجکے مجھ پر کسی کو بھی تنقید کی عزت نہیں ہوتی۔"

"محبور رہا ہے! عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ "اب تو آپ کے لئے کچھ

کچھ کرنا ہی پڑے گا۔"

کہو اس بہت کرو۔ اب میں انہیں سمجھ نہیں لگاؤں گا۔ خراگ نے کہا

خراگ نے جیب سے جیوٹ کم کاپیکٹ نکال اور ایک پس منہ میں ڈال کر

تین تہا ہستہ کھینا رہا۔ دو یا تین منٹ بعد اس نے زائداری میں قدموں

پس منہ لگتی تھی۔

چیف آف پولیس! ام مینی نے دروازہ کھول کر کہا

ادہ۔ مجھ پر۔ عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "ہیں... ہٹو... میں اس

مرے ہی میں ملاقات کروں گا... کیا خراگ چلا گیا۔"

نہیں... جہان کو دیکھ کر وہ رک گیا ہے!"

جان کو آگیا ہے!"

میں نے بخاری باتیں سنی تھیں۔ جسے وہ دمھپ لہو کا کہتا ہے وہی تو

جنگ تھا۔"

رہا ہو گا... عمران نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور آگے

بڑھ چلا گیا۔

پولیس چیف کو ام مینی شخصیت کے کمرے میں بٹھا آئی تھی۔

خراگ بھی وہیں بیٹھا ہوا ملا۔ پولیس چیف اسے کینڈا توڑ نظروں سے

دیکھ رہا تھا لیکن وہ بظاہر اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

پولیس چیف نے عمران کو تعظیم دیتے ہوئے کہا۔ "اس کے بارے میں خامی

خبر نہ فراہم کرنی تھی میں جانتا اس ٹھکانے کی ایک لڑکی اس وقت موکا رو

سجھ نہیں ہے۔ پورا نام رامی تی ہا رہے۔ اس کے اعتماد کی رپورٹ بھی اس

دئے درج کر چکے ہیں۔"

خراگ کو رپورٹ۔"

قبائ تین دن پہلے کی بات ہے۔ یہ رپورٹ انھوں نے دن اسپار کیا

کے خلاف درج کر رہی ہے۔

”کوئی غیر ملکی۔!“

”جی ہاں۔ اسپینی ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ رومی کی ہاؤس اس کے پرانے تعلقات تھے۔ گھر والوں کو بھی اس کا علم ہے۔ اگر ساکا دائندہ ہوتا تو وہ اس کے خلاف کبھی رپورٹ درج نہ کرتے۔“

”ادیلو۔ میں نہیں سمجھا۔“

”ڈان اسپارٹیکا۔ ساکا کے گہرے دوستوں میں سے تھا۔“

”اچھا... اچھا... میں سمجھ گیا۔ ساکا کی زندگی میں اس کے گھر والوں کو دونوں کے تعلقات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔“

”جی ہاں... یہی بات ہے جناب!“

”اب ڈان اسپارٹیکا کے بارے میں بتاؤ۔“

”موکا رو کے معززین میں اس کا شمار تھا۔ چھان میں کہنے پر معلوم ہوا ہے کہ پچھلے دو سال سے وہ جب بھی موکا رو سے باہر جاتا تھا رومی کی ہاؤس اس کے ساتھ ہوتی تھی۔“

”کچھ اندازہ ہے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔“

”اس سے متعلق کچھ بتانا مشکل ہے۔ اس بار بھی وہ باضابطہ طور پر موکا رو سے باہر نہیں گئے۔ کہیں کوئی اندازہ نہیں ہے۔“

”یہ کیا بات ہوئی؟“

”ساکا کی خصوصی عنایت سے سمجھ لیجئے۔“

”میں کتھیں بتاؤں گا کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔ یہ کیا بتائے گا۔“ دفعۃً فراگ نے انگلیش میں کہا ادیلو پولیس چیف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران صرف سمرلا کر رہ گیا تھا۔

”بہت بہت شکریہ چیف! وہ اٹھنا ہوا بولا

پولیس چیف کے چلے جانے کے بعد ساکا نے عمران کو گھورتا ہوا بولا۔ ”کیا سمجھ رہے۔“

”اٹھنا ڈان ادیلو۔“

”کیا مطلب؟“

”نو ٹیٹلے اپنی معلومات کے مطابق اس کا نام ڈان اسپارٹیکا بتایا ہے!“

”کیا ڈان خانہ کی کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔“

”مجھے خانہ کی سے سروکار نہیں! رومی کی ہاؤس ڈان اسپارٹیکا کی ریویٹ

ہیں! آپ یہ بتانے والے تھے کہ وہ کہاں گئے ہوں گے۔“

”ہاں۔ شاید میں بتا سکوں گا۔“

”کتی دیر بعد۔“

”کتھیں نہیں بتاؤں گا کیوں نہ ہو! راستہ لو ٹیٹا ہی کو بتاؤں گا۔“

”کیا بات ہوئی...؟“

”میرا کام بن گیا۔!“ فراگ کی بائیں کھلی پٹری نہیں۔

عمران اسے بغیر تے سے دیکھتا رہا۔ فراگ اٹھ گیا۔ وہ تیزی سے اپنی بیب کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

♦

تقدیمی دیر بعد عمران چیف آف پولیس کے دفتر میں داخل ہوا۔ وہ دفتر میں موجود تھا عمران کو دیکھ کر اٹھتا ہوا بولا۔ ”مجھے یاد فرمایا لیڈنا تھا“ نہیں۔ میں اس کی موجودگی میں بہتری باتیں نہ کر سکتا۔ عمران اس کے سامنے کمرے پر بیٹھنا ہوا بولا۔

”میں بھی متردد تھا جناب! اگر اس نے آپ لوگوں کی مدد نہ کی ہوتی تو ہم

موکارو کی مرزبین پر اس کا وجود پر دوا شدہ نشانہ کر سکتے۔
 "اے جہنم میں جھوٹو۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں رانی کی ہمارے متعلقین
 سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"ضرور... ضرور... جب آپ چاہیں جناب!"
 "ابھی۔!"

"بہت بہتر... کیا انھیں ہمیں طلب کر لیا جائے۔"

"نہیں... ہم خود چلیں گے۔"

"آپ اس طرف۔" چیف اٹھتا ہوا بولا

کچھ دیر بعد ان کی گاڑی ایک قائم وضع کی بڑی عمارت کے سامنے رکی تھی۔
 یہ کیلارن نے پچانے پر ٹھیک ہوسے ٹھیک طریقے پر تین ضربیں گھٹائیں۔ غالباً یہ عمارتوں کی آواز کا اعلان
 تھا۔ پھر دو بار وہی علامت دینا انھیں تقسیم دینے ہوئے عمارت کے اندر لے گئے تھے
 صوبہ خانہ ایک دراز قدر آدھا تھا۔ رانی کے باپ کی حیثیت سے ضعیف لئے
 عمران سے اس کا تعارف کر لیا۔ بوڑھا اچھے موڈ میں نہیں معلوم ہوتا تھا۔
 "ساکا واکا دور ہمارے تیرے دور تھا۔" وہ ناخوشگوار لہجے میں بولا۔
 "اور اسی وجہ سے پہلے بھی آپ رانی کے اغوا کی رپورٹ نہیں درج
 کر اسکے۔" چیف نے طنز سے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"وہ پہلے ہی تو ڈان اسپارٹیک کے ساتھ موکارو سے باہر جاتی رہی ہے۔"
 بوڑھا تھک لکھ کر رہ گیا۔

"کیا یہ غلط ہے کہ تم نے محض اپنی پوزیشن محفوظ کرنے کے لئے وہ رپورٹ
 درج کرانی تھی۔" عمران اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"مہم... میں... کیا کہوں۔"

"وہ دونوں کہاں گئے ہیں؟"

بوڑھے نے سختی سے ہونٹ پیچھے لئے۔

"میرے تھیں بھی فلاڈرول کی لسٹ پر چھاپا دیا جائے۔" چیف انکھیں لٹکا

"نہیں... بوڑھا دونوں ہاتھ پھیلا کر بولا۔ "ہم سب ابھی تک خوف

دہشت کے سائے میں زندہ رہے ہیں۔ وہ دونوں بانی سونا رہے ہیں؟"

"پتا بتاؤ۔"

"پتا کچھ کبھی نہیں معلوم ہو سکا۔"

"تیرم دیکھ لیں گے۔ تم اپنی زبان بند رکھنا۔"

"ایسا ہی ہو سکا۔"

"وہ دونوں اٹھ گئے۔ اب پھر ان کی گاڑی کارڈ چیف کے آفس کی طرف تھا

بانی سونا رہا کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا

"یہاں سے ساٹھ میل کے فاصلے پر ایک جزیرہ ہے۔ جناب... سیاتوں کی

ت۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کے ساحل پر بھی قدم نہ رکھ سکوں گا۔"

"کیوں؟ کیا وہاں بھی کچھ ہو رہا ہے۔"

"معلوم نہیں۔ لیکن صرف وہی سیار وہاں جاسکتے ہیں جو داخلے کی

رپورٹ کرتے ہوں۔"

"کیا شرائط ہیں؟"

"ہر ایک سیارنگ رائل سے تعلق رکھنے والے تو آپ کی بیوی کو سفید فام

ہیں۔ اور اگر آپ سفید فام ہیں تو آپ کی بیوی کسی رنگ رائل کی ہونی

چاہئے۔"

"اوہو... دلچسپ... آخر ایسا کیوں ہے؟"

"وہاں کی ملکہ سفید فام ہے اور اس کا شہر جاہ فام۔ وہ مختلف نسلوں

سے تیل کے قائل ہیں۔ آپ بھی تو اسلئے۔ جناب۔ آپ وہاں جاسکیں

خبر پھر تک کسی مفاد کے لئے نہ لے جائیں۔

"تم نے مجھے تیرت میں ڈال دیا ہے پیٹ... میں نے تو جو اذیت آپ کو دی ہے ایسے کسی چیز سے کہا دے میں نہیں پڑتا۔"

"ایہ صراحتیں چھوٹے موٹے کئی عوامیت آپ کو ملیں گے جناب!"

"یہ جو میرا تو اس قابل ہے کہ اسے عالمی تحریکات میں اتحاد کا نشان بنایا جائے!"

"اس میں کوئی شک نہیں ہے جناب!"

پھر عقیدہ راستہ خاموشی سے طے ہوا۔ قیاساً وہ پرہیزگار کے لئے ام مینی کو بہت زیادہ سرا سیم دیا۔

"کیا بات ہے؟" اسے گھورتا ہوا ہوا

"نکلا... کچھ نہیں!"

"اگر مجھے تاہم میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہاں سے یہاں ہوگی۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ ان سبھوں کو یہیں چھوڑ کر نکل چلو خدا کی زمین بہت وسیع ہے۔"

"اصل بات بتاؤ۔"

"تمہارے جانے کے بعد فراگ سے فون پر گفتگو ہوئی تھی۔ اس نے خود ہی رنگ کیا تھا کہ رہا تھا کہ میں اس کے لئے تمہاری مراغری کروں۔ اسے تمہاری مصروفیات سے مطلع کرنی دہوں۔"

"مارا گیا۔"

"کیا مطلب ہے؟"

"لوٹیا اسے زندہ دفن کر دے گی۔"

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔ میں نے اسے یہ پتہ ہی بتا دیا تھا کہ تم اس وقت گھر پر موجود نہیں ہو۔"

"فکر نہ کرو... میں سبب دیکھ لوں گا۔"

"میں پھر کہتی ہوں کہ یہاں سے نکلیں۔"

"پرنس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں... صرف خود دونوں کچھ دنوں کے لئے سرکار سے باہر چلیں گے۔"

"جس میں مجھ کو..."

"مختار اصرار کرو... مجھ کو ڈالو گا۔"

"میں محسوس کرتی ہوں کہ تم مجھے صرف ہلانے رہتے ہو۔"

"یہ بھی بہت بڑی بات ہے اتنی لمبی۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔ مجھے اور چاہئے بھی کیا۔ میں تم سے کچھ نہیں چاہتی صرف تمہیں چاہتی ہوں۔"

"کاش میں پچھ آتی ہوتا۔" عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا

"کیا مطلب ہے؟"

"میں تمہارے اس جذبے کی قدر کر سکتا۔"

"ام مینی کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اس کی سمجھوں میں دیکھتی رہی۔"

❖

فراگ نے جھینس کو ناکہ اس کا خیاں تھا کہ تلف کے مقابلے میں وہ زیادہ شہرت مند ہو سکے گا۔ چوبیس اس کے ذہن نشین کر لیں اور لہجہ میں شرفاء و لڑایا۔

جھینس کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اس کے مشوروں پر عمل کر کے عمران کے مفاد کے خلاف کچھ کر دیا ہے لیکن پھر بھی احتیاط اس لئے عمران سے

بہت پرہیز قائم کر کے سب کچھ بتا دیا۔

”تو پھر تم نے کیا کیا؟“ دوسری طرف سے آواز آئی۔

”یہ نے سوچا پہلے آپ کو مطلع کر دوں پھر جاؤں گا۔“ لویئس کی طرف۔

”تم سے عقلمندی مرزا ہوئی ہے۔“ فرانسس بکے لگا ہے۔

”میں نہیں سمجھا تو دیکھ بیٹی۔“

”فکر نہ کرو۔“ فرانسس دائیں طرف پر میری مشکلات میں اضافہ کر رہا ہے۔

خبر پر وہ نہیں تم جاؤ لویئس کے پاس۔ وہی کردہ تو فرانسس نے کہا ہے۔ بقیہ معاملات میں خود دیکھ لوں گا۔

”جیسا آپ فرمائیں۔“

”دیکھیں ال۔“ کہہ کر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

جیمسن کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب یہ کیا شروع ہو گیا ہے! بہر حال اب تو اسے جانا ہی تھا لویئس کی طرف۔

لویئس اپنی قیام گاہ پر موجود تھی۔ جیمسن نے اپنی آہر کی اطلاع بھیجوائی اور اسے اندر بلا لیا گیا۔

وہ لویئس کو لگاؤٹ کی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔ ”نئی دن سے نہیں دیکھا تھا دل نہیں مانا۔ چلا آیا۔“

”غالباً تمہیں اب میری پوزیشن کا علم ہو گیا ہوگا۔“ لویئس نے بھیر سر دے لیں کہا۔

”ہاں مادام۔ مجھے علم ہے کہ آپ فرانسس کے حکم کا رخاں کی ایک بہت بڑی ہمدید ہیں لیکن میرا دل بھی کسی سے کم نہیں! جیمسن سینے پر ہاتھ رکھ کر بول دھکے دلو اگر نکال دوں گی۔“

”اٹھا دو ال آئی کہاں ہے... میں جانتا ہوں مادام۔!“

”کیا مطلب؟“

”میں جانتا ہوں وہ دونوں کہاں گئے ہیں!“

”کون دونوں؟“

”ڈال اسپارٹیکا... اور... رائلٹی ہارڈ۔“

”میں سمجھ گئی... عمران اب کوئی دوسری چال بندنا چاہتا ہے۔“

”ادھو... تو یہ بات ہے... میں فضول ادھر آیا۔“

”کیا کہنا چاہتے ہو۔“

”یہی کہ مجھے مسٹر علی عمران نے یہاں نہیں بھیجا ہے۔“

”پھر کیوں آئے ہو؟“

”اٹھا دوں آئی کی تلاش میں تم ضرور جاؤ گے۔ لہذا اگر مجھے ہی موقع دو لے لیا

تو جرح ہے۔ بخدا ہی ٹیم میں تو ایک بھی رہا۔ اور آئی نہیں ہے۔“

”کیا تم کھل کر بات نہیں کر سکتے۔“

”کیا یہاں کوئی ایسا جزیرہ بھیجا ہے جہاں صرف مخصوص قسم کے شادی

شدہ ہو کر ہی جاسکتے ہیں!“

”لویئس! تنک کہ اسے گھورنے لگی۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ وہ بانی سونا رکھے نہیں۔“ اس نے کب قدر توجہ

کے ساتھ سوال کیا۔

”جیمسن نے اپنے سر پر اثباتی جنبش دی۔“

”کیا تم نے عمران کی ذہنی سنا ہے؟“

”ان کی ذہنی نہ سنتا تو اسے قابل ذکر نہ سمجھتا۔“

”ہو نہ... اگر ایسا ہے تو مجھے رشتہ دشویر تلاش کرنے کی ضرورت

پیش نہیں آئے گی... ہمارے ذرا رخ لا کر دو رہیں۔“

”بھٹائی مرضی... میں سمجھا تھا... شنائی بھٹا کے کسی کام آسکوں۔“

”نہیں۔“ شکریہ! تم جاسکتے ہو۔“

”ایسی نا قدری۔“

"جائے ہو یا جلاؤں کسی کی..."
 "تم ہی کافی ہو... سنگدل خاتون... میں جا رہا ہوں۔ تم نے میرا دل
 توڑ دیا۔!"
 وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
 یہاں تک ٹیکسی سے آیا تھا۔ واپسی پر کوئی ٹیکسی نہ مل سکی اس لئے پیدل
 ہی چل پڑا۔
 تصویر ہی دیکھ کر گھبرا کر فرار کی جیپ اس کے برابر ٹک پاتھ سے
 اٹکی۔ وہ رکا کھڑا۔
 "آجاؤ...! فرار اس کے لئے اٹکی سیٹ کا دروازہ کھولتا ہوا بولا
 "شکر یہ پورا تیر۔! تمہیں اس کے برابر بیٹھنا ہوا بولا
 "کیا رہی۔؟"
 "ناکامی۔ میرا مفاد۔ آپ نے تو بڑی ہرمانی فرمائی تھی۔"
 "اس نے کیا کہا؟"
 "کہنے لگی میرے لئے ضروری نہیں کہ مقامی مشہور فراہم کروں۔ دوسرے ذرائع
 بھی ہیں۔"
 "یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔"
 "میں عورت کے بغیر بھی زندہ رہ سکتا ہوں۔" تمہیں برا سامنا کرنا پڑا
 "خیر... میں اسے دیکھوں گا۔"
 "آپ بہت سادہ عمل ہیں... عزائم کو ام نہی بخش دی۔ ملی ہمارے بھی
 آپ کے لئے پرانی ہو چکی ہے۔"
 "اس کا نام منت لو... بادشاہ کو بخش چکا ہوں۔"
 "ہائیں تو پھر آپ کی کیسے گذر رہی ہے۔"
 "فی الحال میں چھٹی پر ہوں۔!"

تمہیں نہیں پڑا اور فرار گئے۔ چلا ہونٹ دانٹوں میں دبا یا کچھ بولا نہیں
 "کہاں اترو گئے؟" کچھ دیر بعد فرار گئے ہو چھا۔
 "کسی اچھے سے ریسٹوران کے قریب۔"
 "شاہی قریب۔ بہ بڑی عیاشیاں گھر ہے ہو تم لوگ۔"
 فرار گئے اس رجا رکا پر تمہیں کچھ نہ بولا۔ وہ ایک خوشگوار شام تھی
 درجن رات کے وقت وہیں گئے تھے۔ دو غلی ایل کی موکاری رہ گیا بہت
 زندہ دل اور خوش باش تھے۔ گھنٹے بھر کی ملاقات بھی کچھ ایسا نامزد کے
 جاتی تھی جیسے زندہ گئی بھر کے رفیق کا ساتھ رہا ہو۔
 فرار گئے ایک دینتوران کے قریب گاڑی روک کر دی۔
 جیسے کوانا کہ اس نے ٹوئیک کی قیامگاہ کو طرف دھڑکائی تھی۔
 اس کا خیال تھا کہ اس بار تو ٹیکسے مل کر اسے مایوسی نہ ہوگی۔ یہ اندازہ
 حد فیصد درست نکلا۔
 ٹوئیک نے گھر پر مٹی سے اس کا استقبال کیا تھا۔
 "ہلو... گریٹین۔! اس نے اسے انگریزی میں مخاطب کیا۔
 "اے تم اپنی ہی زبان بولنا..."
 "میں تحقیق بتانا چاہتی تھی کہ میری انگریزی بھی بری نہیں ہے اور میں
 یو آر پی کی کمی زبانیں بول سکتی ہوں۔"
 "یقیناً بولی سکتی ہو گی۔ میں تمہاری عمل جتنوں کا مداح ہوں۔ لیکن
 اس وقت تم سے ایک مسئلہ پر صاف صاف گفتہ کرنا چاہتا ہوں۔"
 "ضرور... ضرور... اب ہمارے درمیان کتنی سمجھ کوئی جھگڑا باقی
 نہیں رہا۔ اس لئے ہم دوستوں کی طرح کھیلے دل سے گفتگو کر سکتے ہیں۔"
 "یہ عمیق لڑائی کا کہاں ہے؟"
 "کوئی کہاں ہے؟" ٹوئیک نے متوجہ نہ ہو کر پوچھا۔

”ڈھمپ نو پوکا!“

”میرے لئے یہ نام بالکل نیا ہے۔“

”جبکہ سیکریٹ ایکٹسٹ مختار کے ساتھ قبول میں سے تھا۔“

”یقینی کرد میرے دوست کوئیسا بڑے غلوں سے ہوئی۔ میری پارٹی

میں اس نام کا کوئی آدمی کبھی نہیں رہا۔“

”ڈاکٹر ڈھمپ کا حلیہ بیان کیا۔“

”ہرگز نہیں... ایک کوئی آدمی کبھی میری نظر سے بھی نہیں گذرا۔“

”اچھا تو اب سنو: پرنس ہرنڈا کے اسٹیٹ کے ریڈیو دم میں میرے

ساتھ صرف ڈھمپ نو پوکا تھا۔“

”نہیں۔“ توئیسا اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں جرت سے پھیل گئی تھیں

پھر اس نے بے تحاشہ ہنسنا شروع کر دیا۔

”اے... اے... یہ کیا بات ہوئی۔“ ڈاکٹر ناؤٹنگوار لہجے میں کہا

”بیوقوف آدمی ہے۔“ توئیسا ہنسی روکنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی

”کوئی...؟“

”عمران...!“

”کیا مطلب؟“

”ہمارے علم کے مطابق عمران کے علاوہ ریڈیو دم میں اور کوئی نہیں تھا

دشمن بن کر تھیں نہکاٹاٹلے گیا اور پھر دوست بن کر موکا روٹک لایا۔“

”توئیسا پھر ہنسنے لگا۔ ڈاکٹر کے ہنسنے پر شخص ہٹ کے اتار کھنکے۔“

”ہنس... یا ننگو جادی رکھو۔“ اس نے غصیلے لہجے میں کہا

”کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ناٹا بو آکا نام نہ ہے۔“

”پھر کیا سمجھو۔“

”وہ بھی میرے ہی ساتھ آیا تھا۔“

”اب میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔“

”یہ اتنا آسان نہیں ہے مائی ڈیئر ڈیٹی فرانس۔ وہ جتنا مصروف اور محنت نگر

آتا ہے اندر سے انہی بھیاںک بھی ہے۔ پورے بائسن سنو! ہم یہاں سب کا وائٹلسم

توڑنا چاہتے تھے لیکن داخلہ مشکل تھا لہذا اس نے پرنس ہرنڈا کو ٹل فٹ کیا۔ تھیں

سنکر جرت ہو گیا کہ پرنس ہرنڈا اسی شخص عمران کے ہاں حملوی ہی ملازمت کر رہا تھا۔“

”اے... اے... ڈاکٹر ڈھمپ کی طرح گمراہ

”اس سے کوئی فائدہ نہیں۔“

”پھر تم ہی بتاؤ میں کیا کروں۔“

”میرے مشورے پر عمل کرو۔ مختار کام بھی بن جائیگا اور میرا بھی۔“

”میں نہیں سمجھا۔“

”جب ہم موکا روٹک کے لئے روانہ ہوئے تھے تو ہمارا مقصد ایک بھائی بن اب

عمران کیانی پر آمادہ ہے۔ ہم میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اب ہم الگ الگ۔“

”مختار وہی آدمی ہے جو پانا پانا چاہتے ہیں۔“

”اچھا... اچھا... جیسا سمجھ گیا۔“

”یہاں تک تو یہ بات تھی۔ اب آگے سنو۔ موکا روٹک وہ پرنس کی بہ

سے خاصی مضبوط پوزیشن رکھتا ہے لہذا یہاں سے نہ چھوڑنا چاہیے۔“

”یہ ضروری تو نہیں کہ وہ جلد ہی موکا روٹک خیر باز کہہ دے۔“

”کے گا خیر باز... بہت جلد... تم اس پر نظر رکھو۔ پھر ہم اس کے پیچھے

چلیں گے۔“

”آخر کہاں؟“

”بائی سونا۔۔۔ مختار والے آدمی وہی ہے۔“

”یقینی یقین ہے؟“

”ہاں میرا خیال ہے کہ وہ وہی ہے تم اگر عمران پر نظر رکھو تو اس کی نصیحت

بھی ہو جائے گا۔

”تو پھر اب ہم دوست ہیں نا۔“ فراگ مسکرا کر بولا

”بالکل...“ لویٹا اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر ہلکی ہلکی بولی۔ فراگ نے

اسے بڑی نرمی سے پکڑ کر ہوس دیا تھا۔

”غالباً تم سمجھ ہی گئے ہو گے کہ ہم کس طرح باہمی سونا دیں داخل ہو سکیں گے“

وہ فراگ کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی

”ڈھونگہ ایسی نہیں میرے لئے اس زندگی کا ہر لمحہ جیسا ہو گا۔“

فراگ کی مسکراہٹ بھی لٹکا وٹا حے خالی نہیں تھا۔

”اور کوئی نہیں مل سکتا اسے۔ وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائے گی۔“

”یہ تو اچھا نہیں ہو یا اس؟“ جوزف بڑبڑایا

”فکر مست کرو۔ اتنے بڑے جزیرے میں تنہا انھیں تلاش کر لینا آسان نہ

ہو گا۔ اس کے لئے کم از کم دو یا دو تیاں ہونی چاہئیں۔ فراگ پہلے ہی میرا آلہ کار

تھا اور دشمن بن جائے کے بعد بھی میرا ہی آلہ کار رہے گا۔“

”میں انہیں سمجھا...“ جوزف بولا

”ادھر کے سارے ہر میرے فراگ کے دیکھے بھالے ہوئے ہیں۔ اسی لئے

میں نے اسے اپنے ساتھ لکھا یا تھا۔ اب لویٹا اسی مقصد کے تحت اس سے

قریب ہونے کی کوشش کرے گی۔ فراگ بہت چالاک ہے۔ ہو سکتا ہے وہ بھی

اسی لہانے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔“

”کیا وہ بھی کوئی مقصد رکھتا ہے۔“

”لویٹا۔“ عمران نے پائیں آنکھ دیا

انہیں ام بی بی بولکلائی ہوئی دھانڈا آؤا دیا بنتی ہوئی کہنے لگی۔ ”وہ پھر

آیا ہے اور اس کے تئیں دھچپے نہیں معلوم ہوتے۔“

”کوئی آیا ہے؟“ عمران اسے ٹھوڑتا ہوا بولا

”فراگ۔“

”تو تم اتنی پریشان کیوں ہو۔ اگلے دو اسے۔“

”آہی رہا ہے... کیا میں اسے روک سکتی ہوں۔“

”یہ جاؤ...“ عمران اس کے لئے ایسی کرسی خالی کرنا کہتا ہوا بولا

وہ پچ پچ پیٹھ کٹی اور عمران مینٹل میں کے قریب جا کر اچھا

فراگ کے دفنی ہونے کی آواز دہرا دی میں گوبخ رہی تھی۔ دروازے

پر کسک کر اس نے کمرے کا جائزہ لیا تھا پھر اندر چلا آیا تھا۔

”میری خاموشی ہے؟“ اس نے نرم لہجے میں کہا۔ ”کیا تم لوگوں کو میرا یہ رویہ

جوزف، عمران، جمین اور لغز الملک کھانے کی میز کے گرد بیٹھے کافی

رہے تھے۔ کچھ دیر قبل انھوں نے رات کا کھانا کھایا تھا اور عمران نے وہیں کافی

طلب کر لی تھی۔

”وضعت جمین کافی کی بیالی میز پر رکھ کر بولا۔ بات جبری سمجھ میں نہیں

آتی تھی پھر بھی۔“

”اس نے اپنے لئے ہموار کر کے کوئٹھیں اس کے پاس بھی تھا۔ عمران نے کہا

”ادھر۔“ تو وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا ہے۔“

”آجکل وہ کسی ایسے پھر پھرے کی سی زندگی بسر کر رہا ہے جسکی مادہ مرئی ہو!

بعد میں خود ہی یہ پوچھتا تھا کہ اب اسے لویٹا کے حوالے کر دیں۔“

”یہ کیا کہہ رہے ہو باس۔“ جوزف چونکا کر بولا۔ ”اگر لویٹا اسے

بتا دیا تو...؟“

”میرا خیال ہے کہ وہ اب تک اسے بتا بھی نہیں ہوئی۔ فراگ سے جتر سا تھی

پسند نہیں۔“

”کوئی سناؤ وہ یورپور آئے؟“ عمران نے سوال کیا
”جی کہ میں تو تیرے قریب ہو گیا ہوں۔“
”آپ مرضی کے مالک ہیں۔“

”سمجھنے کی کوشش کرو۔ ویسے کیا تھادی تفتیش کا نتیجہ بھی دہی نکلا ہے
میں کا اندازہ مجھے پہلے ہی ہو گیا تھا۔“

”دار بھی رات کے ذبانی تو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا
ہے کہ آپ کا اندازہ بالکل درست تھا۔“
”تجسس معلوم ہوا؟“

”راستی ہمارے باپ کو بالائے آفتاب کرتا ہی پڑا کہ وہ بالی سونا رکھے
ہیں۔“

”تم نے دیکھا؟“

”آپ بہت تجربہ کار اور عقلمند ہیں۔“

”اب میں تنہا نہیں رہا۔“ فراگ نے تہقیر لگایا

”لوئی کا مبارک ہو۔“

”شکریہ! کیا تم لوگ مجھے کافی پیش نہیں کر دیتے؟“

”ضرور... ضرور... ام بی بی! باس کے لئے کافی۔“ عمران بولا

”ادب... یورپائی نس بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میرے آداب قبول

ہوں۔“ فراگ بوزوف کی طرف کیسی دھم ہو کر بولا

”ہم تم سے خوش نہیں ہیں مسٹر ڈیڈلے فراگ! بوزوف نے سر دھجے میں کہا

”میرا قصور یورپائی نس۔“

”تم نے ہمارے ماموں کے حرم میں ایک کا اور افغانہ کر دیا۔“

”ہر جیسی کو پسند آگئی تھی۔ میں کیا کرتا یورپائی نس۔“

”تم اپنی عورتوں کو اس طرح مانٹے کیوں پھرتے ہو۔“

”ایک وقت میں ایک سے زیادہ نہیں رکھ سکتا اور کسی ایک کے ساتھ

دوسری زندگی گزار دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔“

”کیا تم کہہ سکتے ہو؟“

”میں صرف ڈیڈلے فراگ ہوں یورپائی نس... اور ڈیڈلے فراگ ہیں

سوی قسم کی بھی ملاوٹ پسند نہیں کرتا۔“

”کیا دوسری زندگی پر تمہارا ایمان نہیں؟“

”ہے کیوں نہیں! ہر نئی عورت میرے لئے دوسری زندگی ہوتی ہے اس

عرج کبھی جنت میں بسر ہوتی ہے اور کبھی جہنم میں۔ ام بی بی کافی!۔“

ام بی بی ان کی گفتگو سننے میں محو ہو گئی تھی۔ دفعتاً چونک پڑی اور

”نہی کا کپڑے کر اس کی طرف بڑھی۔“

”تم خوش ہو نا۔“ فراگ نے آہستہ سے پوچھا۔

”بہت خوش۔“

”اب تو نہیں بھر پڑنا؟“ فراگ نے عمران کی طرف دیکھ کر ہلکھ مادی

ام بی بی کچھ نہ بولی۔ سر جھکائے چپ چاپ کھڑی رہی۔

”بہر حال۔! عمران اونچی آواز میں بولا۔“ اٹھارواں آدمی میرا مسئلہ

جس ہے۔“

”کیا مطلب؟“

”مجھے پرنس کو موکارو تنگ پہنچانا تھا۔ اور بس۔!“

”پھر تم اس کا کیا کر دے گے۔“

بادشاہ سلامت کا خیال ہے کہ میں لڑکیوں کے اسکول کی ہیڈ ماسٹری

بھی عرج کر سکوں گا لہذا اب تو میں بھی موکارو کا ہوا۔ پرنس بھی نہیں رہ

ب۔ ڈسٹری لٹائے کی مدد چاہ رہے ہیں ویسی ہی کشیدہ کر ایسے جیسی پونیڈرے ہیں

ہوتی ہے۔!

”یہ تو بہت بری بات ہے تم نے وعدہ کیا تھا کہ میرے لئے کام کر دو گے۔“
 یہاں وہ کمر بھی وعدہ پورا کر سکتا ہوں۔ لہذا ہر لڑکیوں کی بیڑ ماسٹری
 اور...“

”نہیں! تم ایک ہی کام کر سکو گے۔ میرا یہ وعدہ کہ بادشاہ کا۔“
 بادشاہ بادشاہ ہی ہوتا ہے پورا کرنا...“
 دھوکے باز۔!

عمران نے لاپرواہی سے شانوں کی جھینٹیں دی۔
 غیر... غیر... میں کھینچ دیکھ لوں گا۔“ فراگ نے کہا اور خالی پیالی
 ام جی کو پکڑ کر باہر نکل گیا۔

تم نے بہت برا کیا۔“ ام بنی عمران کے قریب پہنچ کر بولی
 کیا برا کیا۔“

”اس طرح کھل کر اس سے گفتگو نہ کرنی چاہیے تھی۔“
 اس کے علاوہ اگر کوئی چارہ نہ تھا۔ میں اس کے ہر ائم میں شریک نہیں
 ہو سکتا۔ تم اچھی طرح جانتی ہو۔“

”میں کھینچ برا آدمی نہیں سمجھتی۔“
 بس تو پھر مجھے حالات کا مقابلہ کر لے دو۔!“
 وہ جھپک کر بھی وار کر سکتا ہے۔“
 ”میں کسی طرح بھی ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا۔“

ہاں یہ بات تو ہے۔ جو دل چاہے کر دے۔ لیکن مجھ سے بھی نہیں چھڑا سکتے
 عمران کچھ نہ بولا۔ اس بار وہ سب کچھ اسی کے قریب اٹھڑے ہوئے تھے۔
 ”یہ تو ایک طرح کا اعلان جنگ تھا باس۔“ جوزف بھرائی ہوئی آواز

میں بولا۔

”ہو سکتا ہے۔“

”لیکن...؟“ ظفر کچھ کہنے کہتے دک گیا۔ اور جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا ”ہر دو
 مجھے سوچنے دو۔ کیوں نہ اسے موکا رو سے نکال جائے اور ہمیشہ کے لئے اس
 کے داغے پر پامند ہی لگوادی جائے۔“

”بہت زیادہ عقلمند بننے کی ضرورت نہیں۔“ عمران اسے ٹھوڑا ہوا
 بولا۔ پھر چند لمحے خاموش رہ کر ام بنی سے کہا۔ ”یہ تم شوں شوں کیوں کر
 رہی ہو۔“

”شائد کام ہو گیا ہے۔“ ام بنی ناک پر دو مال رکھتی ہوئی بولی
 ”تو پھر یہاں کیا کر رہی ہو۔ چلو میرے ساتھ۔“ عمران اس کا بازو پکڑ
 کر دوادے کی طرف کھینچتا ہوا بولا

وہ اسے اس کی تیرا بنگاہ میں لایا۔ اور یہی مشفقانہ لمحے میں بولا۔ ”تم
 اپنی صحت کی طرف سے لاپرواہ ہوتی جا رہی ہو۔ اوھر بیٹھو... نہیں بہتر یہ
 ہو گا کہ لیٹ جاؤ... میں انجکشن دوں گا۔“

”نہیں... انجکشن نہیں۔“ وہ بھیکانہ انداز میں بولی۔ ”مجھے ڈر لگتا ہے۔“
 ”کہنا مان لیتے ہیں... چلو لیٹو۔!“

وہ ہنسی نہیں کرتی رہی تھی اور عمران نے اسے لیٹر پر لٹا دیا تھا اور پھر
 جب اس نے اس کے بازو میں ہائپرڈرکس سیرنج کی سوئی پیچھڑائی تو وہ
 دوسری طرف منہ پھیر کر کسی نہ کسی سی پچی کی طرح بے سوز لگی لیکن پھر وہ عمران
 کی جانب سر نہیں اٹھا سکی تھی۔ سیرنج خالی ہونے سے قبل ہی اس کی انگلیوں
 بند ہوتی چلی گئی تھیں۔

وہ پوری طرح ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے بخور دیکھتے ہوئے
 سو اخیف سہی جھینٹیں دی۔

لوئیسا کا اسٹیمر بالی سونا کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے کچھ آدمی موکارو میں چھوڑے تھے اور کچھ اس کے مسافر تھے۔ فراگ نے اپنے آدمیوں میں سے کسی کو بھی ساتھ نہیں لیا تھا۔ لوئیسا کا ساتھ ڈالیر فراگ کے سر پر سوار تھا۔ ایک بار بھی اس نے فراگ اور لوئیسا کو سکیا نہیں ہونے دیا تھا۔ ایک موقع پر تو فراگ نے جھلک کر کہہ دیا تھا۔ ”اپنی چوچ بند کر دو۔ تمھاری آواز بہت اچھی نہیں ہے۔“

ڈالیر نے بڑی خوشدلی سے اس کا یہ جملہ برداشت کیا تھا اور بارے تنور بولتا رہا تھا۔

”فرانسیسی لٹخ۔“ فراگ کا بارہ چہرہ گیا۔

”موٹے آدمیوں پر مجھے رحم آتا ہے۔“ ڈالیر بولا۔ ”پیرنی کے پہاڑ۔“

”اپنی گردن کی ہڈی پر رحم کرو۔... مجھے غصہ نہ دلاؤ۔“

بات بڑھ جاتی لیکن لوئیسا وہاں آپہنچی۔

”فراگ کو میری آواز اچھی نہیں لگتی مادام۔“ ڈالیر نے پرتھلانے کے سے

انداز میں کہا۔

”اے سمجھاؤ کہ میں کیوں ہوں۔“ فراگ دھاڑا

”ڈالیر! آداب ملحوظ رہے۔ موسیو فراگ میرے شوہر کا رول ادا کر

رہے ہیں۔“

”نہیں! میرے بارے میں بتاؤ۔“

”میرے اسٹیمر پر تو تم فی نفسہ کچھ بھی نہیں ہو موسیو فراگ۔“ لوئیسا

نے سر دھجھکیا تھا۔

”یہ تم کہہ رہی ہو؟“

”اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتی ہوں۔“

”کاش تم مرد ہوتیں تو پھر بتانا۔“

”فضول باتوں میں کیا دکھاؤ۔ تم اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھا کرو۔“

یہ لوگ چھٹیڑ چھٹیڑ کر کھنکھناتے بنادیں گے۔“

”ابھی تک مجھے میرا کہیں نہیں بتایا گیا۔ میں تنہائی چاہتا ہوں۔“ فراگ

نے دونوں کو قہر آلود نظروں سے گھورنے ہوئے کہا۔

”تم جاؤ۔“ لوئیسا نے ڈالیر سے کہا اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ فراگ

نے دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔

”مجھے یقین نہیں آتا کہ عمران موکارو میں بیٹھا رہے گا۔“ لوئیسا

نے کچھ دیر بعد کہا

”جہنم میں چلے... مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔“

”اگر اسی طرح تمھارا سوڈن خراب رہا تو تم کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔“

”تم نے اپنے ماتحت کی موجودگی میں میری توہین کی مٹی میں اسے برداشت

نہیں کر سکتا۔“

”میں نے غلط تو نہیں کہا تھا۔ تم اس اسٹیمر پر تنہا ہو یا نہیں۔“

”اچھا تو پھر؟“

”فائر ہے کہ بے اختیار ہو۔“

”سنو! مجھے غصہ آتا ہے تو میں یہ نہیں دیکھنا کہ مقابل کی تعداد کتنی ہے“

”میں جانتی ہوں۔“

”اس کے باوجود بھی مجھے غصہ دلاتا ہے!“

”ایک پورے شوہر کے روپ میں تمھیں بالی سونا دے جانا چاہتی ہیں“

”کیوں۔“

"ناکرم الگ الگ کردوں ہیں رہ سکیں اور کسی کو ہم پر شبہ نہ ہو!"
 یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ جس نے محض ہتھوڑی شکل دیکھنے کے لئے تو
 یہ تکلیف گوارہ نہیں کی۔"

"بغیر... اس موقع پر پھر بات کریں گے۔ فی الحال مجھے یہ بتاؤ کہ کمران
 سے ٹکراؤ کی صورت میں تم کیا کر رہے؟"

"اگر یہ ثابت ہو گیا کہ دھماکا صحیح لڑپوکا ہے تو میں اسے مار ڈالوں گا۔"

"اور اگر ثابت نہ ہوا تو؟"

"پھر میرا دوسرا کام کیا کرنا چھوڑنا نہیں۔"

"میں ثابت کر دوں گی۔"

"کمرانا۔"

"وقت آئے بغیر۔" وہ ہاتھ اٹھا کر لڑی
 "ڈانٹا آپاریکا کے مل جانے پر تم کیا کر رہے گی؟"

"وہ ہمارا قیدی ہو گا۔"

"آخر کیوں؟"

"ظاہر ہے کہ مجرموں میں سے صرف وہی زندہ بچا ہے۔"

"تم اسے مجرم کیسے کہہ سکتی ہو جبکہ وہ فرانس کی کسی نوآبادی کا شہری نہیں تھا؟"

"تم مجھ سے بحث کیوں کر رہے ہو؟"

"اپنے ہر چرچے میں کائنات دے رہا ہوں۔" فراگ اس کی آنکھوں میں
 دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"چلو تمہیں ہتھوڑا کیبن دکھا دوں۔"

"تم کہاں رات بسر کر رہے؟"

"اپنے کیبن میں۔"

"یہ تو زیادتی ہے! شہر پر چڑا بھی نہیں اس کے ساتھ یہ برتاؤ تو نہیں کرتے"

"موسیو فراگ میں کمر سچیں ہوں۔ پھر پھر شادی کے لیے مختار کیبن
 میں رات بسر نہیں کر سکتی۔"

"تو پھر پھر شادی کر لو۔ میں بھی کمر سچیں ہو جاؤں گا۔"

"نکو اس مت کر۔ اٹھ جاؤ۔"

"فراگ اٹھ کر اس کے پیچھے چلنے لگا۔"

"تم کیا سمجھتی ہو۔" وہ ایک جگہ رک کر بولا

"کیا کہنا چاہتے ہو؟" وہ بھی رک گئی لیکن اس کی طرف مڑے بغیر بولی۔

"یہی کہ میں ذمہ داری بھی تمہیں اپنے تصرف میں لاسکتا ہوں۔"

"کیوں شامت آئی ہے۔" وہ تھلا کر اس کی طرف مڑی

"کھلے سمندر میں کنگ چانگ کی بادشاہت ہے اسے نہ بھولو نفی گریا۔"

"تم تہا ہو یہاں۔"

"ان سمندروں میں کنگ چانگ کا کوئی آدمی کسی وقت بھی نہ آیا نہیں ہے"

"کیا مطلب؟"

"میری کئی مسئلہ کشمکش اس پاس موجود ہیں۔ بالی اسونا رہا ہے۔"

"دانی ہر کشتی کی نگرانی کی جا رہی ہے۔"

"کک... کیوں؟"

"کمران کے لئے۔"

"اور... تو یہ کہونا... وہ اس کے بازو پر ہاتھ مار کر منہ پڑی۔"

"پھر بولی۔" میں سمجھی شاید تھک کر ناچا پتے ہو۔"

"نہیں! میں نے تمہیں اسکا کیا ہے۔ میرے ساتھ کسی قسم کی بھی چالاک

باد آمد نہ ہو سکے گی۔"

"اور ہو... ہر ایمان گئے... دراصل میں تم سے یہی معلوم کرنا چاہتی

تھی کہ تھوڑی بہت وقت بھی رکھتے ہو یا نہیں۔"

"بس اب زبان بند رکھو... کہاں ہے میرا کبوتر۔"

"وہ رہا... یہ سبھی لو۔"

ۛ

ام مہنی کہہ کر اٹھ بیٹھی۔ پتا نہیں کتنی دیر تک سیرتی رہی تھی۔ دفعتاً اسے ایسا محسوس ہوا جیسے بستر نے ہچکولایا ہو۔ بوکھل کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔ وہ تو کسی بڑی لایچ کا کباہن تھا۔ لیکن وہ یہاں کیسے پہنچی؟ وہ تو اپنی خواجگاہ میں تھی اور عمران نے اسے زکام سے بچاؤ کا انجکشن دیا تھا۔ بستر سے اتر کر وہ دروازے کی طرف چھٹی۔ ہینڈل کھلیا لیکن دروازہ نہ کھل سکا۔ شاید باہر سے مغل کمرہ دیا گیا تھا۔

چھل ہٹا میں وہ دروازہ پٹینے لگی۔ پھر اس نے قفل میں کئی گھومنے کی آواز سنی اور دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک سفید فام آدمی کھڑا تھا۔ "کیا تکلیف ہے مادام؟" اس نے بڑے ادب سے پوچھا۔ لمبے سے فراموشی ہی معلوم ہوتا تھا۔

"تم کون ہو؟" ام مہنی نے غصیلے لمبے میں پوچھا۔

"یہی سوال میں آپ سے بھی کر سکتا ہوں مادام۔"

ام مہنی کا سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے جواب میں اسے کیا کہنا چاہیے۔

"اندر چلیے۔" اجنبی نے نرم لمبے میں کہا

"میں پریشانی ہوں مجھے یہاں کیوں قید کیا گیا ہے۔"

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"

ام مہنی مڑی تھی اور پھر جیسے ہی اس کا نظر آئینے پر پڑی لڑکھرائی ہوئی کمرہ قدم کی طرف ہٹا آئی۔

"کیا ہوا؟" اجنبی بوکھل کر بولا

"وہ اس کی طرف دیکھ کر ہکلائی۔" "م... میں... کون ہوں۔"

"آپ ایک انڈونیشی خاتون مادام عامرہ ہیں۔"

"نہیں... نہیں... میں ام مہنی ہوں۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔"

"اور تم یہ نہیں دیکھتیں کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔" اجنبی نے کہا اور اس بار

وہ اچھل ہی پڑی کیونکہ یہ عمران کی آواز تھی۔

"کس... کیا مطلب؟"

"ہر بائی انس نے مذاق فرمایا ہے۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ وہ کتنی آسانی

سے مادری پریسٹ بن گئے تھے۔"

"لیکن کیوں؟"

"بیٹھ جاؤ۔! میں نے تمہیں بیوقوفی کا انجکشن دیا تھا۔"

"کیوں؟ کیوں؟ کیوں؟"

"تاکہ ہر بائی انس آسانی سے تمہارا میک اپ کر سکیں۔ اب تم بحیثیت

ام مہنی نہیں پہچانی جا سکتی۔"

"اس کا ضرورت کیوں پیش آئی؟"

"میں نے تم سے کہا تھا کہ تم پکنک منانے چلیں گے۔ لہذا ہم باقی سونا

جار ہے ہیں۔"

"ادہو... تو یہ بات ہے۔" ام مہنی ہلکی۔ "میں ایک سفید فام کی دنگل اور

بیوی ہوں۔"

"بہت دیر میں سمجھیں۔"

"تو میں تمہاری بیوی ہوں۔" اس کے لمبے میں پہلا کچھ اور بڑھ گئی۔

"اس کے علاوہ میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔"

"لیکن مجھے حیرت ہے۔ تم اپنی آواز تک بدل سکتے ہو۔"

"تم نہیں بارل سکتیں اس لئے تم دوسروں کے سامنے خاموش ہمارہو گی۔"

"انڈائی میں سمجھتی ہوں۔"

"فراگ لڑکیاں کے شوہر کی جینینت سے روانہ ہو چکا ہے۔"

"میں نے تمہیں پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا کہ دوستی دشمنی میں بدلتے دیہ نہیں لگتی۔"

"فکر نہ کرو۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تمہیں اٹھا دیں آدمی سے کیا سروکار۔ تم پرنس کو

موکارو پہنچانا چاہتے تھے۔ وہ ہو گیا۔"

"اٹھا دیں آدمی کی شکل نہ دیکھی تھی مجھے خبر میں بھی نہیں نہ آئے تھا۔"

"پرنس اودان کے باڈی گارڈ کہاں ہیں۔"

"انہیں موکارو درہی میں چھوڑ آیا ہوں۔"

"اور ہو... تو بس ہم دونوں ہی۔"

"ہاں... اور کیا۔"

"یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اب تم ہر وقت میرے پاس رہ سکو گے۔ کیا

فراگ بھی ہم دونوں کو نہ پہچان سکے گا۔"

"جب تم تو دوڑی تجھے یا اپنے آپ کو نہ پہچان سکیں تو بے چارہ فراگ کیا

پہچان سکے گا۔"

"بڑا مزہ آئیگا۔ وہ خود کو بہت چالاک سمجھتا ہے لیکن تم اس سے

بھی بڑھ کر ہو۔ اگر تم نہ ہوتے تو ساکھوا سے مار ڈالتا۔"

"میں تو بالکل الو ہوں۔"

"تم... تم بھیڑیہ کھال میں بھیڑیہ ہو۔"

"ایسی باتیں نہ کرو کہ ڈر کے مارے میرا دم نکل جائے۔"

"چلو ہر گز نہیں... کیا وقت ہو گیا۔"

"کیا وہ مجھے ہیں۔" عمران ٹھہری دیکھ کر بولا۔ "وہ لوگ تو شاید اب

یہاں سبز ناہو پونچ بھی گئے ہوں۔"

"پونچ کتنی ہوں! مزہ آجائیگا۔"

"مزہ بھی آسکتا ہے اور دم مارے بھی جاسکتے ہیں۔"

"تم قریب ہو تو مرنا بھی گوارا ہے۔"

"یہ آخر تم اتنی محبت کیوں کرنے لگی ہو مجھ سے۔"

"میں نہیں جانتی۔ کچھ بھی ہو۔ مجھے محبت کرنے دو... یقین

تو مجھ کو نہیں کرتی کہ تم بھی مجھے چاہو۔"

"اسی لئے تو مجھے اس محبت پر اعتراض نہیں ہے۔"

"کیا تو تم نے کبھی کسی کو نہیں چاہا؟"

"نہیں! مجھے کبھی اپنے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہی نہیں ملی۔"

"پھر تم کیا سوچتے رہتے ہو۔"

"یہی کہ آخر میں کیوں پیدا ہوا۔"

"شائد میرے ہی لئے پیدا ہوئے ہو۔ اب تو تمہیں مجھ سے محبت کرنی

ہی پڑے گی۔"

"جن سے پیدا ہوں انہی سے محبت کرنے کا اتفاق آجنا نہیں ہوا۔"

"میں سمجھ گئی! تمہیں والدین کی محبت نہیں ملی۔"

"والدین کیا چیز ہے؟" عمران نے احقانہ انداز میں سوال کیا۔"

"فصول باتیں نہ کرو۔ آؤ۔ ادھر دینگے قریب آؤ۔"

"اور پھر انہیں وہ تین مسکشتیاں نظر آئیں جو غالباً ان کی لاپٹ کو

ٹھہرے میں لینے کی کوشش کر رہی تھیں۔"

"تم کہیں میں جاؤ۔" عمران ام سنی کا شانہ دیا کر بولا

"گگ... یہ کون لوگ ہیں۔"

"تم جاؤ... میں دیکھوں گا... کون ہیں۔"

ام مبنی خاموشی سے چلی گئی تھی۔ لاپرخ کے گرد کشتیوں کا دامن تنگ ہوتا جا رہا تھا۔

عمران کے ہونٹوں پر نثر اوت آئینہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اور کیپٹن کے سین کی طرف چل پڑا۔ یہ لاپرخ بالی سونادی کی تھی اور پچھلے ایک ہفتے سے موکا رو کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہی تھی۔ چیف آف پولیس نے ان کا سفر اسی لاپرخ سے مناسب سمجھا تھا۔

ابھی وہ سین کے قریب پہنچا بھی نہیں تھا کہ ایک کشتی کا لاڈ اسپیکر جگمگانے لگا۔ "انجن بند کرو۔ ہم تلاش میں ہیں۔"

باد بادی جملہ دہرایا جانے لگا اور کیپٹن اپنے کہیں سے نکل آیا۔

"یہ کیا قصہ ہے؟" عمران نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔
آپ فکر نہ کیجئے موسیو۔ کچھ دنوں پہلے موکا رو کی جنگل کشتیاں بھی یہی سبب کچھ کمرے کی پھر رہی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں کسی مفرد کی تلاش ہو۔ کیپٹن بولا۔

"مگر یہیں کیوں؟"

"ابھی معلوم ہو جائے۔" کیپٹن نے کہا اور اپنے کہیں میں واپس چلا گیا۔ پھر اس کشتی کا لاڈ اسپیکر بھی جاگ اٹھا۔ اور عمران نے کیپٹن کا آواز سنا۔

"یہ بالی سونادی کی لاپرخ ہے اور ہم اپنی سمندری حدود میں ہیں۔

تم کیوں ہو۔ اور کس لئے تلاش میں لپٹا چاہتے ہو۔"

"کوئی ٹھکانے کی بات نہیں ہے۔" جنگل کشتی سے آواز آئی۔ "ہمارے

ایک آدمی موکا رو سے فرار ہوا ہے۔ ہمیں اس کی تلاش ہے۔"

"اس لاپرخ کے سارے مسافر معزز ہیں۔ تم ہمارے سمندری

حدود میں تلاش لینے کے مجاز نہیں ہو۔"

"سمندر پر عرفانگ چانگ کی بادشاہت ہے۔ گنگ چانگ کے نام پر گلاب بھی تم نے تعجب نہ کی تو اپنے خداداد کے خود ذمہ دار ہو گے! جنگل کشتی سے چڑھ آیا۔

"اچھا... اچھا... تم اپنا اطمینان کر سکتے ہو۔" کیپٹن کی آواز فضا میں جڑی۔ پھر لاپرخ کا انجن بند کر دیا گیا تھا۔ اور جنگل کشتی اس سے اتنی قریب آگئی تھی کہ چار لاپرخ آدمی چھلانگیں مار کر لاپرخ پر چڑھ آئے۔ یہ سب فرانک کے ساتھیوں میں سے تھے جو عمران کو اچھی طرح پہچانتے تھے۔

وہ اس کے قریب سے گزرے چلے گئے۔

لاپرخ کی تلاشی کے بعد انھوں نے کیپٹن کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اور کشتی سے واپس چلے گئے تھے۔

"بڑی عجیب بات ہے۔" عمران کیپٹن کے ساتھ اس کے کہیں میں داخل ہوا اور بڑبڑایا۔

"یہ گنگ چانگ... کیا آپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے موسیو۔" لیکن عمران کی طرف مڑ کر بولا۔ "نثر بیف رکھئے موسیو۔"

لیکن عمران کو اب گنگ چانگ یا نثر بیف رکھنے کا ہوش نہ تھا۔ وہ تو سامنے والی نقویہ کو مہموت ہو جانے کے سے انداز میں دیکھ جا رہا تھا۔ کیپٹن نے اس کی طرف دیکھ کر جلدی جلدی ہلکی چپکائی۔ پھر ہنسنے لگا۔ "یہ ہمارے ملکہ اور بادشاہ ہیں موسیو۔"

"بادشاہ۔!" عمران چونک پڑا۔

تھنی ڈاڑھی اور موچھوڑا ایک سیاہ فام مرد ایک سفید فام عورت کے ساتھ کھڑا تھا۔

"ہاں... موسیو۔ یہ ہمارے بادشاہ ہیں۔"

جیرت انگیز۔!

"میں نہیں سمجھا موسیٰ"

"م... میرا مطلب ہے۔ عجیب سا احساس ہوتا ہے۔"

"ادھر... تشریف رکھئے نا۔" وہ پیر خوش لہجے میں بولا۔ "ادھر ہمارے کرم مجھے اپنے احساسات سے آگاہ فرمائیے۔ کیا آپ اپنی باہر بانی سونا ر تشریف لے جا رہے ہیں؟"

"بالکل اپنی باہر۔" عمران طویل سانس لیکر بولا۔ "ادھر ایک ر پر ٹیجہ گیا۔ لیکن نگاہ اب بھی اسی تصور پر مرکب ہوئی تھی۔"

"میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے تصور سے متعلق اپنے احساسات سے آگاہ فرمائیے۔" کیٹیٹ نے کہا۔

"بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمہارا بادشاہ اس دنیا کی مخلوق نہ ہو۔"

"کیا آپ اس روایت سے واقف ہیں؟"

"کس روایت سے؟"

"میرا مطلب یہ ہے کہ آپ ہمارے بادشاہ سے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ بالکل نہیں! میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ تمہارے تہذیب سے میں جلی نسلوں کے جوڑے ہی داخل ہو سکتے ہیں۔"

"تو پھر یہ صحیح ہی ہوگا۔" کیٹیٹ نے خود کھانسی کے سے انداز میں کہا۔

"کیا یہ ہو سکتا ہے؟"

"ادھ... موسیٰ! آپ کو شروع سے کہانی سنائی پڑے گی۔"

"ضرور سناؤ میرے دوست!"

"اس وقت تو مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ ہمارا بادشاہ پیچھے کی آسمانی مخلوق ہے!"

عمران نے اچھا نہ انداز میں سر کو جنبش دی۔ اس کی آنکھیں چرچ

سے پھیل چوٹی تھیں۔

کیٹیٹ کی قہر تو قہ کے ساتھ بولا۔ "بہت دنوں کی بات ہے جب

میں سونا ر پر فرانسیسیوں نے قبضہ کیا تھا۔ مادہ کوئی آرا سکاں ڈیڑھ

سوسپا ہیوں سمیت حملہ آور ہوا اور میں توئی قبیلے کی باوث بہت کا خاتمہ ہو گیا۔ پھر شہرہ مادہ کوئی آرا سکاں حکمران بن بیٹھا۔ پھر فریڈر آرمی تھا جس

نے مجھے لہجے کہ اپنے ڈیڑھ سو سو سفیر نام سپاہیوں کے علاوہ اور کسی کو بھی دی نہیں سمجھتا تھا۔ بانی سونا ر کے باشندے اس کے تحت جانوروں کی سی

زندگی بسر کرتے یہ مجبور ہو گئے۔ ایسے مظالم ہوئے تھے ان پر کہ شاید جانوروں کو بھی رحم آئے نہ لگا جو۔ بہر حال وہ ظالم بادشاہیوں کے بعد ایک عورت

بانی سونا ر کی قسمت کی مالک بنی۔ شاید آسمان والے کو ہم پر رحم آگیا تھا۔ اس مادہ کے سارے غیر انسانی قوانین یک نخت منسوخ کر دیئے اور

انسانی باشندوں کو بھی سفیر ناموں کے برابر حقوق مل گئے۔ ملک کی بیکاری کے گہمت گائے جانے لگے۔ وہ اپنے محل سے لکل کر عوام کے درمیان اکھڑی

پڑی تھی۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ بانی سونا ر میں ایک سپاہ نام اجنبی دشمنائی دیا جس کے لہجے میں مٹھا س تھی اور انکھیں ستاروں کی طرح روشن

تھیں۔ وہ بات کرتا تو ایسا لگتا جیسے کوئی نرم لہو دیا ہوا ہونڈیوں کو میرا ہونا ہمارا ہوا۔ وہ کہتا تھا مجھے چیونٹیوں نے حکمت سکھائی ہے۔ یہ

مجھے کچھ کچھ میرے دہریہ ہیں۔ تو میرے ساتھ میں کھیں دکھاؤں۔ وہ

میں کو کسی ایسی جگہ لے جاتا جہاں چیونٹیوں کی قطاریں اپنی روئے اپنے

مجھے بھڑوں میں دباؤں دواں ہوتیں۔ وہ لوگوں سے کہتا یہ دیکھو

سب ایک دوسرے کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اپنی یہ غذا کسی جگہ

تیرہ کر رہی گی اور مرے سے پوری برسات گہا دیں گی۔ کوئی یہ نہیں کہے گی

اس مالے کو میں اٹھا کر لائی تھی۔ یہ صرف میرا ہے۔ کیا تم لوگ چیونٹیوں

مے بھی زیادہ ہے وقعت ہو۔ جوں سے قوم زیادہ یہ کہاں کا انصاف ہے
 کہ دس آدمیوں کے کنبہ ایک کمرے میں سرور ہے اور چار افراد کا کنبہ دس
 کمروں کی عزت پر قبضہ کرے بیٹھے۔ بولے آدم زاد ایک تو قیومی
 مے بھی زیادہ تیرے۔ مرنے کے بعد تجھے بھی کیڑوں کی غذا بننا ہے۔ جیغ تریں
 کیڑوں کی غذا۔ لہذا اپنی عظمت کے گیت نہ سکا۔ اپنی عقل کا ماتم کر۔۔۔
 بہر حال بانی سونا رکے باشندے اس کے گرد اکٹھا ہونے لگے۔ ملک نے ایک
 دن اسے اپنے محل میں بلوایا۔ اور پھر بانی سونا کے دل پر چرخ پھرنے لگے۔
 انداز باجمی کا نظام راجہ ہو گیا اور ہر فرد کو اس کی ضرورت کے مطابق ملنے لگا
 حیثیتوں کا تعین ہو جانے کے بعد کسی کو کسی سے شرمناہنگی نہ رہی۔ وہ کہتے تھے
 بادشاہ کے لئے اتنا بھی اعزاز کافی ہے کہ سب اس کا حکم مانتے ہیں اس کا
 معیار زندگی عام آدمی کے معیار زندگی سے جتنا نہ ہونا چاہیئے۔ ملک اسے چاہتے
 تھے۔ شادی نکاحاںت چاہی ہو گی اور پھر یہ ہوا جناب کہ وہ دونوں تین
 کمروں کے ایک مکان میں منتقل ہو گئے اور وہ جو جھوٹے بیڑے
 تھے محل میں بسا دیئے گئے۔ اب بانی سونا نہ جنت ہے۔ اسی لئے ہم کہتے
 ہیں کہ ہمارا بادشاہ اس دنیا کی مخلوق نہیں ہے۔ آج بھی کوئی نہیں جانتا کہ
 وہ کہاں سے آیا تھا۔

عمرال متفکرانہ انداز میں سر ہل کر بولا۔ "ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

اور موسیٰ نے اس کی تصدیق کر دی۔

"بادشاہ کا نام کیا ہے؟"

"نجانا دہندہ۔۔۔ ہم سب اسے صرف نجات دہندہ کے نام سے جانتے

ہیں۔"

"یہ تو صنعت ہوئی اس کی۔ نام بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا۔" عمران بولا

"ناموں میں کیا رکھا ہے۔ اوصاف ہی آدمی کو نامزد رکھتے ہیں۔ یہ سب

کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم لوگ معنوم رہتے ہیں۔"

"کیوں؟ معنوم کیوں رہتے ہو۔"

"نکہ اور بادشاہ ابھی تک اپنا جانشین پیدا نہ کر سکے۔"

"میں انھیں صاحب اولاد بنادوں گا۔" عمران اور وہیں بیڑے بڑایا۔

"سنیا سی بابا کی گولیاں۔"

"کیا فرمایا موسیٰ! کیپٹن جو تک کر بولا

"کچھ نہیں! اچھا کیپٹن بہت بہت شکریہ! عمران نے اٹھتے ہوئے کہا

❖

بانی سونا کے سب سے بڑے ہوٹل "تولیواں" کے ایک کمرے
 میں فراگ بیٹھا پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ پیچ و تاب کا سلسلہ تو اسی وقت
 شروع ہو گیا تھا جب نو میسائے کا وینٹر پر ہر جگہ دو الگ الگ کمرے
 یک کر اسے تھے اور اب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ ڈائنگ ہال میں بیٹھ کر
 شراب نوشی بھی نہ کر سکے گا۔ شراب یہاں صرف ہانڈی کمروں میں صرف
 کی جاتی تھی۔ اور نشے کی حالت میں کمرے سے باہر نکلتا تو ناہرم تھا۔ پورے
 تیرہ برس پر یہ قانون لاگو تھا۔ اس لئے پیچھے والے عموں کا گھروں ہی پر بی کر سو
 رہتے تھے۔

اس ہوٹل میں اسے پیشہ ورانہ کیا بھی نہیں دکھائی دی تھیں۔

اس کے نگاہ نظر سے عجیب نامعقول جگہ تھی۔ اس تیرہ برس کے متعلق اس

نے پہلے تو کچھ بھی سنا تھا اس میں سے کچھ فیصلہ کو انوار سے زیادہ۔

جیت نہیں دی تھی۔ لیکن اب یہ تحقیقات اس پر واضح ہو گئی تھی کہ یہ

تیرہ ایک ایسا مرض ہے جس پر معالجے دودھ اور دلیا کے علاوہ اور

کچھ تیرام کر دیا ہو۔"

ویٹر شراب لیکر آیا تو اس سے الجھ پڑا۔

"بریم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔"

"میں نہیں سمجھا جناب عالی۔" اس نے مودبانہ کہا

"بند کرے میں تمہا بیٹھ کر پیئے سے کیا فائدہ۔"

"قانون... قانون ہے جناب!"

"مجھے معلوم ہوتا تو ہرگز ادھر کا رخ نہ کرتا۔"

ویٹر شراب رکھ کر جانے لگا تو اسے روک کر بولا۔ "کوئی اچھی سی
ٹرک بھی چاہیے۔"

"پانچ سال پہلے آپ آئے تھے تو اس کا بھی انتظام ہو جاتا۔" ویٹر نے
خشک لہجے میں کہا

"میں ٹھیک کر دوں گا اس جہیز سے کہو۔" فراگ اسے گھورتا ہوا غرا یا

"ہم اس لہجے کے عادی نہیں ہیں جناب!"

"اچھا... اچھا... جاؤ۔" فراگ ہاتھ ہلا کر بولا۔ "کیا ٹیپ بھی نہیں بیٹے؟"

"ہرگز نہیں۔ ہماری تو یہیں نہ کیجئے جناب۔ ہمیں سر دس کی معقول

تخوار ملتی ہے۔ پھر ہم کھیک لیکر کیا کریں گے۔"

"جاؤ اسے فرشتے دفع ہو جاؤ۔ میں کفار کی جہنم میں کوئی ابلیس

عزیز بھیجو اڈن گا۔"

ویٹر کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اس نے

مجبور لہجے میں کہا۔ "انسانیت کے رشتے سے میں آپ کو ایک معقول مشورہ

دینا چاہتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"اس جہیز سے میں غرائفانی برنابا سے اجتناب کیجئے۔ ورنہ کوئی بھی

شہری آپ کے اخراج کی سفارش کر دے گا۔ اور آپ کو تین گھنٹہ کے اندر اندر جہیز

چھوڑ دینا پڑے گا۔ اس کے لئے ہماری ایک لاری سر وقت کھڑی رہتی ہے۔"

"اسے... تم تو سہرا بن گئے۔" دفعتہ فراگ نے قہقہہ لگایا۔

"نہیں... آپ بہت غصہ و دھمکے ہوئے ہیں اس لئے میں نے آپ کو

کر دیا۔"

"اچھا... اچھا... شکریہ!"

ویٹر کے چلے جانے کے بعد فراگ کی پیشانی پر سونڈیں پڑ گئیں تھیں۔ یہ جان

اس نے شراب نوشی شروع کر دی۔

شام دس منٹ بعد دروازے پر پھر دستک ہوئی تھی۔

"آجاؤ...! فراگ غرا یا

دوسری ویٹر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو شراب لایا تھا۔

"کیا خبر ہے؟" فراگ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"آپ کی اہلیہ کا ڈیڑھ ٹریپ آپ کے لئے یہ لٹاؤ دے گئی تھیں۔" اس نے براؤن

رنگ کا ایک لفافہ فراگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا... اچھا...!"

لفافہ دیکر وہ واپس چلا گیا۔ فراگ لفافے کو ہاتھ میں لئے اس طرح گھومے

جا رہا تھا جیسے کسی جسم کی اڑھنی سے دوچ رہو گا ہو۔ پھر اس نے لفافہ پانک

کر کے تہہ کیا ہوا کاغذ نکالا۔ نوٹس لکھے تھے۔

"اس امداد کا بہت بہت شکریہ! تمہارے بیٹر

آمد نا ممکن تھی لیکن واپسی بیکر آسان ہو گئی۔ یہاں

میرا ایک عم زاد بھی رہتا ہے۔ اسی کے ساتھ قیام

کر دوں گی۔ ایک بار پھر شکریہ۔"

"کتیا۔! فراگ میز الٹ کر دھاوا۔ اور بونٹ کسی گتیا ہی کی طرح بھونٹ

”یقین نہیں آتا کہ یہ...“ اجنبی نے بھرائی ہوتی تو اذیت کہا
”بچھ جاؤ!“

”وہ بیٹھا ہوا ہوا۔“ کیا آپ تنہا ہیں انریل فرگ...؟
”یہ نام مت بولو۔“ فرگ آہستہ سے بولا۔ ”ہوٹل کے درجہ میں موسیاد
وہ مادام بالو فینکس درجہ ہے۔“

”کوئی سفید فی م خالتو... شادی کب کی؟“
”ہنست... شادی... اسوال ہی پیا نہیں ہوتا۔ ایک فرانسیسی
عورت ہے۔“

”اچھا... اچھا...“ اجنبی مسکرایا
”خبر دنا آیا ہوں... ایک اسپینی کی تلاش ہے۔ جو موکارو سے ایک لڑکی
کو غلام کرنا چاہے۔“

”مجھے بتائیے! میں آجکل پولیس کا اعلیٰ درجہ دار ہوں۔“
”یہ بس۔“ فرگ اچھل پڑا
”ہاں جناب! ہم جیسے میں ہوں کوئی تعریف بنانے کے لئے بڑی بڑی
ذمہ داریاں سونپ دی گئی ہیں۔“

”سب تو میں نے برا کیا۔ یہاں سب ہی فرشتے ہو گئے ہیں۔“
”ایک تو نہیں ہے۔ بہتر سے دل کی بات دل ہی میں رکھنا مانا سب سمجھتے ہیں
یعنی تم سب بھی کیڑہ بن ہی رہے ہو۔“
”ہاں موسیاد! مجھے پتہ بھی ہے کہ زندگی سے نفرت ہے۔ لیکن مجبوری۔“
”کھٹیا ہے... تب تم میرے کام آسکے گے۔“

”مادام کہاں ہیں؟“
”اسے بھی تلاش کرنا ہے۔ یہاں تک ساتھ آتی تھی۔ پھر جل دے کہ لکھو
وہ الی دو لڑکیوں پر الگ سے ہاتھ ڈالنا چاہتی ہے۔ سودا تو میرے دوست۔“

”تم بہت اچھے موقع پر ملے۔“
”اب آپ کو میرے ساتھ قیام کرنا پڑے گا۔“
”بڑی خوشی سے سودا لڑکی۔“
”آپ نے اس اسپینی کے بارے میں نہیں بتایا۔“
”اس کا نام ڈان اسپاڈیکا ہے، وہ لڑکی کا نام لیلا ہے۔“
”وہ اسے اسوا کر لیا ہے؟“ سودا لڑکی کے لمبے میں ہنست تھی۔
”ہاں... آں...“

”مگر وہ دو لڑکیوں کی یہاں جانی بھائی شخصیتیں ہیں۔ اتنی ہی رہتے ہیں۔
”لکھ کے چچا زاد بھائی ماد کوئی دُورین کے تھا لعا اور دوست۔“

”لا لا۔“ فرگ انگلیوں سے میز بجانا بند آگنایا۔ پھر سودا لڑکی
آگے سے لڑکیاں دیکھتے ہوئے سوال کر بیٹھا۔ ”یہ ماد کوئی کیسا آدمی ہے؟“
”اس نظام سے وہ بھی غیر مطمئن ہے، وہ ایسے آدمیوں کی تلاش
میں رہتا ہے جو اس کے ہم خیال ہوں۔“

”یہ لڑکی اچھی بات ہے۔ اب تو یہاں مجھے اپنی آہ راہیسی ہی لگتی ہے
جیسے آدم کی جنت میں بالآخر مانیپ داخل ہو گیا ہو۔“
”بقید بانیں پھر۔“ سودا لڑکی آہستہ سے بولا۔ ”اب چلنے کی تیاری کیجئے۔“

”ام جنتی شدت سے بود ہوا رہی تھی۔ عمران اسے ہوش میں چھوڑ کر خود
”نہا نکل نظر ہوا اٹھا۔ اوج بھی تو بنایا رہ گئے۔“ گدا جالے کے بعد ابھی تک
اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔ ام جنتی عمران کی بغیر موجودگی میں مکر سے ہی تک
خرد رہتی۔ نہیں چاہتی تھی کہ عمران کے کسی کام میں دشواری پیدا ہو۔

وہ اسے لے ہی باور کر پھٹا تھا کہ خود اس میں آواز بدلتی ہوئی گونج کر رہ گئی تھی۔
 نہیں ہے اس لئے اسے زیادہ تر خاموش ہی رہنا پڑے گا۔
 عمران و انت کے کھانے سے قہقہے جی والپس آگیا وہ ام مبنی نے ہنسی کر دیا تھا
 کہ گدہ گدہ کے بعد واپس آتا ہے پھر وہ نہ خود دکھانا کھانے کی اور نہ اسے
 کئے سے دے گا۔
 عمر سنے سے منہ ہنسنے لگا کہ یہ قہقہہ لگایا اور پولا۔ "فرہ آگیا۔"
 بس خاموش رہا۔ "وہ نہ تمہیں اس امر کی طرف متوجہ کر رہا ہے جیسا کہ وہی"
 سنو گی تو تم بھی ہنس پڑو گی۔"
 "کو جلدی سے جو کچھ کہنا ہے۔"
 "بائیں فرنگ کو بھل دو۔ ٹھٹھ۔"
 "کیا ہوا؟"
 "فرنگ اسے ڈھونڈنا پھر رہا ہے۔" لو میسا نے بیویں دو ایک
 ننگے سر کے گمراہ کے ساتھ پھر وہ سے وہاں تنہا چھوڑ کر غائب ہو گئی۔
 بہت اچھی سوانا اس کے مختصری قدر معلوم ہوئی۔
 "مجھے فرنگ سے مراد اس کی طرف سے ہے کہ وہ کھانے کے پانچوں
 نے خود کو چھوڑا۔"
 "کے... کیا... مطلب؟"
 "کیا تم اس سے انتقام نہ لو گی؟"
 "مہ... ہر... ام مبنی تنقید کر رہی تھی۔"
 "پھر چھوڑ دو... وقت آئے دو۔"
 "تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو؟"
 "بس دیکھنا۔ اس وقت بساط کے سارے ہروں پر میری نظر ہے
 دان اسپار کیا، فرنگ اور لو میسا۔"

"کیا تم نے اسے بھی ڈھونڈنا لگا۔"
 "ہاں۔ وہ یہاں کی طرف کے چوڑا دبھائی ٹکا جھانپ رہا ہے۔ اور فرنگ اب
 ہوٹل سے ایک پولیس آفیسر کے مکان میں منتقل ہو گیا ہے۔ میری معلومات
 کے مطابق یہاں کے بہت سے لوگوں سے اس کے مراسم ہیں۔"
 "تب پھر یہ تو بہت پر اچھا۔"
 "ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری و شراہی پیش آئے۔"
 "میں تو کہتی ہوں واپس چلو۔ تحقیق آخر ان کی پھیر دیں ہیں پھر لے گی
 کیا ضرورت ہے۔"
 "بکیر رول میں پرنسپل میری اب رہا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی تفریح
 نہیں۔"
 "میرا خیال ہے کہ لو میسا نے مختصر سے ذہنی فیصلہ کر لیا ہے۔"
 "کھانا نہیں ملتا تو لاؤ اور لاؤ گے ہاں میں کھا دو گی۔ پھر میں تمہیں اس
 تفریح گاہ میں لے چلیں گا جہاں فرنگ سے ملاقات ہو سکے گی۔"
 "مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ میں کہیں نہ جاؤں گی۔"
 "یہ بہت بری بات ہے۔ ہم تفریح کے لئے آئے ہیں۔"
 "سنو! فرنگ میرے چنے کے انداز سے مجھے چوان لیکھا۔ میں اس پر
 بھی قابو نہ پاسکوں گی۔"
 "اوہ۔! عمران اسے غور سے دیکھ کر رہ گیا۔
 "ام مبنی غمزدہ انداز میں مسکراتی اور بولی۔ "میں سوچتی ہوں کہ تمہارے
 لئے جو چیزیں کر رہا تھا وہی۔"
 "اگر تم میرے لئے یہ چیزیں ہی چاہتیں تو تمہیں سوکارو میں چھوڑ آتا۔۔۔
 فضول باتیں نہ کرو۔ جلد وائٹنگ ہال میں کھانا کھاؤ گے۔"
 "پھر تم مجھ سے بھاگے بھاگے کیا۔ پھر نہ ہو۔"

"میں تجھیں بناؤں گا کہ مجھے اس دوداں میں کیا کچھ معلوم ہوا ہے۔ خاطر خواہ
بھگدود کے بغیر یہ ممکن نہ ہوتا۔"
دو ڈانگ ہال میں آئے۔
"یہاں کے لوگ سچد شائستہ ہیں۔" امینی چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی
بولی۔

"لیکن مجھے افسوس ہے کہ بہت جلد سب کچھ تباہ ہو جائیگا۔"
"کیوں؟ کیا تم اسی لئے آئے ہو۔"

"نہیں! میں اپنی بات نہیں کر رہا۔ یہاں فراگ کی موجودگی نے سائنٹسٹوں
کو بڑی تقویت پہنچائی ہے۔"
"کھڑکریا مت کہو۔ پتا نہیں تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"یوں تجھیں بتا چکا ہوں کہ یہاں موجود نظام کس طرح نافذ ہوا تھا لیکن
حکمران کے خاندان کے اند کو یہ تباہی پسند نہیں آتی تھی اس کا چھوڑنا بھی ان کی
شہرت ہی سے اس چکر میں رہا تھا کہ کسی طرح سب کچھ ملبا سیٹ کر دے لیکن بادشاہ
دور ملک کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔ عوام اماندہاں کو اس کے نظام کو زندہ رکھنا
چاہتے ہیں۔ اس لئے مار کوئی دوپہ کے لئے اس کے علاوہ کوئی صورت نہیں
رہ جاتی کہ وہ تازہ کے ذریعے حکومت کا تختہ الٹ دے۔" ڈان اسپار کیا۔
"دکوئی کا دوست ہے۔ اس نے اسلو کا انتظام پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ اب
فرنگی کی وجہ سے انھیں افرادی قوت بھی مل رہی ہے۔"

"لیکن فراگ کے آدمی یہاں کیسے داخل ہو سکیں گے؟"

"اگر یہاں کے باشندے انھیں جزیروں سے لانا چاہیں تو لاسکتے ہیں بلکہ
ایندہ ہائٹ لکی پابندی تو صرف غیر ملکی سیاحوں کے لئے ہے۔"

"آئریسیا توں نے کیا قصور کیا ہے۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ ان کے نظام کی پیمائش ہو سکے۔"

"مجھے بھی ان کا نظام پسند ہے۔ یہاں کے دیگر مجھے اس کے بارے میں بتاتے
رہتے ہیں۔"

"فراگ کے بہترے لوگ جزیروں میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہ اب یہاں تنہا
نہیں ہے۔ مار کوئی دوپہ، ڈان اسپار کیا اور فراگ کی مثلث مکمل ہو گیا ہے۔"
"یہ تو بہت برا ہوا۔ ایسے عمدہ نظام کو تباہ نہیں ہونا چاہیے۔"
"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ بادشاہ کو مطلع کر دیا جائے۔ لیکن
ضروری نہیں کہ وہ میری بات پر یقین ہی کرے۔"

"اور وہ کیا کر رہی ہے؟... یو سی۔"

"وہ ڈان اسپار کیا کی زندہ گرفتار کر لے جانا چاہتی ہے! یہاں اس نے
اپنے محمد رو بھی پیدا کر لئے ہیں۔ ہو سکتا ہے پہلے ہی سے اس کی جان لیوا ہو
ہو۔ بہر حال اگر اسے اس سازش کا علم بھی ہے تو وہ اس سے چشم پوشی ہی
کرے گی اور منتظر رہے گی کہ کب ہنگامہ شروع ہوتا ہے۔ پھر وہ ہنگامے کے دوا
میں ڈان اسپار کیا پر ہاتھ ڈال دے گی۔"

"کچھ کرو عمران! یہاں کے لوگ بہت خوش ہیں۔ انھیں سیکڑوں سال
بعد آزادی کا سانس لینا نصیب ہوا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ بادشاہ سے ہر وقت
ملقات کی جاسکتی ہے۔ وہ بالکل عام آدمی کی سی زندگی بسر کرتا ہے۔"
"اچھی بات ہے۔ تم کہتی ہو تو میں تباہ ہوں۔ لیکن اس کے لئے تجھیں فراگ
کے پاس واپس پہنچنا ہو گا۔"

"نہیں... نہیں... وہ بولے گا کہ کوئی۔"

"اس کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ بعض اوقات دوسروں کے تحفظ کے لئے
جی قربانی دینی پڑتی ہے۔"

"لیکن آخر اس کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔"

"تاکہ میں اس کے منصوبوں سے آگاہ ہو سکوں۔ ورنہ پھر یہاں کے

معصوم لوگوں کی مدد دیکھ سکتے تھے۔

ام مہنی تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر اچھا سوچا اور آواز میں بولی۔
 "میں تیار ہوں۔"

یالو، ٹھیک۔! تو اب یہ تھوڑا ایک ایسا ختم کر دوں گا اور تم اپنی
 اصلی شکل میں تیار ہو گی۔ اس سے ایک فائدہ بھی ہو گا کہ مجھے یہ ہاتھ ڈالنے کے لئے
 یہ ٹیکہ تھوڑی طرف بھی منسوب ہو جائے گا اور میرا نام آسانی ہو جائے گا۔
 "تھوڑا کام ہے۔"

"ہاں! میرا اصل کام تو یہی ہے کہ یہ آواز سب کو ایک جگہ پر
 لے دوں: دنیا کو امن کی ضرورت ہے، جنگ بندی، دلی میں مزید خونریزی
 نہیں ہونی چاہی۔"

ام مہنی بہت زیادہ مزید نظر آئے گی تھی۔

کھانا کھا کر وہ کچھ کمرے میں واپس آئے۔ عمران ام مہنی کو غور سے دیکھتا
 ہوا بولا۔ "تم کچھ کچھ بھی گئی ہو۔"

"نہیں، مجھ کو کچھ نہیں یاد ہے۔" وہ دفعتاً دھڑکی۔

"پروردگار! میرے گناہ معاف کر۔" عمران پھٹ کر طرف دیکھ کر ارادہ
 میں بڑبڑایا۔ پھر ام مہنی کا شانہ ٹھیک کر بولا۔ "تم یہ کام میرے ہی لئے تو کر رہی
 آ رہی ہو۔"

"اگر میں اس کے بعد تمہیں نہ پاسکی تو۔"

عمران کچھ کہتی ہی والا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔

عمران ام مہنی کو خاموش رہنے کا اشارہ کر کے دروازے کی طرف
 دیکھنے لگا۔ دستک پھر رہی۔ عمران نے ام مہنی کو دوبارہ اشارہ کیا کہ وہ
 دستک دینے والے کو طلب کرے۔

"کوئی ہے؟" ام مہنی نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"پولیس! باہر آؤ۔"

عمران آہستہ سے بولا۔ "فرائگ کا کوئی آدمی ان کے خلاف ضرور ہو گا۔
 تم نے بالکل خاموش رہنا۔"

وہاں کے بعد اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔

ام مہنی کو ایک سیڑی پولیس میں کے ساتھ فرائگ کے دروازے پر کھڑی
 بیٹے جنہیں وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔

پولیس نے عمران کی طرف دیکھ کر دیکھا اور فرائگ کے آدمی عمران سے
 سوالات کرنے لگے پھر وہ ام مہنی کی طرف مڑے۔

"وہ آواز دہشت کی علامت ہے اور کوئی زبان نہیں جانتی۔" عمران نے کمر
 اس کے بھاریان کے سامان کی کمانی لٹی تھی۔ اور وہ اس جیسے کھڑے
 ام مہنی پر غور کر رہے تھے۔ دیکھتی رہی پھر بولی۔ "تم تیرے بھائی پر غور
 اپنی آواز میں سکتے ہو۔"

عمران کسی آواز میں تھا۔ پھر وہ دیر بعد آہستہ سے بولا۔ "نہیں
 باتم ہیں بڑے۔" فی الحالت میں دروازے کی ضرورت نہیں۔ فرائگ کو میں
 تو وہی دیکھ لوں گا۔"

"نہیں! تمہارا تحفظ میں اس کے قریب ہی رہ کر کر سکتی ہوں گی۔" ام مہنی
 نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ وہ تمہارا ہاتھ میں آجائے۔"

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ اس سے کوئی کہانی نہ آوے گی۔ لیکن اس ٹیکہ
 پہ اس کے دروازے پر کھڑے دیکھ چکے ہیں۔"

"ٹیکہ اب بدل بھی جاسکتا ہے۔"

"تبدیل سکتے ہیں۔" ام مہنی جوش میں کہتی رہی۔

"کیوں نہیں! پولیس کے تھوڑے بہت ہیں۔ تم سیکھ رہے ہو۔"

"تب تو پھر کوئی دشواری نہیں! میرا ٹیکہ اب بدلے گا۔ اور کچھ وہ

جگہ دیکھو وہاں فراگ من کے گیا۔

رات کے سادھے نو بجے تھے۔ عمر ان تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا
"کل پر دیکھو۔ اس وقت مناسب نہیں۔"

۵

فراگ کے ہرے پر اب مصنوعی ڈالھی تھی اور آنکھوں پر تار ایک شیٹوں
کی ٹیکٹ چڑھائے رکھتا تھا۔

اب وہ کرنل سومارٹو کا ہال نہیں تھا۔ ماریوئی دوپن نے اسے بھی اس
ہی ناکارہ نمونہ بخشا تھا۔ اس طرح فراگ کو ڈان اسپاڈیکا سے بہت قریب ہو جاتا
تھا۔ قریب مل گیا تھا۔ اور پھر جیسے ہی لی ہارڈ کی ہم نشینی حاصل ہوئی سب کچھ بھول
گیا۔ باندھے ہوئے کسی فکر تھی اور ڈان اسپاڈیکا کے ہمارے ہرے کے پلان
اور ڈیجرام کی۔ دونوں لی ہارڈ کی تھکنی رہے تھی کسی میں لکھو یا دہنا تھا۔
شاید ڈان اسپاڈیکا نے اسے محسوس کر لیا تھا اس نے لی ہارڈ اس کے
ساتھ تنہا نہیں چھوڑا تھا۔

اس وقت بھی وہ لی ہارڈ کے ساتھ تھا اور لی ہارڈ فراگ کا منہ کھڑا ڈالھی تھی
جس کا بالکل متعلق کے سے انداز میں اس کے لئے تقریب کے مواقع پیدا کر رہا تھا۔
دوسرے ماریوئی دوپن نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔ "کوئی عورت موسیو پالونیسی
سے ملنا چاہتی ہے۔"

فراگ چونک پڑا۔

"کیا اس نے یہ نام لیا ہے... یور آنر۔" اس نے بوکھلا کر پوچھا

"نہیں! اس نے صرف تمھارا حلیہ بتایا تھا۔"

"وہ کہاں ہے یور آنر۔"

"حالات کے کمرے میں!"

"میں دیکھتا ہوں۔" فراگ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

حالات کے کمرے میں پہنچ کر اس نے اس بڑی پرستارہ نظر ڈالی۔ وہ
سمجھا تھا تو بیسا ہو گی لیکن وہ تو کوئی یونیورسٹی ہی معلوم ہوتی تھی۔

"کیا تم مجھ سے ملنا چاہتی تھیں؟" فراگ نے پوچھا

بڑی نے مسکرا کر سر کو اتنی جلدی دی۔

"کیا بات ہے؟"

"عمران نے مجھے دھوکا دیا۔"

فراگ اس کی آواز سن کر اچھل پڑا۔

"ام مینی۔" بے اختیار اس کی زبان سے نکلا تھا۔

ام مینی آٹا آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو ڈھلکے لگتے۔

"کیا ہوا... تو دیکھو نا دی ہے... عمران کہاں ہے؟"

"وہ مجھے اس بھیس میں لایا یہاں لایا تھا۔ پھر یہاں نہیں خود کہاں غائب ہو گیا"

"ہم دونوں ہی نے دھوکا کھینچا۔" فراگ کے ہونٹوں پر مردہ سی مسکراہٹ

مردہ انداز ہوئی۔

"اب میں کیا کروں؟"

"تم اس کے ساتھ چلی کیول آئی تھیں۔" فراگ نے کہا پھر چونک کر اسے

تھماتا ہوا لایا۔ "تم یہاں کس طرح پہنچیں؟"

"کیا یہ ڈالھی تمھاری شخصیت کو چھینا سکتی ہے۔ میں نے پچھلی رات تمھیں

نہ بلا میں دیکھا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم یہاں ہو گے۔"

"اوہ۔" تو تم میرا تعاقب کرتی ہوئی یہاں پہنچی تھیں۔"

"یہی بات ہے۔" ام مینی سر نہ کر بولی۔ "تو کہ تم نے مصنوعی ڈالھی لگا رکھی

تھی اس لئے اس وقت میں نے یہی مناسب سمجھا کہ تمھارا نام نہ لوں بلکہ تمھارا حلیہ

نہ میرا پیغام بھیج دوں۔"

"میرے سمجھ راوی کا ہر شے نہ دیا ہے۔ اس جیل میں ہر نام مایہ نفع ہے۔"

"لیکن تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

"انقلاب دین آؤں گی تو اس میں۔ تو ایسا بھیجے یہاں لائی تھی ہر شے وغائب ہو گئی۔"

"میرا خیال ہے کہ یہ دو دنوں کی خبر ہے جس میں تو فساد بنا رہے ہیں۔" ام بی بی

"میرا خیال ہے کہ یہ دو دنوں کی خبر ہے جس میں تو فساد بنا رہے ہیں۔" ام بی بی

"یہ سب کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ وہ سب سے جدا ہے۔ یہاں سے وہ سب پر نہیں سے۔ وہ انوں کا۔"

"مجھے بتاؤ کہ اب یہ کیوں کر ہو سکتا ہے؟"

"میری زندگی میں ایسے فصول ہیں سوچنے کا خیال کیسے آیا تھا۔"

"مختار! کیا اعتقاد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ کسی اور کو سخت ہو۔"

"نہیں... نہیں۔ اب یہ نہیں ہو سکتا۔ میں عمران کو بھی یاد دلانی چاہتا تھا۔"

"ام بی بی کچھ نہ بولی۔ فرنگہ کہتا تھا کہ انقلاب دین آؤں گی تو فساد بنا رہے ہیں۔"

"ادب... تو کچھ؟"

"لیکن مجھے اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔"

"عمران کہہ رہا تھا کہ وہ اس خطرناک۔ تو بے گھر ہونے کے بعد میں پوری پوری معلومات رکھتا تھا۔"

"دیکھ کر ہے۔" فرنگہ نے لاپرواہی سے اشاروں کو جھٹکتی دیکھ کر

بولی: "مختار! اسامان کہاں ہے؟"

"اس جگہ نہیں۔"

"مختار! کیا جانتا تھا۔ تم میرے ساتھ قیام کر دو گی۔"

"کیا ان لوگوں کو عالم نہیں ہے کہ تم یہاں ہو۔"

"صرف میرا ہی۔" وہ صحت جانتے تھے تو مجھے یہاں لایا ہے۔ اس ملک کے چاند اور بھائی کا یہاں ہو رہا ہے۔ وہ کچھ مایہ نفع ملک کے نام سے جانتے تھے۔ وہ اس بار لیکا بھی بھیجے تھے۔"

"تو پھر واپس چلو۔ یہاں کیا رکھا ہے۔ کھڑے رہے۔"

"عمران! اور لوگوں کے قتل کے لیے دالیں ہیں جن میں جڑیں گا۔ اور پھر اس یونیورسٹی کی حالت بھی بد ہو رہی ہے۔"

"کیا معاملہ ہے؟"

"تم نے محسوس کیا ہو گا کہ یہ یونیورسٹی اور یوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔"

"ہاں ہاں بہت اچھے لوگ ہیں۔ یہاں بھی بڑے نیکو سے دی ہوئے۔"

"مجھے ان کی اچھائی یاد ہے اچھی نہیں تھی اس لئے انھیں ٹھیک کرنا ہی پڑ گیا۔"

"مختار! باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔"

"اپنے کام سے کام نہ لکھو۔" فرنگہ فرمایا

"ام بی بی کچھ نہ بولی۔ وہ میری کتنی کتنی کہتا تھا کہ عمران نے ٹھیک ہی کہا تھا فرنگہ

نواہ مختار! اسامان کہاں ہے؟"

✱

عمران کو بادشاہ تھا۔ یہی مجھے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ کیونکہ وہ بائبل کی آدمیوں کی سی زندگی بسر کرتا تھا۔ نہ کوئی نماز اور نہ دھرتی تھا۔ وہ نہ ہی بہت بڑے محل میں رہتا تھا۔ تین کمروں کا ایک۔ مختصر مکان تھا۔

جتنے پائیں باغ کے مختار و سیح تھا جس میں بادشاہ نے ترکاریوں کی کاشت

کر رکھی تھی اور ایک گھر تھے جس میں کھانے کی خدمت تھا۔ اس وقت بادشاہ کی یادوں

پڑاؤ سے رہا تھا اور ملک اپنی مرغیوں کو دال دال رہی تھی۔

عمر کا دیکھا کہ وہ اٹھٹھڑا ہوا۔
 "نوش آمار یاد۔! اس کی آنکھیں مگرا گئیں۔ ہونٹوں پر گہری سوکھیں
 چھائی ہوئی تھیں۔
 "میں یہاں سچ بولنے آیا ہوں۔ یوں ہی۔" عمران بڑے ادب سے بولا
 "یوں ہی نہیں... بھائی کہو۔ بانی سونا دے کے باشندے باپ کہتے ہیں۔
 "یہ سب اتنے اچھے ہیں کہ مجھے بھیجے ہی گئے ہیں۔" عمران کے بچے میں فخر
 میں تھا۔
 "چلو اندر چل کر بیٹھیں۔ مجھے سیاتوں سے بڑی مفید باتیں معلوم
 ہوتی ہیں۔ تم شاگرد فرانیسی ہو۔"
 "نہیں بھائی۔ میں ایشیا کا باشندہ ہوں اور پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ
 سے سچ بولوں گا۔"
 بادشاہ نے اسے ہرٹ سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "نہیں تم ایشیا کے باشندہ
 نہیں معلوم ہوتے۔"
 "یہ میک آپ سے بھائی!"
 "کیا مطلب؟"
 "اس کے یونین آپ کی سر زمین پر قدم نہ رکھ سکتا۔"
 "اندرا چلو۔" بادشاہ مضطرب انداز میں بولا۔ "ہم تصور بھی نہیں
 سکتے کہ کوئی نہیں دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔"
 "میں نے یہ قدم دھوکا دینے کے لئے نہیں اٹھایا تھا بھائی۔ بانی سونا
 جنت بن گیا ہے۔ میں دراصل آپ کی یہ اطلاع دینے آیا ہوں کہ اس جنت میں
 سانپ گھس آئے ہیں۔ اور اسے نباہ کر دینا چاہتے ہیں۔" عمران اس کے پیچھے
 چلتا ہوا بولا۔ وہ ایک کمرے میں آئے اور بادشاہ نے کرسی کی طرف اشارہ
 ہوئے کہا۔ "تھکادی باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہیں۔"

"شکریہ!" عمران بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا
 بادشاہ اسے غور سے دیکھتا ہوا تو وہی سادھے والی کمری پر بیٹھ گیا۔
 سب سے پہلے میں آپ کو یہ اطلاع دوں گا کہ بانی سونا نے میں سمجھ ایسے
 رنگ بھی موجود ہیں جو غرض آپ کی آنکھوں کی بناوٹ کی بنا پر آپ کو نہیں
 دے۔!"
 بادشاہ بے ساختہ پتہ تک پڑا اور کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔ "آخر تم کہا
 یہ چاہتے ہو۔"
 "یہی کہ آپ ایک شیشوں کی عینک لگانا شروع کر دیجئے۔"
 "میں بہت اٹھتا ہوں۔" وہ ان کا آؤٹی ہونے کو دستاویز لیکن ہتھاری
 دینے والی باتیں مجھے غصہ بھی دلا سکتی ہیں۔"
 "کیا یہ غلط ہے کہ آپ جھکنا کے دلی عہد پرست ہو رہے ہیں۔"
 بادشاہ کی آنکھیں دھندلی پڑ گئیں اور وہ ہونٹوں پر زبانی پھیر
 کر کہہ گیا عمران کا کہنا تھا۔ "غالباً آپ کو دھوکا دے کے انقلاب کی اطلاع مل چکی ہوگی۔"
 "ہاں! لیکن وہ کون ہے جسے میرا ماموں بھی برحق تسلیم کر رہا ہے۔"
 "اب مجھے سچ بولنے پر آمادہ ہو گا۔" عمران نے طویل سا تسکین کہا۔
 "یونین آپ نے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا ہے۔"
 "یہ کچھ کہنا ہے جاری ہو۔ مجھے انجان میں نہ ڈالو۔"
 عمران نے اپنی کہانی شروع سے آخر تک دہرا دی۔ بادشاہ کی آنکھیں
 دھندلیں اور وہ اس دودھ میں دھو کر اپنے سر پر رکھ رہا تھا۔
 عمران کے خاموش۔ دھانے کے بعد بھی بڑی دیر تک وہ آنکھیں بند
 کر بیٹھا رہا۔ پھر میرا ہی ہوئی آواز میں بولا۔ "آپ اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ میں
 اس زندگی کو ترک کر چکا۔"
 "لیکن یہ سنو۔" اناؤ۔

حرف دی میرے ہیں جو مرے ہم مسک ہوں۔ ٹالو تو اسے بھی اب
میرا کوئی رشتہ نہیں رہا۔

خیر... یہ آپ کا بھی معاملہ ہے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہیے۔
مجھدارا توئی معلوم ہوتے ہو۔

اب میں آپ کو ایک بری خبر سناؤں گا۔

وہ کیا ہے میرے دوست؟ بادشاہ کا لہجہ بھی پرسکونی تھا۔

آپ کا حکمران کا تختہ الٹنے کا سازشیں ہو رہی ہیں۔

اب میں تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہاں کے لوگ مجھ سے اور ملک سے بھی محبت کرتے
ہیں۔

آپ کے عوام اس سازش میں شریک نہیں ہیں!

تو پھر۔؟

میں مارا کوئی دوپٹا کی بات کر رہا ہوں۔ ڈان اسپاریکا پہلے ہی سے اس کے
خفا سے خفا کرتا رہا ہے اور اب لگے لگے اس کا نائب اڈیلٹی فراگ بھی اس سے اٹلا
ہے۔ دونوں اس کے نہیں ہیں۔

ڈیڈ ڈراگ! بادشاہ کی آنکھیں جیرت سے پھیل گئیں۔

ہاں۔۔۔

یہاں میں نے تو نہیں سنا۔ مجھے اطلاع تھی کہ ڈان اسپاریکا کے علاوہ
ایک شخص پروفیدگس نامی اس کا بھائی ہوا ہے۔

پروفیدگس، فراگ ہی ہے۔ اس نے مصدعی ڈاڈھی لگا رکھی ہے۔ وہ

میں کی سٹیٹ ایجنٹ ایلڈی سے ساواں کے ہمراہ یہاں آیا تھا۔ ایلڈی

ڈان اسپاریکا کو گرفتار کرنے آئی تھی۔ لیکن یہاں پہنچ کر فراگ سے عیہدہ

ہو گیا۔ ڈاڈھی آپ کے ایک پولیس آفیسر کرنل سومارٹو کے ہاتھ لگا اور اس

نے اسے مارا کوئی ڈپٹ کے محل میں پہنچا دیا۔ اور اب کرنل سومارٹو تو لگا لگا چلا گیا

کے قزاوقل کو تیر میرے میں بٹوا رہا ہے۔

”تم تو مجھ سے زیادہ بھر معلوم ہو۔ نے پہ میرے بھائی۔“

”میں نے اس جنگ کا پتا لگا لیا ہے جہاں انھوں نے اسے کا ڈیڑہ کر رہا ہے۔“

”کمال کے آدمی ہو۔ اب بناؤ مجھے کیا کرنا چاہیے! اگر کرنل سومارٹو بھی

اس سازش میں شریک ہے تو پھر میں کسی پر بھی غماز نہیں کر سکتا۔“

”بہر حال وہ تو کچھ بھی کر رہے ہیں انہیں وقت لگے گا۔ اس دوران میں

آپ جو مناسب سمجھیں کریں۔“

”تھا اقام کہاں ہے؟“

”مالبرے میں!“

”میرا مجھے مہربانی کا موقع دے سکو گے۔“

”آپ کہہ رہے ہیں کہ میں کچھ بھی نہ کر سکیں گا۔ وہ لوگ کڑی نگرانی کر رہے
ہیں۔!“

”میں تصور ہی نہیں کر سکتا تھا کہ بالی سونا کے لوگ اس حد تک

جائیں گے۔“

”عوام آپ کے دعا گو ہیں اور خواہیں بھی یہ نہیں پسند کرنے کے انھیں

عوام کی سطح پر لے آیا جائے۔“

”تم بھی۔۔۔ کہہ رہے ہو۔ مجھے ان پر نظر رکھنی چاہیے تھی۔ تم بہت دانشمند

معلوم ہوتے ہو۔ مجھے کوئی معقول مشورہ دو۔“

”اگر آپ اجازت دیں تو سب سے پہلی بات اسے کا ڈیڑہ تباہ کرنے کی

کوشش کروں۔“

”وہ سنی ایسی بات تو نہیں ہے کہ اس کی نوجوان سے کہہ دے۔ ہوں گی جو میں

نہ سنا ہوں چاہیں۔“

”صرف اس کے خلاف کام آئیں گے۔“

در بخیر کسی طرح بھی بے گناہ نہیں سمجھا جاسکتا۔
فرمے۔

تو پھر تھکاپ اجازت ہے۔ لیکن اس کے بعد کہہ کر دو گئے۔
سمجھو تاکہ ذخیرے کا تباہی کا اہر کیا اثر پڑے اس کے بعد کوئی قدم
خیزنا سب ہو گا۔

مرد کو روک کر ایک بہت بڑا گانا نامہ انجام دے چکے ہو۔ اس لئے مجھے
میدی چونا چاہیے۔

جانب میدی پر کام مقصد صرف اتنا ہی تھا کہ وہاں اسباب ایچ کو دکھانے
کا وہاں نہیں رہا۔ آپ کا کام بھی کرنا ہی پڑا۔ کیونکہ آپ نے ایک مثالی
نومنتوا کر کے کی کوشش کی ہے۔

نومنتوا سب کے گواہ ڈالنا چاہتے ہو۔

جی ہاں! جہ زہرہ دیکھنے کا سبب یہ ہو گا کہ وہ خطرناک حربہ تباہ
ہو۔ کیونکہ وہ اس کے سینے میں دفن ہے! اگر وہ اس سبب لیکھا ایہ طاع
کھون کے پتھ لگ گیا تو یہ سمجھ لیجئے کہ ایک بڑی طاقت اس خطرناک حربے
کا بھل ہو گئی۔

تم جیہ کہہ رہے ہو!

میں سمجھتا ہوں کہ آپ اتنی آسانی سے میری باتوں پر یقین کر لیں گے۔
شیر دوپٹے کا نام نہ لیتے تو مجھے یقین نہ آتا۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔
میں نے مجھے سمجھا کہ اس طرح نہ ہونا چاہیے لیکن اس کی خبر نہیں تھی کہ وہ
سچے سچ اس کی تباہی کا ہوا ہے۔ میں سمجھا کہ اگر وہ اس کی سمجھائی۔ اس پر
مجھے وہ بتا دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اس کے خلاف کیا ہے۔

وہی سننا ہوں لیکن وہ ہو شیوا ہو جاسکے۔ میں پہلے ہی عرض
کر چکا ہوں کہ آپ کی بھی عمر کی گواہی ہے۔

پھر کسی قسم کی آمیزش پر جو کسی کمر بادشاہ بولا تھا۔ "مگر آ رہی ہیں۔ اب
تم اس معاملے سے متعلق کسی قسم کی گفتگو نہ کرنا۔"
"بہت بہتر جناب۔"

مگر ایک چھوٹی سی ٹرائی دھکیلتی ہوئی کمرے میں داخل اور عمران احترا
کھرا ہو گیا۔

"بیٹھو... بیٹھو... بھائی۔" "مگر بے مترنم آواز میں کہا۔" ہم تیرا نہیں
پیتے اس لئے صرف کافی ہی پیش کر سکیں گے۔"
"میں آپ کو دونوں کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔" عمران پھر فی آواز
میں بولا۔

"اے بھائی! تم بھی ہماری ہی طرح عظمت آدم کے منظر ہو۔ اپنی جگہ تم بھی
کوئی اہم کام انجام دے رہے ہو گے۔"

عمران جب چاہا پھر گیا۔ وہ دونوں کے لئے کافی جاتی اور عمران سے
اس سے متعلق سوال نہ کرتی تھی تو معرلی نو عینت کے صفحہ وہ کیوں ہے؟
کہاں سے آیا ہے؟ اور کب لکھا جانی سونا میں قیام کر لیا؟ وغیرہ وغیرہ۔
جو اب میں عمران کو ایک سیاح اور سیاسیات کا غالب علم
ظاہر کرتا رہا تھا۔

کافی کے اختتام پر اس نے بادشاہ سے اجازت چاہی۔ بادشاہ نے
یاموں کے تازہ پھولوں کا ایک گچھا اسے تحفہ دیا تھا۔

باہر نکلا تو ایک سفید خام لڑائی ان عورت پھاٹک کے قریب اس کا
دستہ دے کے کھڑی تھی۔

"ادہ... موسیو! میں اب لاڈیل ہوں۔ یہ سب سے میرا تعلق ہے۔ میں
شاہ اور ملک سے متعلق سیاستوں کے تازہ انتہ معلوم کر کے لکھتی ہوں۔"

"میری ماں میں شاید وہ شہر سے ہو گیا ہے۔ کیا تم دیکھ نہیں رہی

یہ گھر میری بہنوں کا ہے۔

مجھے مستحق ہے لیکن اس کو ان نیت کے ہیں نہ میرے کیا اتفاق۔

مجھے اپنے بیوی تک میل جان پڑ گیا۔ اس لئے مجھے اس وقت بادشاہ کے دربار میں کوئی دیکھی نہیں۔

اس کو تو میرے چاہوں گی۔

نہ تو میرے راستے میں یا مجھ بھی ہو گا تو؟

اس کی ہنسنے والی کہ آپ میرے فریب مجھ پر چل رہی ہیں۔ وہ اس کے ہاتھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

کوئی یہ "عمران" اچھا نہ ملا ہے۔

جیسے چاہئے۔ وہ بے تکلفی سے اس کا بازو دیکھ کر گے بڑھاتی ہوئی ہوئی۔

وہ کے کہ اس کو میرے فریب لائی اور عمران اس سے بولا۔ "تھیں غلط تھی ہونے۔ میں کوئی اس بارچ نہیں ہوں۔"

پھر میں میں آپ کا وہ سب بادشاہ چھوڑ کر ایک دم مجھے مل گئی!

میں کا بائناہ ہوں۔

اوه... تب تو میں میں جا رہی ہوں۔ وہ اسے عیر سے دیکھتی ہوئی بولی

میرے اس بارچ اس کو میرے چاہوں کہ جہاں پا ہوں جا سکتی ہو۔ میں

تھیں بنا دیا میں سب بارچ نہیں ہوں۔

میں نے گئی! شاہ! آپ وہ ہیں جس سے بادشاہ عینی زبان سیکھ رہا ہے

بہت کم فریسی، عینی بول سکتے ہیں! عمران مسکراتے ہوئے

تب تو میں آپ کو اپنے گھر چلوں گی۔ مجھے ایسے ہم وطنوں سے دلچسپی

ہو کسی وہ میری زبان میں دست کشا رکھتے ہوں۔

میں ضرور چلوں گا۔ اوف... یہ وہ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

وہ لڑکی کے پیچھے گھبراہٹ اور اس کو تیز رفتاری سے ایک جانب روانہ

عمران اس نے وقوع کو محض اتفاق نہیں سمجھا تھا۔ لیکن ہر حال اسے کسی نہ کسی طرح اور کہیں نہ کہیں سے کام کا آغاز تو کرنا ہی تھا۔ یہ لڑکی ان میں سے بھی ہو سکتی تھی تو شاہی اقامت گاہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔

اس کو تیز رفتاری سے کسی نامعلوم منزل کی طرف بڑھتا رہا۔

ابا وہ ساحلی علاقے میں داخل ہو رہے تھے۔ عمران خاموش تھا۔

لڑکی نے ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے اس کو تیز رفتاری سے دھک دیا اور آدنی

آگے بڑھے اور عمران کے دائیں بائیں گھر سے ہو گئے۔ یہ بالی سونا کی پولیس کی دزدی میں تھے۔

"سب... کیا مطلب؟" لڑکی اس کو تیز رفتاری سے اتارتی ہوئی ہوئی۔

"اس شخص کو کرل سواما تو۔" لڑکی نے کہا ہے "امام۔" ان میں سے ایک نے بڑی شائستگی سے کہا

"گمال ہے۔" عمران سر ہلا کر بولا۔ "میرا نام سب تو جانتے نہیں اور کرل سواما تو نے طلب کیا ہے۔"

"کیا تھیں ہمارے میان پر شک ہے۔"

"ادب۔ بات بڑھانے سے کیا فائدہ۔" لڑکی بول پڑی۔ "یہ کوئی ایسی۔"

یہیشالی کی بات نہیں۔ بڑھانے سے کبھی کبھی اچانک خود سواما تو کے دفتر میں طلب کر لئے جاتے ہیں۔

"یہی بات ہے۔" امام نے کہا ہے بولا

"تو ایسی جلدی کیا ہے۔" عمران نے بھی ایک ایک کپ کافی کا پیو میرے

جوان کے ساتھ پھر میں بھی تھا اسے ہمراہ کر کے دفتر تک چلوں گی۔ وہ مجھے جانتے ہیں۔

"مجھے کوئی اعتراف نہیں امام۔"

وہ جازوں ہٹ چکے۔ وہ لڑکی انھیں یکسر سے میں بٹھا کر کچن میں داخل

" ایسی بھی کیا جلا ہی۔ " عمران نے بیانی اٹھانا چاہا مگر کیا !
لیکن اس نے بیانی اس کے ہاتھ سے چھین لی اور دباؤ دیکر کہہ بیٹھی ہوئی
ہوئے سے نکال دلائی۔

ایک بار پھر اسکو ٹرنیز رنڈاری سے کسی جانب اشارہ کیا تھا۔
" تم نے انھیں بنا دیا تھا کہ کل دیوی کی نامہ لکھا ہو۔ " عمران نے اپنی
آواز میں کہا

" پر وہ ہمت کر دے۔ "

" اب ہم کہاں جا رہے ہیں ؟ "

" پر وہ ہمت کر دے۔ "

" بہت اچھا۔ " عمران نے سعادتمندانہ لہجہ میں کہا

اسکو ٹرا ایک سٹی میں داخل ہوا اور عمارت کے سامنے رگ گیا۔

" اتر دے۔ " لڑکی اسکو ٹرے اترتی ہوئی لہوئی۔

اب کہیں تھا وہ دال بیت نہ پر اماں جائیں۔ " عمران مسی صورت

بنائے لہو لہا۔

" میں با اختیار ہوں۔ "

" اچھا... اچھا... چہرہ میری ٹانگہ کا درد بڑھنا چاہا ہے۔ مہ... مگر

وہ دے گا غدا تو وہیں چھوڑ آیا ہوں جس پر اپنے شرت لکھنا چاہتا تھا۔ "

" دو سر لکھ دینا۔ "

" یہ مگوئی لکھنے کی مشین ہوں۔ موڈ چو پڑا بد گیا۔ اب کچھ نہ لکھ سکوں

تھا۔ یہ نہیں دے کہیں سیر مارنے کیا جاتا ہے۔ آتھ اسے برأت کیسے ہوتی۔ میں

بادشاہ سے ترو دشت کا منت کروں تھا۔ "

" رور ! " عقب سے ایک مردانہ آواز آئی اور عمران چونک کر مڑا۔ لویسا

کا نائب ڈائریکٹر تھا اور اس کے کمرے کی چیب سے دیو الہ کی نال

ہو گئی۔

" کچھ پتہ ہے کہ مجھے سیویں طلب کیا گیا ہے ؟ " عمران نے سپا پیوی سے سوال کیا۔

" ہم کچھ نہیں جانتے۔ " جواب ملا

" خیر... خیر... کچھ دیر بعد معلوم ہی ہو جائیگا۔ "

سپا ہی سر ہلا کر وہ گئے۔

تھوڑی دیر بعد لڑکی کافی کی ٹرے اٹھائے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی

اور اسے ایک کارڈر ٹیبل پر رکھ کر ان کے لئے کافی انڈیلنے لگی۔

" کاغذ پینل اکٹھا ہے اور اپنے تاثرات لکھنا شروع کر دیکھئے۔ " اس

نے عمران کو مخاطب کیا تھا۔ پھر سپا پیوی سے ہوئی تھی۔ " میں کلاریوں کی نامہ

لکھا ہوں۔ بادشاہ کے بارے میں سپا پیوی کے تاثرات اکٹھا کر کے مضمون۔

رکھتی ہوں۔ "

سپا پیوی نے سروں کو جنبش دی لیکن کچھ بولے نہیں۔

پھر وہ کافی پیٹھ سے نکلے اور عمران کاغذ پر لکھنا چاہتا تھا۔ کافی کی چابی

میں جنبہ کر مہی کے پوڑے پہنچے۔ رکھی ہوئی تھی۔

دفعہ بیانی کے ٹرے کا آواز سنکر پٹک پڑا۔ لیکن اس کی بیانی لہو

توں کی لڑی دھکی ہوئی تھی۔

" اٹھو ! " لڑکی عمران کا شانہ ہلا کر بولی۔ تمہارا اس نے دیکھا کہ سپا پیوی

کی بیانیوں یا تھوڑا سے چھوٹی تھیں اور وہ سر سیویں کے تھوڑی پر مڑتے تھے۔

ہوئے تھے۔

" تمہاری بیانی میں کچھ نہیں تھا۔ اور یہ مگر تم نے لڑی ہی نہیں۔

لڑکی نے کہا۔

" اب پیٹھ لیتا ہوں۔ "

" نہیں... جلدی کر دے۔ "

تہ یک ہی تھی۔ اپنا ہاتھ جیب سے نکال دیا۔

دروازہ سامنے ہے۔" ایئر سروس دیکھیں لہذا

عمران نے نشانوں کو جنشادی دروازے کی طرف اشارہ کیا اور دوا دے دیا۔
کیونکہ بڑھ گیا۔

مرہ فہمادینہ اور لوئیسا مینٹل میں کے قریب کھڑی مسکرا رہی تھی۔ عمران نے کہا کہ وہ گر لڑا۔ تو یہ بھی کھڑے والہ دینا۔ میں کہتا تھا کہ ہر ماں جائیں گے۔

تہ جاؤ۔" لوئیسا نے ہاتھ پر لڑائی مخاطب کیا۔

وہ جی ٹی لیکن ایئر لائن کے دروازے کے قریب کھڑا رہا۔
"اب چھوٹا کر دے۔" لوئیسا پوچھنے کے انداز میں بولی۔ "میں تمہیں
میں میرے آپ میں نہ بچاؤں سکتی۔ اگر ہم بادشاہ سے ملنے کی حاکمات نہ کر
سکتے۔"

جیسا۔" عمران نے ہیرت سے کہا

"اس سے کوئی بھی سفید فام ملنا پسند نہیں کرتا۔ خصوصیت سے خرابی
تو یہی طرح منہ نہیں۔ اور غالباً اپنی سو حققت کی بنا پر تم پولیس اسٹیشن
پر بھی طلب کئے گئے تھے۔"

"اوہ۔ تو کیا تم اس وقت ہٹ میں موجود تھیں؟

"ہماری ملاقات یہیں ہوئی اگر وہ دونوں سپاہی نہ آچکے۔ میں

رہی کہ با۔ بات دیکھ رہی تھی وہ دروازے سے نکل آئی تھی۔"

"ابالہ خیریت سے ہونا؟" عمران نے خوش ہو کر پوچھا۔

"فصولہ بائیں ختم کر دے۔" دفعہ وہ سخت لہجے میں بولی۔

"ختم سمجھو۔" عمران نے اس پر سوالیہ نظر ڈالی۔

"میں یہی کہاں ہے؟"

"جس طرح تم فراگ کو چھوڑ بھاگی تھیں اسی طرح وہ بھی کچھ چل دے
گئی۔ دیکھو نا اب ہم دونوں کچھ آٹے ہیں۔"

"میں تم پر اعتقاد نہیں کر سکتی۔"

"تو پھر اس تقریب کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔"

"بادشاہ کون ہے؟"

"اول درجے کا پرنس معلوم ہوتا ہے۔ کچھ جیسے تو تصویرت آدمی کو بھائی
کہہ رہا تھا۔"

"تم اس سے کیوں ملنے گئے تھے۔؟"

"لوئیسا سچ بتاؤ۔ کیا تم بھی اس کے خلاف سازش میں شریک ہو؟"

"کیسی سازش؟" لوئیسا کے لہجے میں ہیرت تھی۔ وہ عمران کے انداز سے

کے مطابق وہ اداکاری نہیں ہو سکتی تھی۔

"مجھے محض ایک زاعلی ہیرت ہے۔" وہ اسے بغور دیکھتا ہوا بولی

"کیا کہنا چاہئے ہو؟"

"عنقریب یہاں بغاوت ہونے والی ہے۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" وہ خشک لہجے میں بولی

"اگر ایسا نہیں ہے تو تمہیں سودا مارنے کے آدمی بادشاہ کے ساتھ والوں پر

کیوں نظر رکھتے ہیں۔"

"سیکیورٹی۔"

"بہر اس سے۔ مار کوئی دین اس کا تختہ الٹ دینے کی فکر میں ہے۔"

"مجھے ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"لیکن میں یہ نہرو رجانا چاہوں گا کہ تمہارے پہلے سوال کا کیا مطلب

تھا۔ تم نے مجھ سے یہ کیوں پوچھا تھا کہ بادشاہ کون ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ہنری

سٹیم نہیں ہو سکتا۔"

کے نہیں۔

”تو پھر میں جاؤں؟“

”نہیں! جیسا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاؤں تم میری قید میں رہو گے۔“

”پھر اسے ملک میں عورت کی قید عشق کہلاتی ہے۔“

”ڈاکٹر اسے ہنہ خانے میں لے جاؤ۔“ ڈاکٹر اس کی طرف توجہ دے

بغیر پانی۔

”تم بھی چلے میرے ساتھ۔“ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرتے ہوئے کہتا ہے۔

”جہاں عرف عشق کا مطلب ایک اور ایک تین ہوتا ہے۔“

”جیسا؟“ ڈاکٹر دیو اور کو جنس دیکھ کر فرمایا۔ اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر دیکھ کر فرمایا۔ ”عمران نے مغمو نظروں سے دیکھتے ہوئے کھنڈی سے

ڈاکٹر اسے کور کئے ہوئے ایک طرف ہٹ کر دو واڑہ سے گذرنے

کا راستہ دیا تھا۔ لیکن عمران جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔

”چلو۔“ ڈاکٹر نے پھر آنکھیں نکالیں۔

”میں تو نہیں جاؤں گا۔ اتنے دنوں بعد ڈاکٹر کو دیکھا ہے۔ جی بھر

دیکھ لینے دو۔“

”مادام کیا میں اسے مار ڈالوں۔“ ڈاکٹر نے ناخوشگوار لہجے میں پوچھا۔

لیکن ڈاکٹر اس کے کچھ کہنے سے قبل ہی عمران بولا۔ ”ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم

تو مجھ سے انتقام بھی لینا چاہو گے۔ باز میں نے کتنی پانی کی گتھی بھرتی کی۔“

”مادام! اجازت ہو تو میں اپنی نوپاں کا بار لے لوں۔“ ڈاکٹر فرمایا۔ ”میرا

کے توجہ سے کہیں گے۔ پسلی کی کم از کم تین ہڈیاں تو وہ مجھ کا اجازت دیجئے۔“

”ہر دو۔ پہلے میں اس کی جامہ تن لٹائی لوں۔“ ڈاکٹر بولی۔

ڈاکٹر نے دیو اور کا رخ عمران کی طرف کئے ہوئے دو واڑہ بن کر کے بولٹ

کر دی۔ ڈاکٹر اسے بڑھ کر عمران کے کوسٹ اور پیٹ کی جیب میں پھنسا دیا۔ لی

پکن داہ پوری طرح پوشیا رکھی مشاڈ اسے خورشید کھا کر کہیں عمران اسے اچھا

رفتہ بنائے کر اچھا ڈھال نہ بنائے۔

”بہت زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔“ عمران نے اس سے کہا۔

”جیسا کہ ڈاکٹر کے ہاتھوں پہنا جاہت ہوں تاکہ مجھ سے دل صاف ہو جائے

”اس کی۔“ توں میں منت آتا۔“ ڈاکٹر اسے بولی۔ ”لاؤ دیو اور

کے دو۔“ عمران نے غم پر ہاتھ اکٹھا کیا تو اسے کوئی مار دوں گی۔“

”منظور۔“ عمران نے غمزدہ آواز میں کہا کہ اس کے ساتھ دیو اور

پھر وہ ہاتھ اکٹھے دیو اور سے چالاک تھا اور ڈاکٹر اسے ڈاکٹر

دیو اور اسے کہہ کر اسے کور کئے ہوئے کہا تھا۔ ”اب شروع ہو جاؤ۔“

”خود سے دیکھتی رہنا اگر میرا ہنس ہاتھ بھی اس پر پڑے تو یہی رنج فائدہ کر دینا

”ڈاکٹر اسے ڈاکٹر نے بڑی طرح جھل پٹ ٹاری کئی۔ ڈاکٹر عمران

کے ساتھ پڑا۔ ہنہ مشاڈ پہنا ہوا تھا ہی تو ڈاکٹر کا کپڑا عمران کی بڑی پھرتی سے

اس جانب پڑ گیا۔ ڈاکٹر کا کپڑا نہ پوری قوت سے دیو اور پر پڑا۔ اس کی

پسلی کے چاند کا واڑہ سے اٹھتی تھی۔

”تھیکا اسی وقت کسی۔“ با۔ کے دو واڑہ پہن کر فرار کر دیا۔

”کوئی ہے؟“ ڈاکٹر اسے غصے سے آواز دے رہا تھا۔

”ڈاکٹر اسے آواز آئی۔“ دو واڑہ سے دو واڑہ پہن کر فرار کر دیا۔

”ڈاکٹر اسے غصے سے آواز دے رہا تھا۔

”ڈاکٹر اسے آواز آئی۔“ دو واڑہ سے دو واڑہ پہن کر فرار کر دیا۔

”ڈاکٹر اسے غصے سے آواز دے رہا تھا۔

”ڈاکٹر اسے آواز آئی۔“ دو واڑہ سے دو واڑہ پہن کر فرار کر دیا۔

”ڈاکٹر اسے غصے سے آواز دے رہا تھا۔

”ڈاکٹر اسے آواز آئی۔“ دو واڑہ سے دو واڑہ پہن کر فرار کر دیا۔

”ڈاکٹر اسے غصے سے آواز دے رہا تھا۔

”ڈاکٹر اسے آواز آئی۔“ دو واڑہ سے دو واڑہ پہن کر فرار کر دیا۔

کمرے کے لئے دس چار سو روپے آدمی "تم بغیر" ہی لگا رہے تھے۔

"ان میں سے کسی نے دیو الود سنبھل دیکھے تھے۔ عمر ان میں سے ایک کو پہچان لیا۔ ہر شب میں کافی کر پینس ہو جانے والوں میں سے تھا۔

"میں یہ کہہ مقلد ہے؟" کوئی سا غیبیہ بچہ یہی تھی۔
"موصوبہ کرنا سو مار لیا کے دفتر میں معلوم ہو گا۔" کسی نے کہا۔ "فی الحال یہی نہیں بد رکھو۔"

وہ ان کو سرنگے میں باہر نکلتے۔ وہ لڑکی بھی حراست میں تھی جو عمرانہ کو اسکوٹر پر لائی تھی۔

"اب قیامت اسی میں ہے کہ ہم اپنی زبانیں طعنیہ نہ رکھیں۔" عمرانہ نے کہا۔

سب کو مخاطب کر کے اوروں نے کہا۔

سب کو مخاطب کر کے دفتر لگاؤ ایک کھٹے ٹرک پر لے جائے گئے تھے۔
سو رہا تو انہیں چرن کے قہر تو دفتروں سے دیکھا رہا۔ پھر فرمایا۔ "تم میں سے کھارہیوں کی نامہ لگا کر کوئی ہے؟"

"جی ہاں!" لڑکی کا بوجھ بھی کچھ اچھا نہیں تھا۔

"تو تم یہاں کی باشندہ ہو۔"

"صوبہ میں سے۔"

"تم نے میرے آدمیوں کو کافی میں شہاب آدرا دہادی تھی۔"

"ہاں... جی ہاں دی تھی۔"

"سیدوہ؟ کیا تحقیق علم نہیں تھا کہ تم سے ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے؟"

"میں سے بھی بڑا جرم ہم سے سرزد ہوا ہے سو مار لیا۔" بائیں جانب سے

ایک لڑکی نے آواز دیا۔ سو مار لیا تو کھڑا کر کھڑا ہو گیا۔ نوادہ لڑکی یہ دیکھ

میں تھی۔ مقلد کی باشندہ تھا اور سو مار لیا تو کھڑا کر کھڑا ہو گیا۔ نوادہ لڑکی یہ دیکھ

میں تھی۔ سو مار لیا تو کھڑا کر کھڑا ہو گیا۔ نوادہ لڑکی یہ دیکھ

وفا تھا کہ نوادہ سو مار لیا تو کھڑا کر کھڑا ہو گیا۔ نوادہ لڑکی یہ دیکھ

"تم نے ہر محبشی کے ہاں کی توہین کی ہے۔" اس نے عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"مہم... میں نہیں جانتا تھا۔" سو مار لیا تو عمران کو گھورتا ہوا بولا۔ "یوٹیکوٹا برنظر دھن میرے فرائض میں شامل ہے۔"

"انہیں جانے دو..."

"بہا... بہت بہتر جناب۔" سو مار لیا تو کھڑا کر کھڑا ہو گیا۔ نوادہ لڑکی یہ دیکھ

کھارہیوں کی دیکھ رہے۔

"فی الحال ان سمجھوں کو میرے دفتر میں کھجوا دو۔"

"بہت بہتر جناب۔"

عمران نے بیٹا کو اکھڑا کر کہہ دیا۔ وہ اس صفحہ بنا کر دوسری طرف دیکھنے لگی

نوادہ لڑکی تھا۔ سو مار لیا نے میراڑی سے کہا۔ "انہیں جرنل کے دفتر میں لے جاؤ"

بحرہ عقی کرے میں چلا گیا تھا اور قیدی ایک گاڑی میں بٹھائے گئے تھے۔

جرنل دی شخص ثابت ہوا جس نے ان کے منہ میں مداخلت کی تھی

س نے صرف عمران کو اپنے سامنے طلب کیا تھا۔ لیویا اور اس کے ساتھی

دوسرے کمرے میں دے گئے تھے۔

"بیمہ جانیے۔" جرنل نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ عمران

اس کا شکریہ ادا کر کے بیٹھتا ہوا بولا۔ "میں نے غلط انارڈ لکھا تھا۔ آپ ایک

لڑکی کی نقل نہیں ہیں۔"

"لیکن ہماری محمود انتہا کی معلومات سے کہ ہیں۔"

"میں صرف اس وقت کی بات کر رہا ہوں کہ آپ نے صرف مجھے طلب کیا ہے"

یہ اسی لئے ممکن ہو سکا کہ آپ نے سب محبشی کو سب کچھ بتا دیا تھا۔"

اب مناسبت یہی ہو گا کہ آپ ان تینوں کی حراست میں رکھیں۔ ورنہ

کھیل بگڑ جائیگا۔

"میں سمجھتا تھا کہ مجھے ہی کہنا پڑے گا۔ اس کی تصدیق بھی کی جا چکی ہے کہ پوئینگ کے مذہب میں تو شخص دوپن کا بھائی ہے فرگسٹا ہی ہے۔"

ۛ

فرگسٹا سو مارٹو پر سے پڑا۔ اور وہ پوئینا بی پر سے پڑے اس کی نحوہ سے بڑے جوتے پہنے۔ "پھر میں کیا کرتا۔" وہ ہانا سے بولا "کم از کم تو یہاں آکر تو روک سکتے تھے۔"

جنرل کے آگے میں بے بس تھا۔

"صدا ال تیر ہے کہ تمہارے بادشاہ کو ان لوگوں سے کیا عجیبی ہو رہی ہے؟"

تو پھر تم کیا جانتے ہو۔

موسیو فرگسٹا میں باقی سونا سے تنگ آ گیا ہو۔

کسی طرح تو میک کو نکال لاؤ۔ میں تمہیں یہاں سے نکال لے دوں گا۔

لیکن میں یہاں سے جان بھی نہیں چاہتا۔

تب تم سیدھے جہنم میں جاؤ گے۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم مارکوئی دوپن اتنی دیر کیوں کر رہے ہو۔

مجھے تو یہاں سے جلد ہی پھیل نہیں ہے۔

پھر تو جنرل کے بادشاہ کو۔۔۔ بادشاہ کا عام ہو گیا ہے۔۔۔

فرگسٹا نے بھی جانی۔

"مجھے تم لوگوں کے اس سے ہے اس قدر عجیبی نہیں ہے کہ میں اس میں

میں رکھنے نے بیٹھوں گا تم لوگوں نے مجھے آؤی مانگے تھے وہ میں نے نہیں کر دیتے۔"

"اچھی بات ہے تو مجھے مارکوئی دوپن سے بات کرنی چاہیے۔"

"پھر حال تم میرے لئے کچھ بھی نہ کر سکے۔"

"مجھے افسوس ہے موسیو فرگسٹا۔"

"میں اتنا بھی نہیں کر سکے گا۔ مجھے وہ جگہ یاد وہاں جنرل نے ان لوگوں کو منتقل کیا تھا۔"

"میں کو شش کر دیں گا۔"

"تو میکا فرگسٹا کے وقار کا مسئلہ بن گئی ہے۔"

"مجھے احساس ہے موسیو فرگسٹا۔"

"بس مجھے اس کی موجودہ قیاسگاہ کا پتا معلوم ہونا چاہیے۔ پھر سب کچھ میں

خود ہی کر لوں گا۔"

سو مارٹو کچھ کہنے والا تھا کہ ایک خادم نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔

"مارکوئی آپ سے مل سکیں گے پورا آئز۔۔۔"

سو مارٹو اس کے ساتھ چلا گیا۔ اور فرگسٹا نچلا ہونٹا دانتوں میں ادا ہے

اس دروازے کو کھولا تاہا جس سے وہ دونوں گزرے گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہی خادم پھر کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ کو مارکوئی نے یاد فرمایا ہے پورا آئز۔۔۔"

فرگسٹا نے دل ہی دل میں مارکوئی کو ایک سو فی صدی کا دیو، دور ٹھہرا دیا

جس کمرے میں اسے لایا گیا وہاں مارکوئی، ڈال اس پار لیکا اور کمرے میں سو مارٹو پہنچا

تھے۔ فرگسٹا کو دیکھتے ہی وہ خاموش ہو گئے۔ فرگسٹا نے محسوس کیا کہ وہ

میں سے متعلق گفتگو رہی ہو۔ ان کے ہر دوں پر کچھ اچھٹ تھیں۔

دیکھئے۔ فرگسٹا ایک کمرے تک پہنچ کر ان کے قریب ہی بیٹھ گیا۔

میکن ان کے ہونٹوں میں جھنڈن ہوئی۔ فرگسٹا صرف سو مارٹو کو دیکھ رہا تھا۔

پہنچا۔ دفعۃً سو مارٹو بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "مجھے افسوس ہے موسیو

سب کچھ آپ کا وجہ سے ہوا۔ میں نے آپ کو بتا دیا تھا آپ کا اس طرح

تجربوں میں پھر نامناسب نہیں۔ بالآخر آپ پیچھے گئے۔"

"تو تم نے الیہ دونوں کو بتا دیا ہے کہ میں کون ہوں۔"

"ہاں گنہگار تھے۔" ڈال اسپارلیکا دہاڑا ساتھ ہی اس کا رپو الیہ بھی لگا دیا۔
 "نے فراگ کی کھڑکی کا نشانہ پیتے ہوئے کہا۔" مجھے علم ہوتا تو یہیں ہی بیٹھ جاتا۔
 "نہیں، ڈال کیا دیتا۔ ہمارا ہی برادری کا تہاؤمہ داد ڈیڈا فراگ۔" ڈال اگر تو ان
 "سب کو سنا تو کی مدد نہ کرتا تو ہم اس طرح تباہ نہ ہوتے۔"
 "نہیں، ڈال کیونکہ کام دے باجیتر آؤ گی۔" فراگ دہاڑا کو کھڑا ہو گیا۔ اور سوما تو
 "دور سے ان کے درمیان آتا ہوا بولا۔" حالات کو اور زیادہ خراب کرنے سے
 "نہیں۔۔۔ یہ جھگڑے کا وقت نہیں ہے۔"

"اسپارلیکا اپنا رپو الیہ ہسٹریں رکھ لو۔" مار کوئی مضطربانہ آواز نہیں
 "جو۔" قرینہ چست نہ کر بیٹھے ہو اور دھتھارے اختلافی جاذبہ کا تعلق میرا کہ
 "فہرست سے ہے، ہے پھر کسی وقت کے لئے اٹھا رکھو۔"
 "ڈال اسپارلیکا نے رپو الیہ ہسٹریں رکھ لیا۔ پھر وہ تینوں بیٹھ گئے
 "یہ فراگ اٹھ اڑا۔"

"تم سوما تو سہ سوال کرو کہ اس نے میرے سلسلے میں تمہیں

"سوال دھوکہ دیا تھا۔" فراگ نے دوپٹے کو مخاطب کیا۔

"اس کی ضرورت نہیں موسیو فراگ۔" بیٹھ جاؤ۔"

"لیکن فراگ کھڑا ہی رہا۔ سوما رپو بولا۔" میں نے تو یہ کہا ہے کہ آپ
 "کی بے احتیاطی کا وجہ سے وہ لوگ ہوشیار ہو گئے ہیں اور اب تو یہ سوال
 "جی پیا ہو گیا ہے کہ وہ کتنا جانتے ہیں۔"

"وہ سب کچھ جانتے ہوں گے۔" ڈال اسپارلیکا غصیلے لہجے میں بولا۔

"مار کوئی کچھ ہرے پر نگر بندی کے آثار گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ اس نے سوما کو
 "کہا۔" ڈال فری کی حفاظت کے انتظامات سخت کر دیئے جاتے ہیں۔"

"اس کے ہتھکڑے ہوئے آدمی ہمارا ساتھ نہیں دیں گے۔" ڈال اسپارلیکا

"نے فراگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"سما تو اپنی ناپاک زبان بند نہیں رکھے گا۔" فراگ دہاڑا
 "میں کہتا ہوں بات نہ بڑھاؤ موسیو فراگ۔" دوپٹے سانپ سیرج پھینکا۔
 "اسے سمجھاؤ۔"

"اسپارلیکا۔"

"مجھے اجازت دیجئے مائی لارڈ۔" سوما رپو اٹھتا ہوا بولا۔ "ڈال کے کپڑے
 "سے تشویش ہو گئی ہے۔"

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ تم جاؤ۔" دوپٹے ہاتھ اٹھ کر بولا

"سوما رپو چلا گیا۔

"میں بھی جا رہا ہوں۔" فراگ غرایا

"کہاں موسیو فراگ؟" دوپٹے آہستہ سے بولا

"یہاں نہیں رہوں گا۔"

"فی الحال یہ ناممکن ہے موسیو فراگ۔"

"مجھے یہاں سے جانا ہی پڑے گا مار کوئی دوپٹے اگر میں سوما تو نے مجھے

"بھی ڈالیں کر لیا ہے۔ میں اسے اپنی تین سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنی شخصیت چھپانی

"پڑے۔ سوما تو نے تو یہی مجھے مشورہ دیا تھا اور خودی میرا دھماکا کر کے چلا گیا۔"

"جو ہوا سو ہوا۔ ہر حال اب تم احتیاط برتنو گے موسیو فراگ۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تم اپنی دیکھو کر رہے ہو۔ تمہیں تو کوئی بھی نہیں شروع

"کر دینا چاہیے تھا۔"

"ابھی وقت نہیں آیا۔ تم یہاں کے حالات سے واقف نہیں ہو۔ محمد تین دن

"بند ہو گا۔"

"اگر سوما دوران میں ڈال تباہ نہ ہو گیا تو۔" فراگ طنز سے لہجے میں بولا

"ناممکن! میری نگرانی بہت عرصے سے ہو رہی ہے کوئی نئی بات نہیں۔ وہ

موجودی وجہ سے بادشاہ کے آدمی کی قدر تیزی دکھانے پر آمادہ ہو گئے۔

"اب ہم میں نہ رہنا میرا خیال ہے کہ ان چاروں میں کوئی خاص آدمی ضرور تھا۔ چاروں ذرا سیسی تھے۔ اور یقین معلوم ہونا چاہیے کہ فرانس ہمارا مدد کر رہا ہے۔ مجھے ان دو ہمارے طریقوں کا انتظار ہے جو فضا سے زمین پر دسترس بھیج دیں گے۔"

فرنگ بیٹھ گیا۔ وہ اس طرح دوپٹے کو دیکھ رہا تھا جیسے کسی شخص سے بچے کی تعینات سن رہا ہو۔ "دیکھو دوست! وہ بالآخر بولا۔ ان چاروں میں سے ایک یقیناً ذرا سیسی نہیں تھا۔ وہی تو بادشاہ سے ملا تھا۔"

"نہیہ۔ یہ وہ بھی ذرا سیسی ہی تھا۔"

"میں تو اسے اپنی سمجھا تھا۔" فرنگ مضحکہ اڑانے والا انداز میں بولا۔ "وہ اہل زمانہ کی طرح اسپینی بھی بول سکتا ہے۔ لیکن ٹوٹیا سائے بتایا کہ وہ بھی کالا آدمی ہے۔ ایک ایشیائی۔ میں پھر کہتا ہوں تو کچھ کرنا ہے فوراً شروع کر دو۔ اس آدمی کا کھوپڑی میں شیطان کا مغز ہے۔"

"تم کس کی بات کر رہے ہو۔"

"اس کی جڑ۔" نے مجھ جیسے آدمی کو یہ تو فائدہ بنا کہ اپنا کام نکالا تھا۔ اور تم لوگ اس پار دیکھا سن لو! ٹوٹیا یقیناً گرفتار کر کے لے جانا چاہتا ہے اور وہ مار ڈالنا چاہتا ہے۔"

"کس... کیوں؟"

"اس نے کہ تم اس زمین دوڑتے کاپلان اور ڈائیکرام اپنے نیچے میں بکتے ہو۔" "نہیہ... ڈان اسپار دیکھا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں سراسیمگی کے آثار تھے۔"

"اوہ... خدایا! دوپٹے کے راہ کر انہی کینیاں دیا میں اور پھر کھلا کر بولا۔ "میں نہیں جانتا تھا کہ اپنی چھت کے نیچے میں نے اتنے جھگڑے پال رکھے ہیں۔"

"میں نے تمہارا کیا بکاڈا ہے دوپٹے آؤ ان۔ سپر ریٹاے بھرتی ہوئی آؤ ان میں کہا۔"

"اتنے لمبے۔ تمہاری ٹانگ میں ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی ذخیرے تک ابھی جا پہنچا ہو۔ اور پھر انیسویں صدی میں یہاں تم دونوں کی موجودگی میرے لئے پچھانسی کا پھندا بن سکتی ہے۔"

"اچھا تو پھر۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اب کیا کروں۔"

"خود کارہ ردا فی شہر کر دو! فرنگ بولا۔ "تم تو میں ہو چلے گئے باوجود کسی تمہارے ساتھ ہوں۔ میرے آدمی تو سمیت یافتہ لڑاکے ہیں۔"

"نفی! دھمکی سے بغیر ہم کامیاب نہ ہو سکیں گے۔"

"پنشن، لیٹ کر انکو کھانا سو میرے دوست۔ کس گدھے نے تمہاری صحت کے لئے بغاوت کی تویر کی تھی۔"

"بہتر یہ نہیں! دوپٹے مضطربانہ انداز میں بولا۔ "تم میری چھت کے نیچے ہو۔"

"یہ چھت صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھنے والی ہے دوپٹے۔ ورنہ اب بھی کچھ شروع کر دو۔ معمولی سی پھالے پر مبنی۔ وہ انجمن جانیوں کے ورنہ کھوٹی دیو بے رحم تو دیکھ لو گے۔ ہنگامہ ہو گا۔ کاناہہ ہسٹو کبھی نہ لگے ہو اپنا جواب نہیہ! دکھانا۔"

"میرا خیال ہے کہ موسیو فرنگ کا مشورہ درست ہے۔" ڈان اسپار دیکھا

بھرتی ہوئی آؤ ان میں بولا

"مجھے وقت چاہیے! فیصلہ کرنے کے لئے کچھ وقت چاہیے۔ میں تھوڑی دیر بعد یقیناً جواب دے گا۔"

دوپٹے کے کرے سے چلا گیا اور وہ دونوں خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"مم... مجھے اس آدمی کے بارے میں کچھ اور بتا دو مجھے مار ڈالنا چاہتا ہے۔
 ڈالنا اسپارڈیکا بھرائی ہوئی آؤ، نہیں بولا۔"

"صورت سے سوال درجہ کا احمق معلوم ہوتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ...
 بات اس سے آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ ایک زوردار دھماکے سے درودیا لڑکر مردہ
 گئے۔ پھر لپے بہ لپے کئی دھماکے ہوئے۔ آوازیں دور کی تغیر لیکن نہیں ہوتی سی
 محسوس ہوتی تھی۔"

"فرانک نہیں رہا تھا۔ ڈالنا اسپارڈیکا کے پیرے پر ہوا ایساں اڑی تھیں۔
 ٹھیک اسی وقت دوپن کرے میں داخل ہوا اس کی سانس پھول رہی تھی۔
 جب اسے سمجھا تو بھاگنا شروع کیا تو ڈالنا ہوا آیا تھا۔
 "تم نے دیکھا؟" فرانک اٹھ کھڑا نکال کر فرمایا
 "یہ... یہ... کیا ہو رہا تھا؟"

"آپ سچ بگو، وقت فرمائیے۔" فرانک دیکھو۔ "فرانک اس کی طرف ہاتھ
 اٹھا کر بولا۔"

"لیکن... لیکن! ڈالنا اسپارڈیکا بھلا یا
 اس کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔" فرانک چیخا۔ "میری بات نہیں سنی تھی؟"
 سوئی کچھ نہ بولا۔ پورے محل میں بھٹا۔ کسی یہ کئی تھی۔ ام بیلی ادرنی پار
 بھی کمرے میں پہنچ گئیں۔ فرانک لپا ہوا آؤ دیکھ کر مسکرایا۔
 "اگر ذخائر تباہ ہو گئے تو اب میری بادی ہے۔" دوپن نے کہا اور مہارے
 کمرے میں بھاگنے لگا۔

"تم بھی خود کو مردہ سمجھو۔" فرانک نے ڈالنا اسپارڈیکا کی طرف دیکھ کر کہا
 "مجھے تو فزودہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔" ڈالنا اسپارڈیکا حلق بھاگ کر چھا۔
 "جتنی جلد ممکن ہو ہمیں محل چھوڑ دینا چاہیے۔" دوپن نے ہاتھ پٹے ہوئے کہا
 "میرے ساتھ آؤ۔ ہم فراہ ہو سکے ہیں۔"

"مخفیہ کیا سکتا ہو! فرانک ہنرات المینان سے ڈالنا اسپارڈیکا کرنا
 انگلی اٹھا کر بولا۔ "لیکن ایک شرط کے ساتھ۔"

"اسے میں کہتا ہوں بھائی۔" دوپن ہاتھوں کی طرح اچھلتا ہوا بولا۔
 "تمکل دیکھو اس باغی کی۔" فرانک نے دوپن کی طرف ہاتھ اٹھا کر تھوڑا سا
 "جہنم میں جاؤ۔" دوپن نے کہا اور جھلنگ مار کر دروازے سے نکل آیا۔
 ام بیلی بھی اس کے پیچھے ہی چھٹی چلی گئی تھی۔

"تم اپنی شرط جاری سے بتاؤ! ڈالنا اسپارڈیکا کو کھڑے نہ ہو سکتے ہیں۔
 شاید وہ ڈائمنٹ میں ہی تھا۔ لڑنے بھڑنے والی آدمی نہیں ہو سکتی۔
 "لی ہاؤ آؤ میرے حیرانے کر دو۔" فرانک نے پرسکون آواز میں
 "خاموش رہو گئے۔" اسپارڈیکا حلق بھاگ کر چھا۔

"ٹھیک اسی وقت کرنل سو ماڈر کرے میں داخل ہوا۔ اس نے اس کی طرف
 پر وحشت ناپ رہی تھی۔ "مم... مار کوئی کہاں ہیں؟" اس نے ان کی طرف
 توجہ دینے بغیر سوال کیا۔

"بھاگ گیا۔" فرانک نے تہقہ لگایا
 "غضب ہو گیا۔ اس کے ذخائر تباہ کر دیئے گئے۔ جرنل کے آدمی محو
 کو گھیر رہے ہیں بھاگو۔"
 "جب محل کو گھیر رہے ہیں تو بھاگو گے کس طرف ہے۔" فرانک نے
 طنز یہ لہجے میں پوچھا۔

"یہاں سے سرنگ بھگن نکلتی ہے۔ جس کا علم مار کوئی کے علاوہ کسی
 کو بھی نہیں۔" تم کیا جانو؟

"مار کوئی نے مجھے بتایا ہے۔ مگر مار کوئی نہیں کہاں۔"

"وہ تمہاری سرنگ کے ذریعہ فراہ ہو گیا ہو گا۔"

"تب تو بہت برا ہوا میں نہیں جانا کہ سرنگ کا دہانہ کہاں ہے۔"

”مرب کچھ اس جالور کی وجہ سے ہوا“ ڈان اسپارلیکا فرنگ کی طرف ہاتھ اٹھا کر چخا۔ دوپن میں ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔
”ادہ خدا کی پناہ۔“ گریٹ سوامارٹو انت پیس کر بولا۔ ”میں ناسحق یہاں آیا۔“

پھر وہ دروازے کے طرف بڑھا ہی تھا کہ فرنگ اسے روکنے کے بہنے ڈان اسپارلیکا کے قریب سے گزرا اور قبل اس کے ڈان اسپارلیکا کچھ سمجھ سکتا۔ فرنگ اس کے ہوسٹر سے دیو اور نکال کر سوامارٹو فرنگ کر دیا۔ گریٹ اس کے بائیں پہلو کو چھب گئی۔ وہ چاروں خانے پت کر کر کھنڈا ہو گیا۔ ”سگ... کیا... تم... تم پاگل ہو گئے ہو۔“ ڈان اسپارلیکا نوزدہ لہجے میں کہتا ہوا۔

”بہن! کرے والوں کو یہ زندہ نہیں چھوڑتا۔“ فرنگ نے سر دھج میں کہا اور پھر ایک گہری پریٹھنا ہوا۔ ”اب تم قیدی بن جاؤ گے اور اٹھا کر میری گود میں بیٹھا دو۔ نہ تمہیں بھی مار ڈالیں گے۔“
”ادہ... خدا یا میں کیا کر دوں۔“
”خدا کو یخ میں نہ لاؤ۔ میں تم سے کوئی بہت اچھا کام نہیں کر رہا۔ میں بھی نہ ہی آدمی ہوں۔ اسے بڑا اشتہار نہیں کر سکتا۔“
”تم نہ ہی آدمی ہو... تم... تم۔“

”تمہیں اس پر جرت کیوں ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ کلیساؤں میں اپنی سداقتی باری عیسیٰ کے گس کر دو سروں پر مبارکی کر کے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔“
”اسے چھو۔“ یہ کہو اس کا وقت نہیں ہے۔“ ڈان اسپارلیکا نے لہجے سے بولا۔
”فرنگ! جیسی طرح جانتا ہے کہ وقت آئے ہے پہلے نہیں مرے گا۔“
”جیسی طرح جانتا ہے... دیوانہ ہے۔“ اسپارلیکا نے باری کی طرف دیکھ کر کہا۔
فرنگ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ام بنی دو رہا ہوئی آئی اور ہانپ ہانپ کر کہنے لگی۔

”وہ نکل گیا... لیکن میں راستہ جانتی ہوں۔ میں نے اسے فراموش نہ کیا ہے۔ وہ ایک طویل سرنگ ہے۔ نکل چلو چل رہی ہے۔“
اتنے میں باہر سے فائرنگ کی آوازیں بھی آئیں۔
”خیر... خیر...“ فرنگ اٹھتا ہوا بولا۔ ”چلو راستہ دکھانا۔ ام بنی تم آگے چلو اس کے بعد ہی ہمارا۔ پھر ڈان اسپارلیکا۔“

فرنگ ان کے پیچھے دیو اور نکالے چل رہا تھا۔ ایک کمرے کی ایک بڑی الماری سرنگ میں داخل ہوئے گا راستہ ثابت ہوئی۔ کچھ دور چل کر گہری تاریکی سے سابقہ پڑا تھا اور پھر ایک بیک انڈیا نے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں جو مخالف سمت سے آ رہی تھیں۔ ام بنی پلٹ پڑی۔

”ہرو... ہرو۔“ فرنگ نے پرسکون انداز میں سرگوشی کی۔ ”دیوار سے لگا کر کھڑے ہو جاؤ... دم سادھے رہو!“
وہ دیوار سے لگا کر ایک لائن میں کھڑے ہو گئے۔ پھر اب لگا جیسے دوڑنے والوں میں سے کوئی گھر کر رہا ہو۔ ”میں کچھ نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا۔“ کسی نے کہا اور ان لوگوں نے مار کوئی دوپن کی آواز صاف پہنچائی۔
”واپس چلو!“ فرنگ اہستہ سے بولا۔ ”بے آواز چلنا ہو گا۔ میں بچاؤ کی کوئی تابیر کر لوں گا ورنہ اندھیرے میں مارے جائیں گے۔“

وہ بڑی احتیاط سے پلٹ پڑے۔ دوپن کی آواز وہ اب بھی سن رہے تھے جو مسلسل بولے جا رہا تھا لیکن فاصلہ زیادہ ہوئے کی وجہ سے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔
سرنگ سے نکل کر وہ پھر اسی بڑے کمرے میں آ پہنچے یہاں فائرنگ کی آوازیں اب بھی گونج رہی تھیں۔ شاید محل میں دوپن کے ملازمین نے مورچہ سمجھال لیا تھا۔ فرنگ نے دوسری جانب کا دروازہ بولٹ کر کے اپنے ساتھیوں کو سرنگ

واٹ اناری کے پاٹ کی اوٹ میں آجائے گا اٹا دیا۔ خود پاٹ کے قریب ہی
تھا۔ یونیا تھا اور دیو اور کا دے اس پوزیشن میں دکھا تھا کہ خودی طور پر
قائم رہ سکے۔

قدموں کی چاپ بہت قریب آگئی تھی۔ اور پھر اچانک مار کوئی سرنگ
کے دہانے سے اچھل کر کمرے کے فرش پر آ پڑا۔

فراگ نے سیدھا کہیں ایسا نہ ہو کہ دوپہن پلٹا کہ اس کی طرف دیکھنے
لگا۔ اور حملہ آور ہو گیا۔ وہ جہاں تھا اس نے خود ہی دوپہن پر یہ کہتے ہوئے
چھوٹا لگا۔ "خدا، مگر کچھ۔ مجھ سے بچ کر کہاں جائیگا۔ میں نے کریں
... تو کا بھی خاتمہ کر دیا۔" دوپہن کو ایک ہاتھ سے دوپہن سے دھتیری
... نہ س کے دہانے کی طرف پلٹا اور دیو اور کا رخ سامنے کھڑے ہوئے افراد کی
... کیا کرتا ہوا ہاڑا۔ "اپنے ہاتھ ادھر اٹھاؤ۔" لیکن پھر خود بخود دیو اور
والا ہاتھ نیچے جھکتا چلا گیا۔ لوٹیا اور سفید فام مردوں کے درمیان کھڑی
اس کے غم سے جا رہی تھی۔

"اچھا تو تم ہو۔ آؤ آؤ... تمہارا شکرا بھی یہیں موجود ہے۔"
"تمہارا بہت بہت شکریہ میو سیو فراگ۔" لوٹیا پہلی۔ وہ کہاں ہے؟
یہ ادھر!

لوٹیا اور اس کے ساتھی سرنگ کے دہانے سے کمرے کے وسط میں
آگئے۔ ڈان اسپار کیا بول کھل کر کئی قدم آگے بڑھ آیا تھا۔ فراگ بھی دوپہن کو
چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اس کی تمام توجہ لوٹیا کی طرف تھی۔ اس نے
کہا۔ "لوٹیا! میں نے گرل سیدھا مار تو کو ختم کر دیا۔ وہی سازش کا سرغنہ تھا
یہ دوپہن تو کچھ کا تو ہے۔"

"ہاں۔ ہاں۔! دوپہن جلدی سے بولا۔ "میں بے قصور ہوں۔"
"لیکن تم یہاں کیوں مقیم تھے؟" لوٹیا نے فراگ سے سوال کیا۔

"تمہارے شکرا کی نگرانی کرتا رہا تھا کہ کہیں یہ ہاتھ سے نکل نہ جائے... میں
تمہاری طرح بے وقافتہ نہیں ہوں۔"

"ہائیں... مادام سے بدتمیزی۔" لوٹیا کے ایک ساتھی نے جھلا کر کہا اور
فراگ کے کھال پر ایک زوردار پھیر کر سیدھا دیا۔ بس پھر کیا تھا فراگ نے اس
پر فائر جھونک مارا۔ اس نے دو مری طرف جھلا لگا لگا، اور فراگ کا وار
خالی گیا۔ دوسرے فائر کے ساتھ ہی اس نے ڈان اسپار لیکا کے عقب میں
غوطہ لگا یا تھا اور... اور تیسری گولی ڈان اسپار لیکا کے سینے میں پیوست
ہو گئی۔

"یہ کیا کر رہا ہے۔" لوٹیا کا دوسرا ساتھی جرج کمر فراگ پر ٹوٹ پڑا۔
اس دوران میں دو فائر ادھر ہوئے لیکن دونوں خالی گئے اور دیو اور بھی خالی ہو گیا۔
ڈان اسپار لیکا فرش پر پڑا دم توڑ رہا تھا۔ اور فراگ نے لوٹیا کے ساتھی
کو دھرا اچھا کر اس ساتھی کو دوپہن لینے کی کوشش شروع کر دی تھی جس
نے اس کے کھال پر پھیر مارا تھا۔

"یہ عمران ہے فراگ... ہم دونوں کا مشترکہ دشمن! دفعہ لوٹیا
پہنچی۔ اسے زندہ نہ چھوڑنا... میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ اس نے کتنی سیوں
غصہ دلا یا تھا... مکاڑا عظم..."

"ادھ تو یہ تم ہو۔" فراگ دانستہ پیس کر عمران پر ٹوٹ پڑا۔
عمران جھکا کر ڈیکر اس کی گرفت سے نکلنا ہوا بولا۔ واقعی تم بڑی
ظالم ہو۔ میں نے تو اس لئے پھیر کر سیدھا کیا تھا کہ اس نے تمہیں آنکھ ماری تھی۔
"تو جھوٹے۔" فراگ دہاڑا "میں نے آنکھ نہیں ماری تھی۔"

"ماری تھی... مارنا تھا تو ہاتھ مارنے۔ عورتوں کی طرح آنکھ مارتے
ہو۔ اور کہلاتے ہو ڈیکر فراگ... شرم نہیں آتی۔"
عمران اچھل کر دھرا فراگ کو تھکاتے دے رہا تھا۔

"فی الحال۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ رہا کر دی جائیگی کیونکہ گرنہ فائدہ پہنچے۔
 بعد ازاں اس نے جہز کو یاد دہانی کرنی لگی تھی کہ کنگ چانگ کو زندہ یا مردہ پیش
 کرنے والے کو احوال و اطراف کی ساری تفصیلات کی طرف سے بڑے بڑے احوال کا
 پیش کش میں موجود ہے۔ اور فرار کے علاوہ وہ کرنی اور فرار کنگ چانگ ہونے کا دعویٰ
 نہیں کر سکتا۔ جہز نے کہا اگر ہمیں مذاق نہ ہو تو اسے پورے اعزاز و اکرام
 کے ساتھ رہا کر دیا جائے گا۔"

"نیجہ انفسوس ہے پورے عجیب! جیہ۔ من بول۔" میں تو سمجھا تھا کہ وہ آپ کی
 گردن میں جھونپی ہوئی سائیکل مینشن تک جا پہنچے گی۔
 "یہ تو یہی اس وقت آپ کے ساتھ کیوں تھی آپ نے تو بادشاہ کو
 اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔" ظفر نے سوال کیا

"سنو اور وہ بھی جانتی تھی کہ بادشاہ دراصل کون ہے۔ فرانس کی حکومت
 نے اسے دھمیل دے رکھی ہے بعض اس نے کسی بہت ہی خاص موقع پر اس کا
 صحیح عرف اس کے کسی کام بھی آسکتا ہے۔ بہر حال تو یہ سب اسے اس بات پر
 آمادہ کر دیا تھا اسے میرے سر پر ہر وقت مسلط رہنے کی اجازت دے دے۔ یہ بہت
 بڑی شہزادی اپری تھی۔ اس کی موجودگی میں اصولاً میں ڈال اسپارٹیکار ہا تھا
 نہ اس کا کیا کیونکہ مشن کے مطابق اسے زندہ ہی گرفتار کرنا تھا۔"

"ابنہ آپ نے اسے فرار کے ہاتھوں ختم کر دیا۔" جیمس سر مل کر بولا۔ اچھی
 تدبیر تھی۔ کاش میں بھی وہاں ہوتا اور فرار کے کال پر آپ کا پیچھے لگنے دیکھ
 سکتا یا گل ہو گیا ہوتا۔ میں تصدیق کر سکتا ہوں... واہ..."

"لیکن! لو یہ سنا تو اسی پر اڑی ہوئی ہے کہ ڈان اسپارٹیکار کے قاتل آپ
 تو ہیں! ظفر بولا

"کیا کام نہیں کرتا۔ یہ بات بالی سونا کی حکومت کے ریکارڈ پر آگئی ہے
 کہ وہ فرار کے ہاتھوں مارا گیا اور فرار کے اس کی داستان نے مار ڈالا۔ لیکن

ابھی میری ایک الجھن رخت نہیں ہوئی۔"

"کیسی الجھن ہے؟"

"ام بی بی کہہ رہی تھی کہ تم تو اہ دنیا کے کسی گوشے میں ہو۔ رہا ہو کر تھا رہے
 پاس پہنچ جائیگی۔" وہ یہی مفہوم لے کر میں بول۔

"کاش میں آپ کی جگہ ہوتا۔" جیمس نے تصدیق سانس لی

"میرے جھل کی بجائے دنیا ہو گئے۔" عمران جھلا کر بولا

"مگر سوال یہ ہے کہ وہ کس طرح لگ سکیں گے۔ ماموں نے کہا ہے

کہ کس طرح چھوڑ آئی نہیں۔ دونوں دن رات پیٹھ پیٹھ رہتے ہیں۔" ظفر نے کہا

"اگر وہ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہو بولا۔" بھانجے کا انخوار

پرنس ہرنیڈ پھر غائب ہو جائیگا۔ یہ تو میک کی ذمہ داری ہے اور اسی کے

اسٹیٹ پر واپس چلیں گے۔ بے فکر رہو۔"

"تقدوری دیر تک خاموشی رہی پھر ظفر نے کہا کہ بولا۔" لیکن آپ و

دوپن کے محل والی سرنگ کا علم کیونکر ہوا تھا۔"

"اس طرح کہ دوپن اسلحہ کے ذخائر کا معائنہ کرنے کے لئے سرنگ ہی کے ذریعہ

جنگل کی راہ لیتا تھا۔ ایک سال پہلے اس کا تعاقب کر کے سرنگ کا پتہ لگا لیا تھا

اور مجھے یقین تھا کہ ہنگامے کے لئے سرنگ ہی کے راستے فرار ہونے کی کوشش کریں گے

لہذا وہ میک اور ڈائریکٹ سافٹ اسی راستے کی نگرانی شروع کر دی تھی۔"

"بہر حال۔" ظفر طویل سانس لے کر بولا۔ "یہ سفر مجھے ہمیشہ ایک ڈراؤن

اور اڈاٹ پٹانگ خواب کی طرح یاد رہے گا۔"

"کیا یہ خواب ہے کہ ہمارے دونوں سامیٹنل بازیاب ہو گئے اور ہم پر تباہ

کر دیا گیا جو سادہ دنیا کو پیر ایک اوٹ پٹانگ خواب بنا کر رکھ دیتا۔ پھر اگر

ڈان اسپارٹیکار کو یہ سب کے ہاتھ لگا جاتا تو وہ ہم پر کیا دوبارہ ہم نہیں لے سکتا تھا

میں نے اس کا سد باب بھی کر دیا ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے ہیں یہ بات ہمیں

حقیقت ہے۔"